اے جامِ عشق صدقے تیری تاثیر کے

ابریش نور

ڈریس چینج کر کے باہر آئی۔

بے ساختہ سب نے ماشااللہ کہا۔

بلڈ ریڈ سکن کلر کا لہنگا پہنے وہ بنا کسی میک اپ کے ہی اتنی پیاری لگ رہی تھی۔

"آج تو میر بھائی کی خیر نہیں"

۔زویا جو کہ دونوں کی کزن تھی اس نے بے ساختہ کہا تھا

۔اس کا دل اس کے نام پر بے ساختہ سکڑ کر پھیلا تھا۔

وہ زویا کے ساتھ پالر آئی ہوئی تھی اس نے نیچرل میک اپ کروایا تھا۔

ہلکی سی جیولری پہنی تھی۔

وہ کنفیوز سی زویا کے ساتھ چل رہی تھی۔

نکاح کا ارینج منٹ لان میں ہی کیا گیا تھا

نکاح کے بعد زویا اسکو تھامے سٹیج کی طرف بڑھ رہی تھی

"آج اپنی خیر منالو۔میر بھائی نے ابھی رخصتی کروالینی ہے"

زویانے سرگوشی کی

اس نے گھبرا کر اسکی طرف دیکھا تھا۔

اس کو میر کے پہلو میں لا کر بٹھایا گیا۔

وہ سفید شلوار قمیض پہنے شاندار لگ رہا تھا۔وہ بہت پر سکون لگ رہا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پر اس کی آنکھیں عجیب سا تاثر دے رہی تھی میر نے اک بار بھی نظر اٹھا کر اسکی طرف نہیں دیکھا تھا۔

سارا ٹائم وہ فون پر ہی مصروف رہا۔

سب ان کی جوڑی کو سراح رہے تھے۔

کچھ دیر کے بعد اسکو اٹھا کر اندر لے گے۔

مما اور پاپا اک ساتھ کمرے میں آے تھے۔

بیٹا ہم پر بھروسہ ہے نہ؟" پاپا نے اسے ساتھ لگاے پوچھا تھا۔"

اس نے انکی طرف دیکھا۔" بیٹا ہم جو بھی کرے گے تمہارے لیے بہتر ہی کرے گے"۔

ک۔۔۔کیا۔۔۔؟" اس نے اٹکتے پوچھا۔"

بیٹا ہم آپ کو میر کے ساتھ ابھی رخصت کر رہے ہیں وہ فق چہرا لیے ان سے دو قدم پیچھے ہوئی"۔ گردن نہ میں ہلا رہی تھی۔

عریشے بیٹا یہ ہی وقت کا تقاضہ ہے۔ ہم نے تمہاری رخصتی طے کی ہے۔ لیکن تم کو بتاے بنا۔ جیسے حالات تھے۔ ان کو"

مدِ نظر رکھتے ہوے ہمیں یہ قدم اٹھانا پڑا"

مما نے نم آواز میں کہا۔

ن۔ نن۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ آپ۔۔ میرے ساتھ۔۔۔ ایسے کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ چیٹنگ ہے۔۔۔۔ اس نے"

روتے ہوے کہا تھا۔۔۔۔"

وہ دونوں اس کو سمجھا رہے تھے

وہ سر جھکاے آنسو بہہ رہی تھی

رحصت ہوتے وقت وہ دھاڑیں مار مار کر روی تھی۔

دونوں کا ویلکم شاندار طریقے سے کیا گیا۔

کچھ رسموں کے بعد اسے کمرے میں پہنچا دیا گیا۔

باقی سب بھی باہر نکل گے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مہمانوں سے فارغ ہو کر کمرے میں آیا۔

نائٹ لائٹ آن تھی۔ کمرے کا خواب ناک ماحول اور سامنے وہ پور پور سجی ہوش و خرد سے بے گانہ سوئی اس کے صبر کو آزما رہی تھی۔

اس پر جھکا اس کی پیشانی چومی تیزی سے دور ہٹا۔

فریش ہونے چلا گیا۔

فریش ہونے کے بعد آرام دہ لباس میں ملبوس جا کر صوفے پر بیٹھ گیا۔

عریشے کی آنکھ کھلی تو وہ اٹھ کر بیٹھ گی۔ اٹھنے سے اسکی چوڑیوں نے شور مچایا۔ میر جو آنکھیں موند چکا تھا۔ اس نے بھی آنکھیں کھول کر بیڈ کی طرف دیکھا۔ عریشہ کو کچھ دیر لگی تھی ماحول سے مانوس ہوتے یک دم بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

میر آرام سے بیٹھا رہا۔ ٹیبل سے سگریٹ اٹھا کر سلگا کر اک کش لگایا

اس کا پر سکون انداز عریشہ کو آگ ہی تو لگا گیا تھا۔

کسی کی زندگی میں زہر گھول کر کوئی اتنا پر سکون کیسے ہو سکتا ہے؟" وہ پھنکاری تھی۔"

میر اٹھ کر اسکی طرف بڑھا۔ سرخ آنکھیں لیے اس کا ہاتھ اٹھ تھا

کمرے میں چٹاخ کی آواز گونجی۔ وہ منہ پر ہاتھ رکھے ششدر رہ گی۔

اک طیش سے اس کا بازو دبوچا تھا۔ اسنے اس سے دور ہونے کی کوشش کی۔

لیکن کامیاب نہیں ہو سکی تھی۔

اس کی گرفت ہمیشہ کی طرح بہت مضبوط تھی۔

اس کا لمس اتنے سال بعد بھی اسکو بھولا نہیں تھی۔

چھچھ۔۔۔ چھوڑے مجھے" ۔وہ روتے ہوئے چلائی تھی"

اس کے آنسو دیکھ کر وہ نرم پڑا تھا

میر نے اسکے سرخ رخسار پر پر لب رکھے تھے

اس کو لگا کسی انگارے نے اس کو چھو لیا ہو۔

اپنی اوقات میں رہے"۔وہ اسکی گستاخی پر چلائی تھی۔"

جبکہ چہرا سرخ ہو گیا تھا۔

اگر میں اپنی اوقات دکھانے پر آگیا تو تم سہہ نہیں پاؤ گی"۔"

اس نے شریر مسکراہٹ لیے کہا تھا۔

اس نے بھیگی خمدار پلکیں اٹھا کر میر کی طرف دیکھا تھا۔

اس کے جزبات لوٹاتی آنکھوں میں وہ زیادہ دیر تک دیکھ نہیں پائی تھی۔

اگر اجازت ہو تو ابھی سے شروعات کروں۔اس نے اسکی طرف جھکتے کہا تھا۔

اس کے ایسے دیکھنے سے اسے کیا کچھ نہیں یاد آیا تھا۔

وہ اسکی دیوانگی سے بہت حد تک واقف تھی۔اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔

یک دم اس کا وجود ٹھنڈا پڑ گیا

وہ لڑکھڑا کر اس کے سینے سے جا لگی۔

اس نے آرام سے اسے بیڈ پر لٹایا۔

سٹڈی روم سے میڈیسن بکس لے کر آیا۔

اس کا بی پی چیک کیا جو کہ کافی حد تک ڈاون ہو چکا تھا۔

اس نے انجکشن لگایا۔

جیولری آہستہ آہستہ کر کے ساری نکال دی۔ صبح اسکی آنکھ کھلی تو میر فریش ہو کر نکل رہا تھا

بلیک سوٹ پہن رکھا تھا

بالوں میں تولیہ رگڑ رہا تھا۔

اس کی نظر بیڈ سائیڈ پر پڑی تو جیولری بکھری نظر آئی۔

خود پر نظر پڑتے ہی بجلی کی سی تیزی سے بیڈ سے نیچے اتری۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر اسکوایسے دیکھ کر اس کی طرف بڑھا۔

آ۔۔۔۔۔آپ۔۔۔۔۔۔نے۔۔۔میرے ساتھ ک۔۔۔ک۔۔۔۔کیا۔۔۔۔۔ہے"۔"

اس نے بہتے اشکوں کے ساتھ پوچھا۔

میر نے ناسمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

میری۔۔۔۔مرضی۔۔۔۔۔کے بنا آپ۔۔۔۔۔نے میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔"اتنا بول کر وہ سسک پڑی" تھی۔۔۔۔۔

دیکھو میری بات سنو۔جیسا تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے"۔"

اس نے اسکا بازو پکڑ کر کہا تھا۔

ہاتھ مت لگائیں۔مجھے۔۔۔۔۔نفرت ہو رہی ہے۔آپ جھوٹ۔۔۔۔۔بول رہے ہیں۔۔۔میری خوشی" "۔۔۔میری رضامندی کچھ معانی نہیں رکھتی۔۔۔آپ ہوس کے پوجاری ہی نکلے۔۔۔۔

اس نے ہاتھ جھٹکتے کہا۔

"انف"

وہ چلایا تھا۔

ہاں کی ہے میں نے اپنی مرضی۔جاؤ جو کر سکتی ہو کر لو"۔"

اس کا فون بجا تھا۔

وہ اسے گھورتا ہوا فون کی طرف آیا۔

سلام کا جواب دینے کے بعد اس نے اگلے کی بات سنی۔

اوکے میں جلدی پہنچتا ہوں"۔"

اتنا کہہ کر اس نے کال ڈسکنکٹ کی۔

اس کی طرف دیکھا جو آنسو بہاتے لب کاٹ رہی تھی۔

وہ الماری کی طرف گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ادھر سے ایک ڈریس نکال کر اسکو تھمایا۔

جا کر فریش ہو جاو"۔"

وہ ڈریس پکڑتی چلی گی۔

کچھ دیر کے بعد فریش ہو کر باہر آئی۔

بھیگی کالی زلفیں دیکھ کر اس کی ڈھرکن تھمی تھی۔

وہ اس سے پہلے کہ بے خود ہوتا خود کو ڈپٹتے ہوے الماری کی طرف آیا

اس نے دو کیس الماری سے نکال کر سامنے پھینکنے کے انداز میں رکھے۔

یہ اٹھاو۔اور پہن لو۔اس نے ادھر سے ہٹنا چاہا۔اس نے بازو سے دبوچا۔تو وہ دل و جان سے کانپ اٹھی۔اس نے کانپتے ہاتھ ڈبوں کی طرف بڑھاے

اک میں ڈائمنڈ سیٹ تھا۔اور اک میں کنگن تھے۔

اس نے آنکھیں بند کی تو کچھ عرصے پہلے کا واقع آنکھوں کے سامنے آیا۔کوئی نرمی سے اسکی گلائی تھامے اس پر جگمگ کرتا بریسلیٹ پہنا رہا تھا۔اور اسکے الفاظ کانوں میں گونجے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میری زندگی میں آنے کا شکریہ اس نے جزبات سے پور لہجے میں کہا"۔"

اس کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔

اس نے آنکھیں کھولی تو وہ اسے گھور رہا تھا اس نے کانپتے ہاتھوں سے کنگن پہنے۔پھر اس نے آنکھوں کے اشارے سے اس کو سیٹ پہنے کا بولا جو وہ بنا چوں چرا کیے پہننے لگی

دروازے پر دستک ہوئی تو وہ اسکو چھوڑ تا دروازے کی طرف آیا۔

کزنز کا سیلاب اسکے کچھ بولنے سے پہلے اندر آیا تھا۔

وہ بلیک ڈریس پہنے اوپر واسکٹ پہنے کہیں جانے کی تیاری میں لگ رہا تھا۔

بی جان نے اس کا ماتھا چوما۔

کہاں کی تیاری ہے؟"۔بی جان نے دریافت کیا۔"

اک ایمرجنسی کیس آگیا ہے میں جلدی آنے کی کوشش کروں گا"۔"

بی جان کو کہتے اس نے سامنے نظر ڈالی۔

تو وہ کسی بات پر سرخ چہرا لیے نظریں جھکائے شرما رہی تھی۔

اس نے بھی نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا۔

دونوں کی نظریں ملی تھیں عریشہ کا دل تیزی سے ڈھڑکا تھا۔

وہ تیزی سے نظریں جھکا گی۔

میر سر جھٹکتا چلا گیا۔

بی جان آگے آئیں اسے ساتھ لگائے اس کی پیشانی چومی۔

وہ شرما گی۔

بی جان باہر نکل گی۔

سب لڑکیوں نے اسے پکڑ کر گھیر لیا اس سے گفٹ کا پوچھا۔

گفٹ دیکھ کر سب کی نظروں میں ستائش اتری۔

اسے اچھا سا تیار کیا۔

جب اسکی کزنزا سے ساتھ لے کر باہر آئیں اسکے پاپا اور کزنز اسی کا انتظار کر رہے تھے۔

وہ جھجھکتے ہوئے لاونج میں داخل ہوئی۔سب سے ملنے کے بعد پاپا سے ملی۔

وہ شدت سے رودی تھی۔

انہوں نے بہت مشکل سے چپ کروایا۔

کسی نے اسکا ڈوبٹہ کھینچا تو اس نے چونک کر پیچھے دیکھا۔

میری مارننگ کو گڈ نہیں کرے گی؟"۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تین سال کی بچی نے پھولے گالوں کے ساتھ کہا تھا۔

وہ اس کے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھی۔

اس کو خود میں سمالیا۔

پھر اس کے پھولے گالوں پر بوسہ دیا۔

یہ منظر میر نے دیکھا۔

وہ جو دم بخود اسے دیکھ رہا تھا۔

میر کے بھائی نے اس کو کہنی ماری وہ حال میں آیا۔

صبر رکھے اس نے سرگوشی کی"۔"

میر نے دانت پیستے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔

میر سب سے ملتا بی جان کے پاس جگہ نظر آنے پر اس طرف بڑھا

اس سے پہلے کہ بیٹھتا۔برہان نے سیٹ سنبھال لی۔

سب کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

وہ جا کر اس کے پہلو میں بیٹھا عریشہ نے آنکھیں زور سے میچیں۔

ریلیکس میں سب کے سامنے نہیں کھاوں گا۔"

ہاں اکیلے میں موقع ملے تو سوچا جا سکتا ہے"۔اس کی سرگوشی سے اسکا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔

اتنے میں سب کزنز نے مل کر ناشتہ لگا دیا۔خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔

برہان خاموش تھا یعنی اسکے دماغ میں کچھ چل رہا تھا۔

اس کی فیملی واپس جا چکی تھی۔

بڑے بھی اپنے اپنے روم میں جا چکے تھے

میر اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

اس سے پہلے کے اس کی سوچ تک پہنچتا۔

بی جان نے ان دونوں کو اپنے کمرے میں بلایا تھا۔

وہ دونوں اک ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔

بھابھی چھپکلیییی""""۔۔۔۔۔برہان زور سے چلایا۔"

وہ چھنختی ہوئی میر کے ساتھ جا لگی۔

سب کا قہقہ ابل پڑا۔

ریلکس کچھ بھی نہیں ہے وہ کانپ رہی تھی"۔میر نے اسے تسلی دیتے سائیڈ پر کیا۔"

وہ کچھ زیادہ ہی ڈر گی تھی۔

زوبار یہ بھابھی جس کو سب زویا ہی کہتے تھے

جا کر پانی لے آئی۔

اس نے پانی کا گلاس واپس بھابھی کو پکڑایا۔اس سے پوچھا تم ٹھیک ہو اس نے نظریں جھکاے سر ہلایا۔

اتنے بڑے انسان کی بیوی ہو کر اتنا ڈرا اچھا نہیں۔۔۔۔۔۔۔"برہان کی بات ابھی منہ میں ہی رہ گی تھی۔"

میر نے اسے دبوچ لیا۔۔۔۔۔۔سب کو پھر سے ہنسنے کا دورا پڑ گیا۔

چھوڑ دے یار میں سوری کر لیتا ہوں"۔"

سب کے سامنے درگت بننے کا سوچ کر اس نے ہتھیار ڈال دیے۔

وہ مسکین سی شکل بنا کر اس تک گیا۔

سوری بھابھی۔۔۔۔۔میں تو آپکو تیار کر رہا تھا کہ آپ اپنے جلاد شوہر کو کیسے برداشت کرنا ہے"۔"

اس نے بھاگتے کہا تھا

وہ سب جو کچھ دیر پہلے سیریس ہوئے تھے ان سے ہنسی روکنا محال ہو گیا تھا۔

وہ سرخ چہرا لیے نظریں جھکا گی تھی۔

میر تم اسے کمرے میں لے جاو۔"

بتمیزوں کا ٹولہ اکھٹے ہوا ہے۔

میں بی جان کو بول دیتی ہوں کہ تم بعد میں آو گے"۔"

میر اسے ساتھ لیے کمرے کی جانب آیا۔

لیٹ جاو آرام کرو"۔"

وہ اس تھامے بیڈ کے پاس آیا۔

اس کا کیئرنگ انداز اس پر ماضی کی تلخ یادوں کا در وا کر گیا۔

یہاں پر کوئی نہیں ہے میری سامنے محبت کا ڈھونگ مت کریں"۔"

یہ کہتے ساتھ ہی آنسو لڑیوں کی صورت میں بہہ نکلے تھے۔

میر کا چہرا سرخی چھلکانے لگا تھا۔

وہ خود کو کمپوز کرتا آگے بڑھنے لگا۔وہ بازو تھامتی ضبط کھو بیٹھی

تھی۔"آپ۔۔۔۔۔۔۔پھر۔۔۔۔۔۔۔سے کیوں۔۔۔۔۔۔آگے۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے وہ سب۔۔۔۔یاد

کروانے۔۔۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔نے۔۔۔۔بہت مشکل سے خود کو جوڑا تھا جینے۔۔۔۔۔۔۔کے قابل کیا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اس کے ساتھ لگی۔۔۔۔اس سے ہی اس کی شکایتیں لگا رہی تھی

میر چاہ رہا تھا وہ خود چپ کر جاے۔پر اس کا ایسا کوئی ارادہ نہیں لگ رہا تھا میر نے دھیرے سے پیچھے گیا۔اس کی بھیگی

پلکوں کی جھلملن میر کو اپنی طرف مائل کر رہی تھی

اس کی آنکھوں پر لب رکھے۔

پھر اس کے کانپتے یاقوتی لبوں کو قید کیا۔

وہ ساکت ہو گی۔

جب اس کا سانس بند ہونے لگا اس نے میر کو پیچھے دھکیلا۔

سرخ چہرا لیے کمبل میں گھس گی۔

اس کی جان تو تب نکلی جب دوسری سائیڈ سے وہ بیڈ پر آ کر لیٹا اور کمبل کھینچا۔

کمبل کو مضبوطی سے پکڑنے کی وجہ سے وہ بھی اس کے پاس کھینچی چلی آئی اس سے پہلے وہ باہر نکلتی میر نے ہاتھ بڑھا کر اسکو اٹھنے سے روکا۔

اس کی سانس مدھم ہوئی تھی۔

وہ کسمسائی۔

لیٹ جاو چپ چاپ "۔اس نے سرد آواز میں کہا تھا۔"

وہ بنا کچھ کہے انکھیں بند کر گی۔

رات کو ریسپشن تھا۔

میر سو گیا تھا

پر وہ جاگ رہی تھی

میر کے ہلکے ہلکے ہراٹے کمرے میں گونج رہے تھے۔

اس نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

بکھرے بال روشن پیشانی کھڑی ناک۔شہزادوں کی سی آن بان والا۔اسکا دل ڈھڑ کا گیا۔

اسکا فون بجا تو عریشے نے جھٹ سے آنکھیں بند کر لی۔

اس نے بند آنکھوں سے ہی ہاتھ بڑھا کر سیل فون اٹھایا کال پک کرتے سلام کیا۔

" بھئی بڑے بے وفا نکلے۔ہم بھی پڑے ہے راہوں میں "۔

اس نے کال کاٹی۔

اس کا سر آرام سے تکیہ پر رکھا۔

اس کے گال کے ساتھ گال رگڑا۔

اس کو جان نکلتی محسوس ہوئی۔

تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا۔

کچھ دیر کے بعد کمرے سے باہر آیا۔

اسے آتا دیکھ کر

"ہائے مجھے سنبھالے کوئی۔۔۔" برہان نے مسخرے پن سے کہا۔

میرؔ نے گردن دبوچ لی۔

"آو میں ہی سنبھال لیتا ہوں۔۔۔"

سب ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گے۔

"چھوڑ دو۔ نہیں تو ریشپشن کی جگہ میری دیگیں پکانی پڑ جانی ہے"۔

میر نے چھوڑا تو وہ کھانستے دور ہوا۔

بڑے پیمانے پر لوگ جمع تھے ملک بھر کے نامور لوگ شامل ہوے تھے

زویا اور اس کی کزن اسکول لے کر پالر آ گی۔

"بھابھی کوئی پارٹی ہے؟"

اس نے بھابھی سے پوچھا۔

بھابھی مسکرا دی۔

تینوں تیار ہوئیں تو بھابھی کا بھائی لینے آ گیا۔

گاڑی میں انکی باتوں سے پتا چلا کہ ان کا ریشپشن ہے۔

اس کا رنگ فق ہوا۔

اس نے کانپتے ہاتھوں سے نمبر ملایا۔

اک نہیں بہت بار ملایا لیکن کال پک نہیں ہو رہی تھی۔

وہ ابھی اس سب کے لیے تیار نہیں تھی۔

ہجوم سے اس کا دل گھبراتا تھا۔

اس نے میسجز بھی کیے۔

جواب نادر تھا۔

ادھر جا کر اتری

تو وہ سامنے کھڑا دکھائی دیا۔

بلیک کلر کا تھری پیس پہنے ہلکی ہلکی بڑھی شیو بالوں کو سلیقے سے سیٹ کیے ہاتھ میں برانئڈ گھڑی پہنے کسی سے محو گفتگو تھا

گولڈن کلر کی میکسی پہنے ہوے تھی

جو اس کے پیروں کو چھو رہی تھی

لائٹ میک اپ کیے۔بالوں کا جوڑا بنائے میچنگ جیولری پہنے ماتھے پہ بندیاں ناک میں نتھ ڈالے وہ قیامت ڈھا رہی تھی۔

اوپر سے سوگوار حسن میر تو دیکھتا ہی رہ گیا۔

میر کو برہان پکڑے اس تک لایا۔

اور اسکا فون بھی برہان نے اسے پکڑایا

عریشہ نے آنسو بھری آنکھوں سے اک لمحے کے لیے اس کی طرف دیکھا۔

میر نے سمجھا وہ کنفیوژ ہے

میر نے اسے تھام لیا۔

میر اسے لیے آگے بڑھا

تو سب نے اپنے کیمروں کے رخ اس طرف کیے۔

وہ میر کے پیچھے ہو گی میر نے رک کر اسے دیکھا۔

اس نے گردن نہ میں ہلائی۔

میر نے سب فوٹوگرافرس کو ہٹا دیا۔

اسکو تھامے سٹیج تک لے گیا۔

جوس کا گلاس پکڑ کر اسکے لبوں سے لگایا۔

وہ اپنے گھر والوں سے ملی

پر سارا ٹائم وہ ان ایزی ہی رہی۔

فوٹو شوٹ کے وقت بھی میر اس کی حالت کو دیکھتے چند پکس ہی بنوائی

اور اس کو گھر لے آیا۔

اس کے گھر والے بھی ساتھ آے تھے

تا کہ اس کو رسم کے لیے لے کر جاے۔

میر اسے لیے کمرے میں آیا۔

"طبیعت ٹھیک ہے؟"

میر نے اس کو سامنے کھڑا کرتے کہا تھا

وہ خاموش ہی رہی۔

میر نے اسکی کمر کے گرد بازو حمائل کرتے اسے پاس کیا

اسکا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔

"چ۔۔۔۔چھو۔۔۔۔۔چھوڑے مجھے۔۔۔"اس نے خفگی سے کہا.

ناراض کیوں ہو رہی ہو؟

میر نے جلانے کے لیے مسکراہٹ اچھالتے ہوے پوچھا۔

"آج ہمارا ریشیپشن تھا آپ نے پوچھنا تو کیا بتانا بھی گوارا نہیں کیا؟"

عریشہ نے نظریں جھکاے کہا۔

"میں نے کتنی کالز کی۔مسیجز کیے پر جواب ہی نہیں دیا۔آپ کے نزدیک میری اہمیت یہ ہی ہے؟"

میر نے اسکی تھوڑی اٹھا کر چہرا اوپر کیا۔وہ پورپور سجی سنوری دل کی دنیا ہلا رہی تھی

اس کا دل جیسے سینہ توڑ کر باہر نکلنے کو تھا۔اس نے اک پل کے لیے نظریں اٹھایں تھیں
اس کی سیاہ آنکھوں کی کشش نے اسے نظریں جھکانے پر مجبور کر دیا تھا۔

میر نے اس کے کانپتے ہونٹوں پر اپنے انگوٹھا پھیرا
وہ ششدر رہ گی تھی۔
اچھا تو اہمیت جاننا چاہتی ہو؟"۔اسنے سوال کیا۔"
ن۔نن۔میں۔۔۔۔وہ۔۔۔"اس نے اٹکتے کہا"
میر نے کھینچ کر پاس کیا
وہ اسکیطرف جھکا
اس نے ڈر کر میر کی ہی شرٹ مٹھیوں میں بھینچ لی
چہرا سرخ ہو چکا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آنکھیں جھکاے کانپ رہی تھی۔
میر کی نظر کالر بون پر بنے تل پر پڑی تھی۔
اس نے ادھر لب رکھے
تو اس کی ٹانگیں لرزنے لگی۔
میر نے اسے مضبوطی سے پکڑ نہ رکھا ہوتا تو وہ کب سے زمین بوس ہو چکی ہوتی۔
اس کی دیوانگی دیکھ کر اس کی سانس بند ہو رہی تھی۔
اس نے مزاحمت کی تو اسے بھی اس پر ترس آگیا۔
خود پر کنٹرول کرتا اس کے ڈوبٹے کی پنیں نکالنے لگا۔
عریشہ نے ہمت کر کے دونوں ہاتھوں سے اس دبایا۔

وہ بھاگی تو میر نے تیزی سے ڈریسنگ روم کے سامنے اسے جا پکڑا۔

عریشہ نے بے بسی سے آنکھیں بند کی

بہت سے حساب ابھی رہتے ہے۔تم آج کہیں نہیں جا رہی "۔"

وہ تحکم سے پر لہجے میں کہہ رہا تھا

چینج کر کے نیچے آ جاو۔ "

رات کو تم کو تمہاری اہمیت بھی تو بتانی ہے "۔وہ معانی خیزی سے کہہ رہا تھا

اس کے کان جلنے لگے تھے۔

میرا فون برہان کے پاس تھا۔اس لیے میں کال نہیں پک کر سکا"۔نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اس کو صفائی"
دے گیا تھا۔

جج۔۔۔۔۔جا۔۔۔۔۔جانے دے مجھے"۔اسنے ہاتھ چھڑواتے کہا"

میر نے آزاد کیا تو وہ ڈریسنگ روم میں گھس گی۔

زور سے دروازہ بند کیے

اپنی سانس بحال کرنے لگی۔

وہ چینج کر کے باہر نکلی تو زویا اسی کے انتظار میں کھڑی تھی۔

اس کا ہاتھ پکڑے نیچے آگی۔

نیچے آکر وہ مما پاپا کے درمیان بیٹھی گی۔

چلیں بی جان ہم نکلتے ہیں ہمیں اجازت دیں پھر ملاقات ہوگی"۔"

عریشہ کے پاپا نے اجازت مانگی تھی

میر جو بات کرنے کے لیے پر تول رہا تھا۔

چپ ہوگیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہم جلد ہی اپنے گھر کی رونق کو واپس لینے آے گے۔میر کے پاپا نے کہا تھا

چلیں پاپا"۔"

عریشہ نے سرگوشی کی۔

میر ساتھ والے صوفے پر براجمان تھا۔

اس کو اس کی آواز سنائی دی۔

بل کھا کر رہ گیا۔

عریشہ نے نظریں جھکاے رکھی۔

انکے نکلنے کے بعد شاہ گاڑی لے کر نکل گیا۔

گھر پہنچتے ہی عریشہ کمرے میں چلی گی

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عریشہ تھکاوٹ کی وجہ سے جلد ہی سو گی تھی۔

گہری نیند میں تھی جب اس کا فون بجا۔

اس نے بند آنکھوں کے ساتھ ہی فون اٹھا کر کان کے ساتھ لگایا۔

ہیلو۔۔۔۔"اس نے فون کان کے ساتھ لگاتے کہا۔"

اگر اگلے بیس منٹ میں آپ گھر سے باہر نہ آئی تو میں نے ڈور بیل پر ہاتھ رکھ دینا ہے'

آگے جو ہو گا اسکی ذمہ دار آپ ہونگی"۔

میر نے دھمکی دی تھی

اس نے یک دم آنکھیں کھولی تھی۔

فون کو گھورا۔

پھر دھمکی یاد آئی۔

فون بند کر دیا تھا۔

خود کو ملامت کر رہی تھی۔

کیا ضرورت تھی شیر کی کچھار میں ہاتھ ڈالنے کی۔

اب کیا ہے بھگتو۔

اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا

بات ماننے کے سوا۔

لب کاٹتی اٹھی۔

میسج کی بیل بجی۔

پندرہ منٹ باقی ہے۔

اس نے نائیٹ ڈریس چینج کیا۔

اچھی طرح سے چادر لپیٹی۔

فون اٹھائے باہر نکلنے لگی۔

دھیرے سے باہر نکل آئی۔

میر نے اسے آتے دیکھ کر فرنٹ ڈور کھولا۔

وہ گاڑی میں بیٹھی۔

دروازہ زور سے بند کرتے غصہ نکالا۔

میر نے گھوم کر بیٹھتے گھور کر دیکھا۔

میر اس کی طرف جھکا۔

عریشہ کی تو جان ہوا ہوئی۔

آنکھیں زرو سے بند کر لی۔

میر اس کی اس حرکت پر زیرے لب مسکرایا۔

بڑی خوش فہمیاں پال رکھی ہے۔میں تو سیٹ بیلٹ لگا رہا تھا۔آخر کو میری اکلوتی بیوی کی سیفٹی کا“

سوال ہے”۔اس نے چڑاتے کہا تھا

وہ سیدھا ہوتا گاڑی سٹارٹ کرنے لگ گیا۔

عریشہ نے گھور کر دیکھا۔

اس نے گاڑی آگے بڑھا دی۔

وہ گاڑی گھر کے سامنے پارک کر کہ تھکا ہارا گاڑی سے نکلا لمبی نیند لینے کا سوچ رہا تھا

سامنے پارک سے گیند اڑتا ہو آیا

اسکی کنپٹی پر لگتا اس کے ہوش اڑا گیا۔

اس نے غصے سے مڑ کر دیکھا۔

”یہ میرا بال سامنے سے آتی لڑکی نے جھک کر اٹھایا۔

تمیز نہیں ہے کیا”۔

اس نے تلملا کر کہا تھا۔

نہیں اگر ملی تو بھیج دوں گی آپ اپنا ایڈریس بتا دے”۔“

اس نے جلانے والی مسکراہٹ ہونٹوں پر لاتے کہا۔

شاہ سے کسی نے پہلے دفع اتنی بتمیزی سے بات کی تھی۔

اسکو تو آگ ہی لگ گی تھی۔

اک تو غلطی کرتی ہواوپر سے سوری بھی نہیں کر رہی”۔“

اس نےغصے سے کہا۔

لیں میں نے کون سی غلطی کی”۔“

اس نے تھوڑی پر ہاتھ رکھتے کہا تھا

بال میرے سر پر مارا"۔"

اس نے چڑ کر کہا۔

تو اس میں میری غلطی کونسی تھی؟۔"

غلطی تو آپ کی ہے جو بال کے سامنے آے۔وہ تو سوچ سمجھ نہیں سکتے پر آپ میں تو یہ کوالٹی ہونی چاہیے"۔

شاہ کو وہ سر پھری لگی۔

شٹ اپ وہ غصے سے چلایا"۔"

میں کونسا آپ سے بات کرنے کو مری جا رہی ہوں"۔"

اس نے ناک سکور کر کہا

اپنا بال اٹھا کر گھر کی جانب بڑھ گی۔

شاہ بھی سر جھٹکتا آگے بڑھ گیا۔

عجیب لڑکی ہے۔وہ بڑبڑاتا آگے بڑھ گا

وہ کھڑکی سے باہر گھور رہی تھی۔

اندھیرے میں تو کچھ نظر ہی نہیں آ رہا تھا

وہ اپنے آپ کو مصروف رکھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

گاڑی اک جھٹکے سے رکی۔تو اس نے چونک کر دیکھا۔

واچ مین نے دروازہ کھول دیا

گاڑی اندر داخل ہوئی۔

میرنے گاڑی سے باہر آکر اس کی طرف کا دروازہ کھولا۔

اور اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

اس نے کچھ دیر کے بعد کانپتا ہاتھ اس کی ہتھیلی پر رکھ دیا۔

میر اسے ساتھ لیے اندر کی جانب بڑھا۔

ٹی وی لاونج میں داخل ہوتے پھولوں کی روش تھی۔

وہ دونوں اس پر چلتے اک کمرے کے سامنے رکے۔میر نے ہینڈل ہر ہاتھ رکھا

دروازہ کھول کر اسے ساتھ لیے اندر قدم رکھا۔کمرہ بہت مہارت سے سجایا گیا تھا۔

وہ حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔

میر نے ہاتھ بڑھا کر اس کو خود میں سمو لیا۔

وہ دم سادھے اسکے حصار میں تھی۔

وہ آنکھیں بند کیے اس کو محسوس کر رہا تھا۔بہت سالوں کے بعد وہ اسے پانے میں کامیاب ہوا تھا۔

کیا بتمیزی ہے۔۔۔چھ۔۔۔۔۔چھوڑے مجھے"۔

وہ بھڑ بھڑائی

اس کی گرفت مضبوط تھی۔

عریشہ نےاسکی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کی۔

اس کو بھی ہوش آیا۔

اس نے اسے چھوڑا۔۔لیکن اگلے ہی پل میر نے بیڈ پر گرتے اسے ساتھ کھینچ لیا۔

اسکی سانس اٹکی۔

اسکا چہرا بلش ہوا تھا۔

وہ خود پے ضبط نہ رکھتے ہوے اس کے لبوں کو قید کر گیا۔

اس کا رواں رواں کانپ اٹھا تھا۔

وہ لرزنے لگی تھی۔

اسکی سانس مدھم ہو رہی تھی۔میر نے اس پر ترس کھاتے اسے آزاد کیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ لمبے لمبے سانس لیتی اس سے دور ہوئی۔

پتا میں ادھر کیوں لے کر آیا ہوں۔"

تمہاری طرف بہت سے حساب کتاب نکلتے ہیں۔ نے کل کہا تھا نہ تمہاری مرضی کوئی معانی نہیں رکھتی

ایسا بلکل بھی نہیں ہے ۔

تم میرے لیے بہت خاص ہو اسی لیے یہاں موجود ہو

ورنہ جو کچھ تم کر چکی ہو دل تو چاہتا ہے تم کو ایسا سبق سیکھاوں تم ساری عمر یاد رکھو

لیکن یہ دل تمہیں دیکھ کر ہمیشہ دغا دے جاتا ہے"۔

وہ اسکو اکی اہمیت بتا رہا تھا

۔یکدم فون بجا۔

میر نے نمبر دیکھ کر کان کے ساتھ لگایا.وہ کال پک کرتا سائیڈ پر نکل گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے شکر گیا۔

وہ بیڈ پر بیٹھ گی کافی ٹائم گزر گیا

لیکن وہ نہ آیا۔

وہ بیڈ پر نیم دراز ہو گی۔

وہ جلد ہی نیند کی آغوش میں چلی گی۔

میر واپس آیا تو وہ گہری نیند میں تھی۔

میر نے آرام سے سیدھا گیا۔

کمبل درست کرتے دوسری سائیڈ پر چلا گیا۔

جا کر اس کو بانہوں کے حصار میں لیا۔

وہ ہلکا سا کسمسائی۔

میر بہت دیر تک اسکے پاس ہونے کا یقین کرتا رہا۔

صبح جب آنکھ کھلی تو اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائی۔

میر کہیں بھی نہیں نظر آیا۔

اس نے سب جگہ چیک کر لیا تھاوہ کہیں نہیں تھا۔

اس کے ہاتھ پاوں ٹھنڈے پڑنے لگ گے۔

کسی نے آکر کندھے پر ہاتھ رکھا

وہ چینختی ہوئی اچھل پڑی تھی۔

میر دو قدم دور ہوا تھا۔

آنکھیں کھول کر سامنے میر کو دیکھا تو

وہ روتی ہوئی اس کے سینے سے جا لگی۔

“ک۔۔۔ک۔۔۔کہاں۔۔۔چلے گے تھے۔۔۔۔اگر میں۔۔۔ڈر سے مر جاتی تو۔۔۔۔۔۔؟”وہ

روتے ہوے اک ہاتھ سے اسکے شانے پر مکے مارتے بول رہی تھی۔

اس نے اسے بازوں میں قید کرتے لب اسکے بالوں پر رکھے۔

ریلیکس ہنی میں سیکرٹ روم میں تھا”۔

میر نے اسے نہ چپ ہوتے دیکھ کر اسکی آنکھوں پر لب رکھے۔

وہ ساکت ہو گی۔

عریشہ کا فون بجنے لگا۔

“چ۔۔۔چھوڑے۔۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔”اس نے سرخ چہرا لیے کہا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

یہ چھوڑنے والا کام تم باخوبی کر سکتی ہو۔ بار بار چھوڑے مجھے چھوڑے مجھے۔ ۔۔۔یہ کیا ہوتا ہے۔ میں"" نے چھوڑنے کے لیے نہیں پکڑا۔ اور میں دوبارہ یہ لفظ نہ سنو۔ "وہ اسے تنبیہ کر رہا تھا

اس کا فون بجنا بند ہوا تو میر کا بجنے لگ گیا۔میر نے اک ہاتھ سے اسے قید رکھا۔

دوسرے سے بٹن پش کرتے کان کے ساتھ لگایا۔میر اسپیکنگ۔

ابھی تو میر اسپینگ کر رہے ہے لیکن گھر والوں نے اسپیکنگ کیا تو آپ نے پھنس جانا ہے"۔سامنے" سے کوئی بولا تھا۔

واٹ؟"میر نے نا سمجھی سے کہا۔"

جناب آپ کی مسسز مسنگ ہے۔جو کہ ایک سو ایک فیصد آپ نے ہی کی ہے۔جلدی سے لے کر " پہنچے۔"

اپنی بات بول کر برہان نے فون بند کر دیا۔

میر دانت کچا کر رہ گیا۔

میر نے اس کو دھیرے سے سیدھا کیا۔

ہاتھ سے الجھے بال سلجھائے۔

سائیڈ پر پڑاڈوبٹہ اٹھا کر اس کو اوڑیا۔

چادر کندھے پر پھیلائی۔

اس کا ہاتھ پکڑے باہر نکل آیا۔

اس کا دل ہاتھ میں ڈھڑک رہا تھا۔

❤❤❤❤❤

انکی فائنل ائیر کی پارٹی تھی۔

وہ ڈریس کا سوچ رہی تھی۔

سوچتے سوچتے یکدم روڈ پر آ گی۔

اور سامنے سے آتی گاڑی سے ٹکرائی۔

لہرا کر گری

۔ سامنے والے نے بھی یکدم بریک لگائی۔

وہ سر کو دونوں ہاتھوں سے تھامے بیٹھی تھی۔

سو۔ ۔۔۔سوری۔ ۔۔۔وہ تیزی سے گاڑی سے باہر آیا۔ آواز سن کر ہانیہ کو کرنٹ لگا۔

اس نے جھٹکے سے سر اوپر اٹھایا۔

"۔۔۔تم۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔"اور اک جھٹکے سے کھڑی ہوئی۔ "اندھے ہو یاں آنکھیں گھاس چرنے گی ہے؟"

اس نے لال بھبھوکا چہرا لیے پوچھا تھا۔

وہ بھی اسے دیکھ کر شاکڈ ہوا پھر سنبھلتے ہوے گاڑی کے ساتھ ٹیک لگالی۔

مجھے تو تم اندھی لگ رہی ہو جو یوں سڑک کے درمیان مٹر گشت کر رہی ہو"۔ "

اس نے سکون سے کہا تھا۔

"سوری کرو۔ ۔۔"

اس نے پھولے گالوں کے ساتھ کہا تھا۔

سوری زور کی تو نہیں لگی"۔ "

شاہ نے کہا تھا

ہاں ہاں ٹھیک ہے معاف کیا نیکسٹ ٹائم دھیان سے گاڑی چلانا"۔ "

اس نے احسان کرنے کے انداز میں کہا تھا

ایکسکیوزمی۔ ۔۔۔۔۔تمہیں کون سوری کر رہا ہے؟۔ ۔۔میں تو اپنی گاڑی سے بات کر رہا ہوں"۔ "

اس کے ایسے کہنے سے اس نے صدمے سے اسے دیکھا۔

یعنی کہ اک انسان کی کوئی قدر نہیں اور گاڑی پر وہ پیار سے ہاتھ پھیر رہا تھا"۔"

اور ویسے بھی غلطی تو تمہاری ہے جو گاڑی کے سامنے آئی ہو۔"

گاڑی تو سوچ سمجھ نہیں سکتی لیکن تم میں بھی یہ کوالٹی نہیں بڑے افسوس کی بات ہے۔۔۔۔۔۔"اس نے اس کے الفاظ اسے ہی لٹائے تھے اہانت سے اسکا چہرا لال ٹماٹر ہو گیا تھا۔

آپ "وہ انگلی اٹھائے اس کی طرف بڑھی لیکن وہ ان سنی کرتا گاڑی میں جا کر بٹھ گیا۔ "

شیشے سے سر باہر نکالا۔

ویسے مجھے بہت افسوس ہے کہ عقل کہیں سے ملتی نہیں تو۔۔۔۔میں اپنی یہ گاڑی بیچ کر بھی آپ کو" لے دیتے۔ "

وہ اک آنکھ دباتے شریر مسکراہٹ لیے گاڑی بڑھا لے گیا۔ اور وہ دیکھتی رہ گاے

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

گاڑی چلاتے ہوے اس نے کہا۔

"گھر میں سب آپ کو ڈھونڈ رہے ہیں"

اس نے پریشانی سے اس کی طرف دیکھا۔

پیشانی پر ننھے قطرے چمکنے لگے۔

میر نے دروازے کے سامنے ہارن دیا۔

چوکیدار نے دروازہ وا کیا ۔

میر گاڑی اندر لے جا کر گاڑی سے نکلا۔

اس کی طرف آکردروازہ کھولا۔

تو وہ ساکت بیٹھی تھی۔

ہنی چلو۔۔۔۔میر نے ہاتھ پھیلایا۔

پسینے سے بھیگا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا۔

لیجیے اس خاندان کے عزت دار داماد تشریف لے آے ہیں"۔"

برہان نے چٹکلا چھوڑا میر نے اسے گھور کر دیکھا۔

برہان کو وہ ڈری سہمی پیچھے چھپی نظر آئی

"ارے۔۔۔۔یہ ۔۔۔۔۔اپنی۔۔۔۔۔مسسز کو اغوا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔۔"

اس نے آنکھیں پھیلاتے کہا۔۔۔۔۔۔

وہ جو اس کے پیچھے اک طرح سے چھپی ہوئی تھی۔

دھیرے سے چل کر سامنے آئی۔

ماما تیزی سے اسکی جانب آئیں۔

کہاں چلی گی تھی ہم۔۔۔۔۔کتنے پریشان ہو گے تھے؟"۔"

ماما نے اسے ساتھ لگایا۔

سوری کچھ ارجنٹ کام تھا۔۔آپ سو رہے تھے اس لیے۔۔۔۔۔میر نے وضاحت دینی چاہی"۔"

"کوئی بات نہیں تمہاری ہی بیوی ہے۔۔۔۔۔"

برہان نے چٹکلا چھوڑا سب کو ہنسی آ گی۔

میر نے مسکراہٹ قابو کی۔

"چلیں۔۔۔"

اس نے برہان کیطرف دیکھا۔

"ن۔۔۔۔۔ن۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔۔۔آپ جاے ۔۔۔۔۔۔"

اس نے بوکھلاتے کہا۔۔۔۔

چلو۔۔۔۔"میر نے گھور کر کہا۔"

"ارے بیٹا ناشتہ تو کر لو"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسکی ماما نے کہا تھا

"پھر کبھی صحیح ابھی اجازت دے"

ولی منہ بناتا اس کے پیچھے چل پڑا۔

گاڑی میں خاموشی ہی رہی۔

دونوں ساتھ ساتھ داخل ہوئے۔

"پاپا ٹی وی دیکھ رہے ہیں۔۔۔؟"

ولی نے پوچھا۔

"ہوں۔۔۔"

انہوں نے اک لفظی جواب دیا۔

"میرے پاس بھی بریکنگ نیوز ہے۔"

اس نے میر کی ٹانگ کھینچنے کا سوچا میر نے آنکھیں دکھائی

سب نےاس کی طرف چونک کر دیکھا

"مسسز میر مسنگ تھیں۔"

اس نے آرام سے ناشتہ کرتے کہا تھا۔

کیا۔۔۔"سب نے پریشانی سے دیکھا۔"

"میر۔۔"

پاپا نےانکی طرف دیکھا۔

"پاپا۔۔۔۔پوری بات تو سن لے۔۔۔آپ کے بیٹے ہی لے کر گے تھے"

برہان نے ہنستے کہا تھا

بی جان نے چپت لگائی ۔

"برہان بتمیزی نہیں کیا کرو تم نے تو ڈرا ہی دیا تھا۔"

بی جان نے کہا تھا

میر ہاتھ صاف کرتا اٹھا۔ سٹڈی روم کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

برہان زرا میرے ساتھ آو"۔"

برہان جو جوس پی رہا تھا اس کو اچھو کا لگ گیا۔

پھر میر نے وہ درگت بنائی کہ اس نے توبہ کر لی کہ انکے معاملے میں نہیں بولنا۔

کچھ دیر کے بعد میر نک سک سا تیار ہو کر نکلا۔

"میر کہاں جا رہے ہو؟"

بی جان نے پوچھا۔

بی جان۔۔۔وہ۔۔۔اک ضروری کام تھا"۔"

خیر سے جاو۔خیر سے آو"۔بی جان نے کہا تھا"

ایر پیس کان میں لگاتا نکل آیا۔

شام میں سب عریشہ کے گھر آے

زویا اور ماما نے مل کر تیار کیا۔

مسسز اور مسٹر حیدر ساتھ میں برہان آیا تھا۔سب سے ملتی گاڑی میں آ بیٹھی۔

رات کے دس بج رہے تھے۔

وہ بی جان کے روم میں تھی۔

بیٹا جاو جا کر آرام کرو"۔"

بی جان نے اسے دیکھتے کہا تھا

"بی جان۔۔۔وہ۔۔۔میں۔۔۔ادھر۔۔۔۔"

وہ اس کے رات کے جنون سے گھبرائی منمنائی۔

"غلط بات ہے میرے پوتے کو تنگ مت کرو۔۔۔"

بی جان نے اس کی جھجک سمجھتے کہا۔

وہ کمرے میں پہنچی۔

ڈوپٹہ سر سے اتارا تو کانوں میں پہنے جھمکے کے ساتھ اٹک گیا۔

باقی کا سارا نیچے لٹک رہا تھے۔

اچانک میر کمرے میں آیا۔

گرے پینٹ شرٹ اور بلیک ویسٹ کوٹ پہنے ہوے تھے۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی میر کی نظر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی عریشہ پر پڑی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اسکی گہری نظروں کی تپش کے احساس سے عریشہ نے مڑ کر دیکھا۔

لیکن اس کی نگاہوں کی پرجوش لپک نے اسے آنکھیں جھکانے پر مجبور کر دیا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسنے سجے سنورے روپ پر بھر پور نگاہ ڈالی ۔اس نے ہاتھ پہلو میں گرا لیا۔

اس تخریب کاری کی کس نے آپ کو اجازت دی"۔"

کہتے وہ اس کے قریب آیا

وہ گرے کلر کی شارٹ فراک کے نیچے ڈارک پرپل کلر کا شرارہ پہنے میچنک جیولری کے ساتھ ہلکا سا میک اپ کیے بالوں کو ہلکا سا کرل کیے باقی بال کھلے چھوڑے کوئی حور لگ رہی تھی۔

میر نے پاس آتے جھومکے سے ڈوپٹہ آزاد کیا

تو سارا نیچے جا گرا۔

اسکے رنگ بدلتے چہرے کے مزید قریب ہوا

تو اس نے آنکھیں زور سے میچ لی۔

میر نے جھمکا اتار کر اس کے کان کی لو کو لب سے چھوا تو وہ سسکی۔

میر نے بے خود ہوتے اسے باہوں کے حصار میں لیا۔

ویلکم بیک "۔"

وہ اس کی گرفت سے نکلنے کے لیے مچلی۔

میر نے چھوڑا تو وہ بھاگتی ہوی ڈریسنگ روم میں داخل ہوئی۔

کچھ دیر کے بعد لوز ٹروزر شرٹ پہ ڈوبٹہ لپیٹے نکلی۔

میر صوفے پر بیٹھا سگریٹ پی رہا تھے۔

اس کی گہری نظریں محسوس کر کے کمبل کو جاے پناہ سمجھتی تیزی سے اس میں جا گھسی۔

میر مسکرا کر رہ گیا۔

کچھ دیر بعد میر بھی چینج کرتے آیا۔

اس کو اپنی بانہوں میں بھرتے ساتھ لگایا

کیا ہے ؟چھوڑے مجھے اس نے خود کو آزاد کرواتے کہا۔

میر نے گھور کر دیکھا تو چپ کر کہ لیٹ گئ۔

میر بھی آنکھیں موند گیا۔

وہ صبح اٹھی توساری میر کے اوپر تھی۔

تیزی سے پیچھے ہوئی۔

کراہتی ہوئی لیٹ گی۔

میر کے نیچے اس کے بال آگے تھے۔

درد کی وجہ سے اس کا جو ہاتھ اس کے بازو پر تھا۔

اس نے بازو دبوچا۔

میر نے موندی آنکھیں کھولی۔"یہ اٹھانے کا کون سا رومینٹک طریقہ ہے"۔

بازو کے بل اٹھا۔

م۔۔۔میرے۔۔۔بال۔۔۔"۔اس نے سر پر ہاتھ رکھے اٹکتے کہا۔"

میر تیزی سے پیچھے ہوا۔

اس نے بالوں کو لپیٹتے جوڑا بنایا۔

میر کی نظروں سے خائف ہوتی کب بورڈ کی طرف بڑھی۔

جو بھی ڈریس ہاتھ لگا لیتی ہوئی باتھ روم میں گھس گی۔

وہ بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

وہ نہا کر نکلی تو وہ ٹاول لے کر چلا گیا۔

اس نے تیزی سے بالوں کو خشک کیا۔

بستر سیٹ کیا۔

بکھرا کمرا سمیٹا۔

تیزی سے باہر نکلنے لگی۔

میری تیاری باقی ہے ابھی"۔"

میر کی آواز پر اس کے قدم تھمے۔

بے چارگی سے ڈریسنگ روم کیطرف گی۔

بلیک تھری پیس لیے اس کی طرف بڑھایا۔

میر نے ڈریس کے ساتھ اس کا ہاتھ تھام لیا۔

گہری نظروں کے حصار میں لیا

وہ سرخ پڑی۔

پ۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔۔اس نے ہاتھ چھڑواتے کہا"۔"

میر نے چھوڑا تو وہ تیزی سے باہر نکل گی۔

" ناشتہ کرنے کے لیے نیچے آئی تو بی جان نے کہا کہ "آج اس کی میٹھے کی رسم ہے

اس نے آتے ہوے میر کو دیکھا۔

"جی ک۔۔۔کیسے کرنی ہے"

کوئی بھی اک چیز بنانی ہوتی ہے۔جیسے کھیر،حلوا،سوئیاں

زویا جاو آپ مدد کر دو

بی جان نے مشکل آسان کرتے کہا۔

وہ اڑی رنگت کے ساتھ کچن میں زویا کی ہمراہی میں آگی

بھابھی آ۔۔آپ جاے م۔۔۔میں۔۔۔کر لوں گی"۔"

آر یو شیور؟انہوں نے ہاتھ تھامتے کہا"

۔"ج۔۔۔جی۔۔۔"اس نے دھیرے سے کہا۔

وہ مسکراتی باہر چلی گی۔

ف۔۔۔فون۔۔۔۔۔'اس نے لینا چاہا۔"

لیکن یہ کیا فون تو وہ ٹیبل پر چھوڑ آئی تھی۔

"بیٹا بری پھنسی ہو"

اس نے سر کے پچھلے حصے پر چپت لگائی تھی۔کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے سوئیاں بنانے کا سوچا۔

پھر جلدی جلدی ہاتھ چلانے لگی۔

پہلے آئل ڈالا پھر سوئیاں ساتھ میں پانی اور دودھ پھر چینی اور میوے ڈالے۔

آدھے گھنٹے کے بعد اس کی سوئیاں تیار تھی۔

وہ بہت پرجوش تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جب وہ کچن سے نکلی سب کا دھیان اسی طرف تھا۔ملازمہ کی مدد سے ٹیبل پر لائی۔اس سے پہلے کہ بی جان ڈھکن اٹھاتی۔

”م۔۔۔میں۔۔۔۔ٹرائی۔۔۔کروں گا پہلے۔۔۔میری وائف ۔۔نے بنایا ہے۔۔“

میر نے ڈونگا اچک لیا۔

میر اور برہان ساتھ ساتھ بیٹھے ہوے تھے۔دوسری طرف مما اور پاپا تھے۔اور اک سائیڈ پر بی جان بیٹھی ہوئی تھی

میر نے ڈھکن اٹھایا۔

برہان کی آنکھیں ابل پڑی میر نے اس کے پاوں پر پاوں مارا

وہ تلملا کر رہ گیا۔

وہ ڈیش میں نکلنے لگا۔لمبی لمبی رسی ٹائپ سوئیاں ثابت ہی اک دوسرے کے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔انکا کلر بلیک اس نے بمشکل تھوڑی سی نکالی۔چمچ بھر کر منہ میں ڈالی۔اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔چینی کی جگہ نمک۔۔۔۔نہ اگل سکتا تھا۔نہ نکل سکتا تھا

برہان بمشکل ہنسی کنٹرول کیے ہوے تھا۔

برہان نے چمچ اٹھا کر تیزی سے میر کی ڈیش سے بھر کر منہ میں ڈالی۔

”واہ . ..واہ.....واہ۔۔۔۔“

اس کی آنکھوں سے آنسوباہر آنے کو بے تاب تھے۔

بی جان ڈونگا اٹھانے لگیں۔

میر نے انکو پاس کرنا چاہا ڈونگا چھوٹ کر زمین بوس ہو گیا۔

سب کے منہ کھل گے۔

عریشہ کا تو غصے کے مارے برا حال ہوگیا۔

اس کی اتنی محنت سے بنائی گی سوئیاں اپنی قسمت پر رو رہی تھی۔

آپ۔۔۔۔کمرے میں آے پھر بات ہوتی ہے پیر پٹختی چلی گی۔

میر اور برہان بھی اٹھ کر آفس کے لیے روانہ ہوے۔

گاڑی میں پہنچتے ہی دونوں کے روکے قہقے بلند ہوے تھے

ناشتہ کرنے کے بعد پاپا بھی آفس کے لیے نکلے۔میر کی گاڑی جانے کے بعد وہ کچن میں گی۔

میر کی پلیٹ میں سے اک چمچ لگائی۔

اسے زور کا اچھوکا لگ گیا۔

آنکھوں اور ناک سے پانی بہنے لگ گیا۔اتنا تیز نمک۔۔۔۔پانی اور دودھ اپر تیر رہا تھا سوئیاں نیچے بیٹھی تھی۔کڑوی اتنی کہ حد نہیں۔وی بیسن پر جھک گی

اب اس کو سمجھ آئی تھی کہ میر نے جان بوجھ کر کیوں ڈونگا نیچے گرایا تھا۔

اور پھر اپنا ری ایکٹ یاد کر کہ اس کا چہرا لال ہو گیا تھا۔

اس نے فون اٹھایا۔اور مسیج ٹایپ کیا۔

"تھینکس"

"سوری"۔

برہان مسیج پڑھ کر میر کی واٹ لگا رہا تھا۔

وہ دوپہر کو تیار ہو کر نکلی تو بی جان کو بتایا کہ وہ اپنی فرینڈ سے ملنے جا رہی ہے۔

باہر آئی ڈرائیور اور سکیورٹی گارڈ تیزی سے گاڑی کی طرف گئے۔

اس نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

مجھے پاس ہی کہی جانا ہے ۔آپ کے سر سے بات ہو گی ہے"۔"

چابی لے کر گاڑی سٹارٹ کرتے وہ باہر نکلی۔

میر میٹنگ میں تھا

اس کا فون وائبریٹ ہوا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

نمبر دیکھتے لب مسکرا اٹھے۔

میر اسپیکنگ"۔"

لیکن سامنے والے نے جو کہا تھا۔

وہ یک دم کھڑا ہوا۔مسکراتے لب سمٹے تھے

میٹینگ چھوڑتے تیزی سے باہر بھاگا۔

"ک۔۔۔۔کس جگہ پر ہیں۔۔۔۔پلیز لوکیشن ٹھیک سے سمجھاے۔۔۔"

وہ رش ڈرائیونگ کرتا ادھر پہنچا۔

ادھر لوگوں کا ہجوم تھا۔

بجلی کی سی تیزی سے ہجوم کو چیرتا وہ آگے نکلا۔

وہ خون میں لتھ پتھ زخموں سے چوڑ بری طرح سے زخمی بے ہوش پڑی تھی ۔

اس نے پل بھر کو آنکھیں میچ کر کھولی لیکن سامنے کا منظر نہیں بدلا تھا۔

اسے اٹھا کر دیوانہ وار بھاگا سامنے ایمبولیس میں آرام سے لٹایا ۔

وہ آئی سی یو میں تھی۔

اسکی آنکھیں سرخ تھی۔

ضبط کا پتا دے رہی تھیں۔

کچھ دیر کے بعد ڈاکٹر باہر نکلی۔

ڈونٹ وری سر وہ خطرے سے باہر ہے۔

کچھ دیر میں کمرے میں شفٹ کر دیتے ہیں۔

اس نے پر سکون سانس خارج کی۔

وہ اندر آیا تو پٹیوں میں جھگڑے وجود کو دیکھ کر اک آنسو گال پر پھسلا تھا۔

قدموں میں لڑکھڑاہٹ تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس کے چہرے کو دیوانہ وار چوما تھا۔اس کی پلکوں میں جنبش ہوئی تو اس نے آنکھیں کھولی۔

غائب دماغی سے سامنے کھڑے میر کو دیکھا۔لیکن دماغ پر زور ڈالا تو سارا واقعہ آنکھوں کے سامنے گھوم گیا۔

وہ تڑپنے لگ گی۔

اس نے ڈاکٹرز کو آواز دی تو سکون آور انجکیشن لگنے سے وہ ہوش و خرد سے بے گانی ہو گی۔

اس کو ڈسچارج کروا کر گھر لے آیا۔

سب اسکی حالت دیکھ کر پریشان ہو گے تھے۔اس نے سب کو تسلی دی۔اس کے سر پر چوٹ لگی تھی۔گاڑی جس طرح سے ڈیمج تھی اس لحاظ سے اس کی بچت ہو گی تھی

کچھ دیر ادھر رکنے کے بعد سب چلے گے۔

وہ سگریٹ پی رہا تھا۔

جب وہ چینختی ہوئی ہوش میں آئی تھی۔

میر نے تیزی سے اسے حصار میں لیا۔

وہ۔۔۔خون۔۔۔۔۔ایکسیڈینٹ۔۔۔۔۔۔۔میر۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔تڑپ رہی تھی۔"

ششش۔۔۔۔۔۔"میر نے اسے خود میں بھینچتے کہا۔"

م۔۔۔۔م۔۔۔۔۔۔مینے ۔۔۔۔۔مرڈر ۔۔۔۔۔۔کر دیا۔۔۔۔۔۔۔"میر"

نے اس کی آنکھوں کو چوما۔۔۔۔۔

ہنی۔۔۔ریلیکس۔۔۔۔۔سب ٹھیک ہےکچھ نہیں ہوا"۔"

اس نے اسکو ساتھ لگاے کہا

وہ کانپ رہی تھی۔

کچھ دیر کے بعد وہ سو گی

میر اسے ساتھ لٹاتے خود بھی لیٹ گیا۔

صبح میر نے سب کی کلاس لگائی۔

کہ اس کو اکیلے جانے کس نے دیا۔

ڈرائیور نے بتایا کہ اس نے بولا تھا کہاس کی میر سے بات ہو گی ہے اسی لیےانھوں نے چابی دے دی تھی

میر اسکے ساتھ بات نہیں کر رہا تھا۔

اک ہفتہ ہوگیا تھا۔

اک دو دن اس کو وہم لگا ۔لیکن وہ سچ میں اسے اگنور کر رہا تھا۔

برہان کمرے میں آیا تو وہ جو بیک کراون سے ٹیک لگے بیٹھی تھی سیدھی ہو کر بیٹھی۔

""""کیسی ہے؟"

برہان نے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں"

اس نے آہستہ سے جواب دیا۔

ویسے آپ سوئیاں بہت اچھی بناتی ہے۔

اس کی بات پر وہ سرخ پڑی تھی۔

برہان اٹھ کر بھاگنے لگا تھا۔

اس نے پاس پڑا کشن اٹھا کر اسے مارنا چاہا۔

ل ل لیکن یہ کیا برہان نیچے جھک گیا۔اور کشن نے سیدھی میر کے چہرے کو سلامی پیش کی تھی۔

میر اس افتاد پر گھبرا گیا۔

برہان چھت پھاڑ قہقہ لگاتا نکل گیا۔

وہ یکدم اٹھ کر کھڑی ہو گی۔

میر غصے سے دیکھ کر باہر نکل گیا

رات کے ایک بجے وہ گھر آیا۔

بلیک تھری پیس میں چہرے پر تھکاوٹ کے آثار تھے۔

ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے کمرے میں آیا تو حیران ہوا

وہ صوفے پر محو انتظار تھی

اک دم کھڑی ہو گی"۔ طبیعت ٹھیک ہے؟"میر نے اس کے پاس آتے پوچھا۔

ج۔۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔۔"اس نے اٹکتے کہا۔"

ابھی تک جاگ کیوں رہی ہو؟"۔وہ چہرے پر سنجیدگی لی پوچھ رہا تھا"

وہ۔۔۔۔۔م۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔سوری۔۔۔۔۔۔روتی ہوئی اس کے ساتھ جا لگی۔"

م۔میں۔۔۔کبھی بھی۔۔۔اکیلے گاڑی لے کر نہیں جاوں گی

رونے میں شدت آ گی۔

وہ دم بخود رہ گیا۔

اس نے کچھ دیر بعد اس کو پیچھے کرنے کی کوشش کی۔

وہ پیچھے ہونے پر آمادہ نہ تھی۔

کچھ دیر کے بعد اس کی ہلکی ہلکی سی سانسوں کی آواز آ نے لگ گی

وہ سو گی تھی۔میر نے گہرا سانس لیتے اسے آرام سے بیڈ پر لٹایا۔

چینج کرنے کے بعد لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گیا۔چار بجے کے قریب کام ختم کرتے اسے خود میں

سموتے آنکھیں بند کر لی۔

میر کسی کام میں بزی تھا۔

عریشہ نے گھر سے نکلنا بند کر دیا تھا۔

گھر تو کیا وہ کمرے کی ہو کر رہ گی تھی۔عریشہ بیٹھی ہوئی تھی۔

جب مسیج کی بیل بجی۔

اس نے بے دلی سے مسیج کھولا۔

اس کو میسج دیکھ کر جھٹکا لگا تھا۔

"

آپ۔۔۔۔ایسے ۔۔۔۔۔کیسے کر سکتے ہیں میر؟؟؟؟۔

میر شام کے وقت اک کیس دیکھ رہا تھا۔

بیل بجنے پر اس نے فون اٹھایا۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔میر نے سلام کیا۔

وعلیکم سلام۔۔۔۔کہا ہو تم ؟اگلے بیس منٹ میں تم گھر نہ پہنچے تو خیر نہیں تمھاری"۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بی جان نے اسکی سنے بنا فون بند کر دیا

اس نے فون کو دیکھا۔

وہ سامان سمیٹتے باہر کی جانب آیا۔

گھر آ کر بی جان نے اچھی بھلی کی تھی۔

اچھا اپنی لاڈلی کو بولے تیار ہو جاے۔میں تھوڑی دیر آرام کرنا چاہتا ہوں"۔"

وہ انکے بیڈ پر لیٹ گیا۔

بی جان نے ملازمہ کو بولا کہ اسے بولے تیار ہو جاے اسے کہیں جانا ہے۔

رات کے نو بج رہے تھے وہ زویا کے کمرے میں اسکی مدد سے تیار ہو رہی تھی۔

ملازمہ نے آکر بتایا کہ باہر انکو بلا رہے ہیں۔

وہ شال کندھوں پر ڈالتی فراک سنبھلتی سڑھیاں اترنے لگی۔

میر جو کہ ٹی وی لاونج میں بیٹھا تھا

نظریں اٹھا کر دیکھا تو نظریں جھکانا بھول گیا۔

آف وائٹ لانگ فراک جس پر ہیوی گولڈن کام ہوا تھا۔

بالوں کو سامنے سے کرل کیے لائٹ سے میک اپ میں سنبھل سنبھل کر قدم اٹھاتی نیچے اتر رہی تھی

کسی نے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ ہوش میں آیا۔

قسم سے اپنی ہی ہے"۔"

چاچو نے سرگوشی کی ۔

تو وہ خفت مٹانے کو چہرا جھکا گیا۔

بی جان چلیں؟"اس نے بی جان کے کمرے میں پہنچتے کہا۔"

ہاں تم چلو میں آتی ہوں۔

میر گاڑی سٹارٹ کیے کھڑا تھا۔

اس کو آتے دیکھ کر فرنٹ ڈور کھولا

تو وہ جو پیچھے بیٹھنے کو پر تول رہی تھی۔چارو نا چار اسے بیٹھنا پڑا۔

پیچھے مسلحہ گارڈ بھی عیلحدہ گاڑی میں بیٹھے۔

میر نے گاڑی آگے بڑھائی تو وہ اک دم بولی بی جان کو تو آ لینے دیں۔

وہ زیرے لب مسکرایا۔

اس کی طرف تھوڑا سا جھکا۔

آج بی جان کے پوتے سے ہی کام چلا لیں۔

اس کی اس حرکت پر اسکا چہرا سرخ پڑ گیا۔

گاڑی فارم ہاوس کے سامنے جا کر رکی تو اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔

وہ پزل سی گاڑی سے باہر نکلی۔

سفید اور سرخ پھولوں سے کمرہ سجایا گیا تھا۔

کینڈل کی روشنی اس کے چہرے پر پڑتی اسے مزید خوبصورت بنا رہی تھی۔

میر نے کرسی کھینچ کر اسے بٹھایا۔

میر نے اسے کھانا سرو کیا۔

کھانے کے بعد میر نے اس کا ہاتھ تھاما کمرے میں لے آیا۔

میر نے پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لیتے سرگوشی کی ۔

"بہت انمول ہو تم"

جھک کر بالوں کو ہٹاتے دہکتے لب اس کے کندھے پر رکھے۔

اس کے بیٹ پہ رکھے ہاتھ پر اس کے آنسو کا قطرہ گرا۔

اس نے چونک کر اپنے طرف جھٹکے سے رخ موڑا

اس کا چہرا دونوں ہاتھوں میں لیا۔

کوئی پریشانی ہے؟"

یاں پھر میری قربت تکلیف دے رہی ہے"؟

اس نے پریشانی سے استفسار کیا۔

وہ دھاریں مار مار کر رو دی تھیں ۔

"ک۔۔۔۔۔کی۔۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔کیا آپ ۔۔۔۔نے میرے ساتھ دھوکا۔۔۔۔۔؟مجھے کہیں کا

نہیں۔۔۔۔۔چھوڑا آپ نے ۔۔۔۔۔۔"۔

اس نے اک جھٹکے سے اسے پیچھے کیا۔کیسا۔۔۔دھوکا۔۔۔۔؟

عریشہ نے ہاتھ جھٹکا

اسکی برداشت جواب دے گی۔

سب کچھ دوسروں پر لٹا کر آپ کو یاد آیا کہ میں بہت خاص ہوں۔"

وہ پھٹ پڑی تھی۔

میر نے نا سمجھی سے اسکیطرف دیکھا۔

اتنے انجان نہ بنے۔

لڑکیوں کے ساتھ منہ کالا کر کے ناجائز تعلق بنا کر خالص جزبے غلط رہوں پر لٹا کر آپ پاک صاف ہی ہیں"

وہ روتی ہوئی اس کے گریبان کو پکڑے اتنے سالوں کا لاوا اس پر انڈھیل رہی تھی۔

وہ لڑکھڑایا تھا۔

اس کے الفاظ اس کی روح لہولہان کر کے تھے۔وہ اسکے کردار پر انگلی اٹھا گی تھی۔

یہ۔۔۔۔یہ۔۔۔۔۔کیا۔۔۔۔بکواس۔۔۔۔۔کر۔۔رہی ہو؟"وہ ڈھاڑا تھا۔"

میں۔۔۔۔بکواس نہیں کر رہی آپ بدکردار ہیں۔۔آپ وحشی درندے ہیں۔آپ ہوس کے پوجاری ہے"

نفرت کرتی ہوں میں آپ سے۔۔۔۔"وہ رو رہی تھی۔۔۔

"ب۔۔۔۔۔۔بس۔۔۔۔۔۔"

اس نے چلاتے ہوے ہاتھ اٹھایا تھا۔

اسکی برداشت جواب دے گی تھی۔۔۔۔

پر بہت مشکل سے اس کے رخسار پر پڑنے سے پہلے ہی اس نے کنٹرول کر لیا تھا۔۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آنکھیں لہو رنگ ہو گی تھی۔

اس کو بازو سے دبوچ کر ساتھ گھسٹتے ہوے گاڑی تک لایا تھا۔دل تو کر رہا تھا وہ اس ہستی کو تہس نہس کر دے

گاڑی کا دروازہ کھول کر اس کو گاڑی میں دھکیلا تھا۔۔

خود جا کر گاڑی سٹارٹ کی۔

اک جھٹکے سے آگے بڑھائی۔

گاڑی اتنی تیز چلا رہا تھا

عریشہ کو لگ رہا تھا

وہ گھر سلامت نہیں پہنچ پاے گے۔

گاڑی اک جھٹکے سے اس نے روکی۔

وہ خاموشی سے باہر دیکھ رہی تھی

آوٹ"اس کے چلانے پر وہ ہوش میں آئی عریشہ نکلی تو اس نے گاڑی آگے بڑھا دی۔"

عریشہ کمرے میں لڑکھڑاتی داخل ہوئی

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دروازے کے ساتھ بیٹھتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

اس نے عشق کیا تھا ۔

لیکن میر نے کیا کیا تھا۔

میر ساری رات گھر نہیں آیا تھا۔

میر کا نمبر بھی بند جا رہا تھا۔

اگلی صبح زویا انکے کمرے میں گی تو وہ بخار میں تپ رہی تھی۔اس نے ڈاکٹر کو کال کی

ڈاکٹر چیک کر کر میڈیسن دے گیا تھا۔

سب اس کے آس پاس ہی تھے۔

رات کو کھانا کھلا کر اسے آرام کرنے کی ہدایت دے کر بی جان سب کو ساتھ لیے نکل گی۔میڈیسن کے زیر اثر وہ جلد ہی سو گی۔

رات کے دوبجے میر گھر داخل ہوا تھا۔

ٹی وی لاونج میں بی جان اسی کا انتظار کر رہیں تھیں۔

"بی جان آپ سوئیں نہیں ؟"

میر نے پوچھا

کدھر تھے؟ٹائم دیکھا ہے؟"انہوں نے جواب دینے کی بجاے سوال پوچھے تھے"

سوری بی جان کام میں بزی تھا۔ٹائم کی طرف دھیان ہی نہیں گیا۔ابھی جا کر آرام کرے صبح بات ہوتی ہے"۔میر نے کہا تھا۔

کھانا لاوں؟"بی جان نے پوچھا۔"

نہیں۔"ڈنر میں نے باہر سے کر لیا ہے۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شب بخیر"۔

وہ اپنے روم کی جانب چلی گی۔

گڈ نائٹ"۔"

میر نے کہتے بمشکل کہتے قدم بڑھاے۔

کمرے میں داخل ہو ا بیڈ پر سوے وجود پر نظر پڑتے اس کا غصہ عود کر آیا تھا۔

اک جھٹکے سے اس کو پکڑ کر گھستٹے ہوے بیڈ سے اتارا۔

اس افتاد پر وہ خوف زدہ ہو گی۔

آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔

آج کے بعد اپنی اوقات مت بھولنا۔"

بیڈ پر نظر نہیں آنا۔

یہ نہ ہو میں اپنا وحشی پن سارا تم میں انڈھیل دوں"۔

اک جھٹکے سے چھوڑا تو وہ زمین بوس ہو گی۔میر ڈریس لے کر شاور لینے چلا گیا۔

وہ روتی ہوئی صوفے پر جا کر لیٹ گی۔۔۔

نقاہت کی وجہ سے نیند غالب آگی۔

میر نکلا تو وہ صوفے پر سمٹی ہوئی پڑی تھی۔گردن جھٹک کر لیٹ گیا۔

لیکن جلد ہی اٹھ کر بیٹھ گیا۔

جنجھلا کر اٹھا کب بورڈ سے کمبل نکال کر اس پر ڈالا۔

جا کر لیٹ گیا۔

صبح آنکھ کھولی تو وہ کمرے میں نہیں تھی ملازمہ کو ناشتہ کا بول کر شاور لیا ریڈی ہو کر نیچے آیا۔

سب کو سلام کرتا بیٹھ گیا۔

وہ ٹیبل پر بھی موجود نہیں تھی۔

برخودار کہا کی تیاری ہے؟"حیدر نے میر سے دریافت گیا۔"

بابا ہوسپٹل جا رہا ہو"۔اس نے ناشتہ کرتے جواب دیا"

لیکن بیٹا آپ نے تو چھٹیاں لے رکھی تھی"۔"

جی۔۔"پر کیسی ایمرجنسی کی وجہ سے کینسل ہو گی ہے"۔"

اس نے مصروف انداز میں جواب دیا تھا۔

ہاتھ صاف کرتے اٹھ گیا۔

اک ہفتہ گزر چکا تھا۔میر

لیٹ نائٹ آتا۔اور صبح جلدی نکل جاتا تھا۔

سب محسوس کر رہے تھے کہ انکے درمیان کچھ ہوا ہے۔

میر کمرے میں سے نکلا تو بھابھی اسے گھیرے کھڑی تھی۔

تمہارے اور میر کے درمیان کیا چل رہا ہے؟"

کہاں سے لگتا ہے کہ کچھ دن پہلے تمہاری شادی ہوئی ہے"۔

وہ گڑبڑا گی۔

حملہ اتنا اچانک ہوا تھا

کہ اسکا ذہن ماوف ہو گیا تھا۔

و۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔میر۔۔۔۔۔۔اٹکتے ہوئے کچھ بولنے کی کوشش میں تھی۔"

"ارے ہنی۔۔۔۔۔"

میر نے آکر اسکے کندھے پر مسکراتے ہوئے ہاتھ رکھا۔

"تو اسنے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔

کتنی بار کہا ہے میں جب اٹھوں تو تم میرے سامنے مجھے چاہیے۔پر تم بس سسرال والوں کو ہی خوش "کرنے میں لگی رہو۔

اس نے مسکراتے ہوئے اسکی طرف گہری نظروں سے دیکھتے کہا۔

وہ ہونق بنی دیکھ رہی تھی۔

بھابھی میں لے جاوں۔

میر نے ہاتھ تھامتے کہا۔

بھابھی نے گردن اثبات میں ہلای۔کمرے میں آکر میر نے اک جھٹکے سے چھوڑا۔

وہ لڑکھڑا گی۔

"ہمارے درمیان جو بھی ہے وہ اس کمرے کے اندر رہنا چاہیے۔انڈرسٹنڈ؟"

اس نے انگلی اٹھا کر وارن کرتے ہوئے باہر کی راہ لی۔

وہ مما کے ساتھ واک کے لیے نکلی تھی۔

دونوں پارک سے نکلیں۔

مما یکدم بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔

اس کے تو ہاتھ پاوں پھول گے تھے

انکا سر گود میں رکھے انکے چہرے پر جھکی "مما۔۔۔۔۔آنکھیں۔۔۔کھولے نہ پلیز۔۔۔کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔۔۔۔"

اس نے بہتے آنسوں سے التجا کی تھی۔

پھر سامنے والے گھر کی طرف دوڑی۔

تاکہ ہیلپ لے سکے۔

اس نے بیل بجائی تھی

پریشانی میں بیل پر ہاتھ تو رکھ دیا تھا

لیکن اٹھانا بھول گی تھی۔

کیسی نے غصے سے دروازہ کھولا۔

"کیا بتمیزی ہے؟"

سامنے والے نے گھورتے پوچھا تھا۔

پ۔۔۔پلیز میری مما کو دیکھے وہ بے ہوش ہو گی ہے۔۔۔اس نے روتے ہوئے التجا کی تھی۔

وہ تیزی کے ساتھ باہر نکلا۔انکو اٹھا کر اپنے گھر لے کر آیا۔

"انکو پہلے بھی کبھی ایسا ہوا ہے؟"

اس نے انکو چیک کرتے پوچھا تھا۔

"جی شوگر ہائی ہو جاتی ہے انکی۔"

اس نے چیک کرنے کے بعد اک ٹیبلٹ انکی زبان کے نیچے رکھی۔

کچھ دیر کے بعد انکو ہوش آگیا۔

وہ اٹھ کر بیٹھ گئیں۔

ہانیہ روتی ہوئی انکے سینے سے جا لگی۔

آپ کو پتا ہے میں کتنی پریشان ہو گی تھی۔

"آنٹی اب کیسی طبیعت ہے؟"

شاہ نے ان سے پوچھا تھا۔

بیٹا اللہ کا شکر ہے اب بہتر ہوں۔

انہوں نے مسکراتے جواب دیا۔

مما آپ یکدم بے ہوش ہو گی تھی۔

ہم انکے دروازے کے سامنے تھے ۔

میں نے انکو مدد کے لیے بلایا۔

"پھر شاہ کی طرف منہ کرکے کہا

تھینکس اگر آج آپ نہیں ہوتے تو پتا نہیں کیا ہو جاتا"۔

ہانیہ نے شکریہ ادا کیا تھا۔

شاہ بغور اسے دیکھ رہا تھا

مشرق و مغرب کا امتزاج وہ منفرد سی لگی تھی۔

"مما چلیں پاپا انتظار کر رہے ہوں گے۔"

اس نے اس کی نظروں سے گھبراتے کہا تھا۔

”آنٹی بیٹھے نہ میں ناشتہ بنا کر لاتا ہوں“

اس نے آداب میزبانی نبھائے تھے۔

نہیں بیٹا بہت بہت شکریہ تم نے اتنی ہیلپ کی۔اب ہم چلتے ہیں۔

انہوں نے کھڑے ہوتے کہا تھا.

میر کے پاس عریشہ کے ایکسیڈینٹ والے دن کی رپورٹ آئی تھی۔

وہ دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا۔اس کی گاڑی کی بریک فیل ہوئی نہیں تھی۔بلکہ کی گی تھیں۔

زویا بھابھی کمرے میں آئی تو اس کو عریشہ پریشان سی لگی۔

کیا ہوا؟“۔“

اس نے ہاتھ تھامتے پوچھا۔

”وہ میری بریسلیٹ تھی رات کو اتار کر ادھر رکھی تھی ادھر ابھی صبح تھی پر اب نہیں مل رہی ہے۔‘

اس نے پریشانی سے کہا۔

کوئی بات نہیں میر بھائی سے بولنا وہ نیو دلوا دے گے۔

اس نے تنگ کرتے ہوے کہا۔

وہ بھی دھیرے سے مسکرا دی۔

زویا کافی دیر باتیں کرتی رہی پھر وہ باہر نکل گی۔

میر حسب معمول لیٹ ہی گھر آیا تھا۔

صبح اٹھا تو وہ ڈریسر کے سامنے آنکھیں پھاڑے بریسلٹ کو گھور رہی تھی۔

پھر خود سے گردن جھٹک کر سر کی بیک سائیڈ پر چپت لگاتے بریسلٹ کو مٹھی میں بند کیا۔مسکراہٹ دھیرے دھیرے گہری ہو رہی تھی۔

میر بھی اس کی ایسی حرکتیں دیکھ کر ہنس دیا۔

فارم ہاوس پر ہوے جھگڑے کے دن سے انکی بول چال بند تھی۔

وہ بی جان کے کمرے میں جا کر لیٹ گی تھی۔

میر کے ہوسپٹل جانے کے بعد اپنے کمرے میں جا کر بیٹھی تھی۔

ملازمہ نے دروازہ ناکڈ کیا۔

"یس۔۔۔"

اس نے کہنے کے ساتھ آنے والے کو دیکھا۔

عریشہ بیٹے وہ نیچے کوئی میر صاحب کو ملنے آیا ہے۔

وہ شال اوڑھتے اسکے پیچھے چل پڑی۔

وہ ڈرائنگ روم میں آئی۔

سامنے اک بڑی عمر کی عورت اور ساتھ میں دس سال کا بچہ تھا۔

وہ اسے آتے دیکھ کر کھڑے ہو گے۔

اسلام و علیکم۔۔'اس نے سلام کیا۔"

وعلیکم سلام"۔"

بوڑھی عورت نے جواب دیا۔

"آپ بیٹھے نہ کھڑے کیوں ہو گے"

بیٹھنے کے بعد کچھ دیر خاموشی چھا گی۔پھر عریشہ نے بات شروع کی

جی فرمایئے کس سلسلے میں آے ہیں؟"۔ "

ملازمہ چاے لے آئی۔

ڈاکٹر صاحب کدھر ہیں؟"۔"

انہوں نے پوچھا۔

"وہ کام سے گے ہوے ہیں۔"

"اس نے جواب دیا۔

"آپ انکی کیا لگتی ہے؟"

انہوں نے پوچھا۔

جی میں ان کی بیوی ہوں کوئی کام ہے تو مجھے بتا سکتی ہے"۔"

عریشہ نے کہا تھا۔

بی بی جی میں انکا شکریہ کرنے آئی تھی"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

انہوں نے اپنی شادی والی رات میرے پوتے کا اپریشن کیا تھا۔

اور سارا خرچہ بھی اٹھایا تھا۔

رب بھلا کرے انکا۔اس کی بات سنتے عریشہ کا رنگ فق ہوا تھا۔

تو۔۔۔اسکا۔۔۔۔مطلب ۔۔۔۔میر نے مجھے نہیں چھوا تھا۔اور میں پتا نہیں انکو کیا کیا بول گی

اتنے میں بی جان بھی آگئیں۔

وہ اٹھ کر کمرے میں چلی گی۔

ہوس کے بوچاری۔ ۔۔۔۔۔ہوس کے پوجاری۔

۔۔۔۔۔وہ بمشکل خود کو گھسیٹتے ہوے کمرے میں پہنچی۔

بیڈ تک بمشکل پہنچتے ہوے لڑکھڑاتی بیڈ پر گری۔

اپنے کہے الفاظ ہی اسے پاگل کر رہے تھے۔

میر اک ہفتے کے لیے کہیں گیا ہوا تھا۔

اور اس کو چپ لگی ہوئی تھی۔

ماما پاپا ملک سے باہر گے ہوے تھے۔

بھابھی اپنے میکے گی تھی۔

برہان اور بی جان اسے لینے جا رہے تھے۔

وہ ٹی وی لاونج میں بیٹھی تھی۔

بی جان اک بار پھر سوچ لیں"۔ برہان نے کہا۔ "

بی جان اور عریشہ نے اس کی طرف دیکھا۔

دیکھے نہ کتنا سکون ہے۔۔کچھ دن اور رہنے دے"۔ "

" بی جان نے گھورا۔

کسی نے سچ ہی کہا ہے اپنے ہی اپنوں کے دشمن ہوتے ہیں۔ میری آزادی کسی سے ہضم نہیں ہو رہی"

۔برہان نے منہ بسورتے کہا۔"

بی جان نے کان پکڑ لیا۔

وہ چلا اٹھا۔

عریشہ کا قہقہ ابل پڑا۔

یہ منسخرا پن چھوڑ دو"۔ "

ہاے پہلے کان تو چھوڑے"۔ "

اس نے دوہائی دیتے کہا تھا۔

وہ دونوں روانہ ہوے تو وہ بے دلی سے ٹی وی بند کر کے اوپر چلی گی۔

دو گھنٹے ہو گے تھے ان کو گے ہوے ابھی تک نہیں آے تھے

اس کا فون بجا تو اس نے اٹھایا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

برہان تھا۔

اس نے بتایا زوباریہ کے والد کی طبیعت خراب ہے وہ ہوسپٹل لے کر آے ہیں

جیسے ہی انک طبیعت سنبھلی وہ لوگ گھر آ جاے گے۔

اس نے ماما کا نمبر ملایا پر انہوں نے کال ریسیو نہیں کی تھی۔

گیارہ بج گے تھے ۔

اس کو بے چینی محسوس ہو رہی تھی۔

میر کا نمبر نکالا شش و پنج میں تھی ملاے کہ نہیں۔۔۔۔۔۔یکدم لائیٹ بند ہو گی تھی۔اندھیرا چھا گیا

اس کا دل ہول رہا تھا۔اس نے کانپتے ہاتھوں سے میر کا نمبر ڈائل کیا۔ پورا کمرا گولیوں کی تڑ تڑ سے گونجنے لگ گیا۔ میر نے ہنی کے نمبر سے کال آتے دیکھ کر آنکھیں پھیلائی تھیں۔ پھر کچھ سوچتے کال پک کر لی۔

اس کے چہرے کا یکلخت رنگ بدلا تھا۔

آ۔۔۔۔۔آاااااا۔۔۔۔م۔۔۔۔۔۔م۔۔۔۔۔۔۔۔میر۔۔۔۔۔۔اس کی چینخیں اسکی جان نکال گی تھی۔

ہنی۔۔۔۔ک۔۔۔۔کون۔۔۔۔۔۔ہے۔۔۔۔۔۔۔ کہاں ہو؟

اور پھر اک دم موت کا سا سناٹا چھا گیا تھا۔

🎈🎈🎈🎈🎈

ہانیہ کی فرینڈ نے پارٹی رکھی تھی

اور اسکو انوائیٹ کیا تھا۔

اسکا موڈ نہیں تھا پر فرینڈز بار بار کال کر رہی تھیں۔

بے دلی سے اٹھی۔

بلو کلر کا گاون جو کہ پاوں کو چھو رہا تھا زیب تن گیا۔

گلے اور دامن پر گولڈن سٹون سے بہت خوبصورت کام ہوا تھا۔

بالوں کا اس نے جوڑا بنا دیا۔

اک لٹ چہرے پر جھول رہی تھی۔

ریڈ کلر کی لیپ سٹک لگائی۔

نیچرل میک اپ کیا۔

پینسل ہیل پہنے وہ ڈوبٹہ کندھے پر ڈالے اک کلائی پر نفیس سی گھڑی پہنے۔

دوسرے میں کلچ پکڑے مما سے اجازت لے کر نکلی تھی۔

پارٹی کیسی ہوٹل میں تھی۔اس نے انویٹیشن کارڈ کے لیے پورا کلچ چیک کر لیا نہیں ملا۔اوپر سے سونے پر سوھاگہ فون بھی گھر ہی رہ گیا تھا۔

انویٹیشن کے بنا اندر نہیں جا پا رہی تھی۔

اس نے ادھر ادھر نظر گھمائی۔

یکدم نظر شاہ پر پڑی۔

اس نے ہاتھ ہلایا۔

وہ بھی سامنے ہی دیکھ رہا تھا۔

اس نے پاس آنے کا اشارہ کیا۔

شاہ اس کے پاس آیا۔

ہیلو۔۔۔اس نے مسکرا کر کہا۔

ہیلو۔۔۔۔شاہ نے جوابا کہا تھا۔

م۔۔۔مجھے اک چھوٹی سی فیور چاہیے"۔

اس نے کہا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جی فرمایئے"۔شاہ نے ہاتھ باندھتے کہا تھا۔"میری فرینڈ کی پارٹی ہے ادھر۔میرا انویٹیشن کارڈ گھر رہ گیا" ہے۔اور فون بھی گھر ہی چھوڑ آئی ہوں۔کیا مجھے اپنے ساتھ اندر لے جاے گے؟؟؟"اس نے بلو آئیز کو اٹھا کر کہا تھا۔شاہ تو اس کی آنکھوں میں ہی کھو گیا تھا۔اتنی خوبصورت۔۔۔۔۔۔۔اس سمے وہ بہت معصوم بھولی بھالی لگ رہی تھی۔بلکہ معصومیت کے ریکارڈ توڑ رہی تھی۔دل کھینچتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔پھر خود کو سنبھالتے شاہ اس کی طرف متوجہ ہوا۔

ریکویسٹ کرو پہلے۔۔۔۔شاہ نے مسکراتے کہا تھا۔اس نے آنکھیں پھیلائی۔۔۔

پھر مرتا کیا نہ کرتا۔۔۔۔اس کی بات تو مانی تھی۔

پلیز ہیلپ می۔۔۔۔۔اس نے سرخ چہرے کے ساتھ کہا تھا۔"

شاہ نے اسے اپنی مسسز بنا کر متعارف کروایا۔وہ دھنگ رہ گی۔

خیر اپنی دوستوں سے ملی۔

شاہ اس کے پاس آیا۔

اس کا ہاتھ پکڑ کر تھاما۔

اس نے ہاتھ چھڑوانا چاہا۔

کیا بتمیزی ہے وہ آہستہ سے غرائی"۔"

مسسز ہو توہاتھ تو پکڑ ہی سکتا ہوں"۔"

اک ذرا سی ہیلپ کیا کر دی آپ تو سچ مچ کے ہزبینڈ ہی بننے لگ گے۔اپنی حد میں رہے"۔"

اس نے تنفر سے کہا تھا۔

ہاتھ چھڑوا لیا تھا۔

"میں تو تم کو پروٹیکٹ کر رہا تھا۔وہ جو سامنے لڑکے کھڑے ہے ان سے۔ جاو۔۔۔"

اس نے سر جھٹکا۔

وہ سامنے کھڑی دوست کے پاس چلی گی۔۔پارٹی ختم ہوئی تو وہ ہوٹل سے نکل آئی

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تاکہ کوئی ٹیکسی پکڑ سکے۔

تین لڑکے اس کے پاس آ کر کھڑے ہو گے۔

ہاے بیوٹیفل گرل۔۔۔۔اک نے ببل چباتے کہا تھا اس نے اگنور کر دیا۔

دوسرا پاس آ کر کھڑا ہوا اس نے ہاتھ پکڑ لیا۔

میرا ہاتھ چھوڑو۔۔۔۔اس نے چلا تے کہا تھا۔

وہ جبثت سے مسکرایا تھا۔

اس نے دوسرے ہاتھ سے اسے تھپڑ دے مارا تھا اک ٹانگ رسید کی تو نیچے بٹھتا چلا گیا۔دوسرے دونوں غصے سے آگے آے تھے۔اس سے پہلے کہ اسے پکڑتے

اک دم انکے درمیان کوئی آیا تھا۔۔۔شاہ نے دونوں کے چہروں پر اک اک مکا رسید کیا تھا۔وہ دور ہوے

۔پھر شاہ نے انکو اچھی طرح دھویا تھا۔وہ تینوں لڑکھڑاتے بھاگ گے۔چلو۔۔۔اس نے غصے سے کہا تھا۔

وہ بھی۔۔۔چپ چاپ اس کے پیچھے آئی

پھر اس نے ایڈریس پوچھا تھا۔

ہانیہ نے بتایا تھا۔

ساتھ میں اپنا نام بھی بتایا تھا۔

انکا گھر آیا تو وہ اترنے لگی۔

آج کے بعد اس طرح کی ڈریسنگ مت کرنا۔۔۔۔۔اس نے غصے سے کہا۔

وہ اتری تو وہ تیزی سے گاڑی آگے بڑھا لے گیا۔وہ سن رہ گی تاے

عریشہ۔۔۔۔۔۔۔بولو۔۔۔۔۔"لیکن سامنے ہنواز خاموشی چھائی ہوئی تھی"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس کی آواز بند ہو چکی تھی۔

میر کو لگ رہا تھا اس کی زندگی ہاتھوں سے پھسل گی ہو

میر نے تیزی سے فون پر کیمرا آن کیا جو کہ اس نے بریسلیٹ میں سیٹ کیا تھا۔

وہ کمرے میں ہی تھی۔

وہ جو ائیر پورٹ سے گھر جا رہا تھا۔برہان کے بتانے پر اسکے سسر کو دیکھنے ہوسپٹل میں آیا تھا۔

برہان کو دھکا دیتے بجلی کی تیزی سے گاڑی میں پہنچا تھا۔

برہان بھی اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

میر کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفقود ہو چکی تھی

بہت سے لوگ حرکت میں آے تھے۔

اس نے گاڑی میں بیٹھتے سارے ریکارڈ توڑ دیے

اس کے چہرے پر بکھری تکلیف اوراذیت برہان

بھی دیکھ کر پریشان ہوا تھا۔

گارڈ دروازے کے باہر کھڑے تھے۔

اس نے دروازے کو زور دار دھکا مارا دروازہ کھل گیا تھا۔

وہ جو بیڈ کے پاس اوندھے منہ بے حس و حرکت پڑی تھی۔

میر نے پاس بیٹھتے کانپتے ہاتھوں سے سیدھا کیا تھا۔

وہ ہزیانی انداز میں چلائی تھی۔

"ن۔نن۔۔نہیں۔دور رہو۔۔۔۔"

میر کی رکی سانس بحال ہوئی تھی برہان نے بھی پر سکون سانس لیا تھا ۔

ششش۔۔۔""ہنی۔۔۔دیکھو میں ہوں۔وہ میر کی آواز سنتے ہی ضبط کھو بیٹھی تھی۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے اسے خود میں سمیٹ لیا تھا۔

میر کے آنسو بھی اسکے بالوں میں جذب ہو رہے تھے۔

کہاں چل۔۔۔۔۔چلے گے۔۔۔۔۔۔تھے۔۔۔۔۔ ۔۔وہ۔۔۔گولیاں۔۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔مر رہی
تھی۔۔۔۔ آپ کو پکار رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ روتی ہوئی اس کی بانہوں میں جھول گی۔وہ
برہان کو اشارہ کرتے اسے لیے گاڑی کی طرف بھاگا

سپشل آفیسر کی ٹیم گھر پہنچ چکی تھی۔

اسکا نروس بریک ڈاون ہوا تھا۔

میر دروازہ کھول کر کمرے میں آیا۔

تو وہ زرد رنگت میں ڈریس اور نالیوں میں جھگڑی ہوئی بے ہوش پڑی تھی۔

ماتھے پر بینڈیج تھی ۔

بازوں اور پاوں پر بھی کانچ چپ گے تھے۔

اس نے جھک کر اس کی پیشانی چومی۔

وہ ہوش میں آئی تو اک دم اٹھ بیٹھی۔

سب کمرے میں موجود تھے۔

دونوں کے مما پاپا۔برہان ،بھابی بی جان۔

لیکن جس کو وہ دیکھنا چاہ رہی تھی وہ نہیں تھا۔

عریشہ تم نے تو ہمارا تڑاااااا ہی نکال دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔"

برہان نے کہا

سب ہنس پڑے تھے۔

"اٹینشن حاصل کرنا کا اچھا طریقہ ہے۔۔۔۔۔۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

برہان نے کہا تھا۔

بی جان۔۔۔۔۔اس کو سمجھا لیں"۔عریشہ نے منہ بسورتے کہا تھا"

برہان۔۔۔۔۔بی جان نے خشمگیں نظروں سے گھور کر کہا۔"

ڈاکٹر چیک اپ کرنے آ گی۔

اس نے بتایا کہ وہ شام تک ڈسچارج کر دے گے۔ماما اور برہان رک گے باقی سب گھر چلے گے۔

وہ میڈیسن کے زیرِ اثر سو گی تھی۔۔

شام کو بھی وہ منتظر ہی رہی۔لیکن وہ نہیں آیا تھا۔

گھر آکر سب ٹی وی لاونج میں بیٹھے تھے۔

وہ سب چاے پی رہے تھے

وہ بلیک پینٹ شرٹ اوپر ویسٹ پہنے ہاتھ میں کوٹ پکڑے تھکا تھکا سا آیا تھا۔

"السلام و علیکم "

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ سلام کرتا اس کے پہلو میں آ بیٹھا۔

اس کا دل زور سے دھڑکا تھا۔

"کیسی ہو؟"

اس نے سرگوشی کی تھی۔

" بڑی جلدی یاد آیا"

وہ ہلکا سا بڑبڑائی۔۔

برہان نے انکے پیچھے جھک کر سنا۔

یہ بیوی ٹائپ جو مخلوق ہوتی ہے یہ کبھی خوش نہیں ہوتی۔ساری رات آپکے پہلو میں تھے پھر بھی گلے"

دور نہیں ہوے"۔

برہان نے کہا تھا

میر نے ہاتھ بڑھا کر اس کی گردن دبوچی وہ بلبلا اٹھا۔

”بھلائی کو تو زمانہ ہی نہیں۔میں تو آپ کی سائیڈ کلیر کر رہا تھا۔ “

اس نے کھانستے ہوے کہا تھا۔

”برہان بس کر دو۔ میر جاو تم بھی آرام کرو عریشہ کو بھی لے جاو۔ “

بی جان نے کہا

عریشہ کا چہرا سرخ پڑا تھا۔

اس نے میر کی طرف ملتجائی نظروں سے دیکھا۔

بھا بھی مجھ اک ضروری کال کر نی ہے آپ پلیز روم تک چھوڑ دے “اس نے اس کی جھجک سمجھتے کہا “ تھا۔

زویا اٹھ کر پاس آئی۔ وہ ان کا سہارا لیتے کھڑی ہوئی۔

اسکے پاوں کا زخم گہرا تھا

اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار واضح ہو رہے تھے۔

بمشکل کمرے میں پہنچی صوفے کے پاس پہنچتے وہ رکی

م۔۔۔میں تھوڑی دیر بیٹھنا چاہتی ہوں”۔ بھابھی جو اسے لیے بیڈ تک لی کر جانا چاہتی تھی عریشہ نے “ کہا۔

انہوں نے گردن ہلائی۔

کچھ چاہیے ہو تو کال کرلینا۔

تھنکیو بھابھی”۔“

اس نے بمشکل مسکراتے کہا تھا۔

وہ صوفے پر ٹیک لگاے آنکھیں موند کر بیٹھ گی۔

گزری رات اس کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگی۔

میر نے کمرے میں آکر دروازہ بند کیا تو اس کے حلق سے چینخ نکل گی۔

کیا ہوا؟میں ہو ں "۔وہ تیزی سے اس کی جانب آیا۔"

وہ تیزی سے اٹھتی اس کے سینے سے جا لگی۔اس نے بازوں کا مضبوط حصار فراہم کرتے اس کے بالوں پر بوسہ دیا۔

م۔۔۔مجھے۔۔۔۔بہت۔۔۔۔۔ڈر۔۔۔۔۔لگ

۔۔رہا۔ہے۔۔۔۔۔۔گولیوں۔۔۔۔۔کی۔آواز۔۔۔۔۔۔آپ۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔۔کبھی۔۔۔۔بھی۔۔۔۔۔اکیلا

ن۔۔۔۔نہ۔۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔چھوڑ کر ۔۔۔۔۔جاے گے۔۔۔۔۔۔وعدہ ۔۔۔کرے۔۔۔۔۔۔

اس نے شدت سے روتے کہا تھا

"ریلکس۔۔۔۔۔۔ہنی۔۔۔۔۔۔کچھ نہیں ہو گا۔میں ۔۔۔تمہارے ساتھ ہی تو ہوں۔۔۔۔۔۔"

اس نے دھیرے سے دور کیا

لیکن وہ اور شدت سے رو دی تھی۔

اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جھگڑ لیا تھا۔

اسے ساتھ لگاے بیڈ تک لایا تھا۔

سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر اس کے لبوں سے لگایا۔

اس نے پی لیا۔

گلاس واپس رکھتے اس کو لٹاتے خود بھی لیٹ گیا۔

"مجھے بھی پیاس لگی ہے"

میر نے اسکی طرف دیکھتے کہا جو خوف زدہ تھی

اس نے چونک کر نا سمجھی سے دیکھا۔

میر اس پر جھکا۔

اس کو لگ رہا تھا اس کی سانس بند ہو جاے گی۔میر نے محسوس کیا کہ اس کی سانس اکھڑ رہی ہے۔

وہ پیچھے ہٹتا اسے اپنے ساتھ لگا گیا۔

❤❤❤❤❤❤

ہانیہ ساری رات سو نہیں پائی تھی۔

شاہ بھی حیران تھا کہ کیوں اس کو ہانیہ پر غصہ آیا تھا۔

فریش ہو کر لیٹا تو اس اس کی آنکھیں یاد آ گی۔

لب مسکرا اٹھے تھے۔

ہانیہ اگلے دن اٹھی۔

کب بورڈ سے ڈریس نکلنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

تو شاہ کا رات کا رویہ یاد آ گیا۔

اس نے گھٹنوں تک آتی شرٹ اور ٹروازر نکلا فریش ہونے چلی گی

ناشتہ مما کے ساتھ کیا۔

پاپا بزنس ٹور پر گے ہوے تھے۔

وہ یونیورسٹی چلی گی۔

ادھر اس کو عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی۔واپس آکر بیل دی ۔

تو کیسی نے دروازہ نہ کھولا دو تین منٹ ویٹ کرنے کے بعد وہ اس نے بیک سے کی نکالی۔

لاک کھول کر

گھر میں داخل ہوئی۔

"مما۔۔۔۔۔"اس نے آواز دی"۔۔۔۔۔۔مما۔۔۔۔۔۔"

لیکن جواب نہ پا کر اس نے سوچا کہ کہیں باہر گی ہوں گیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

چیزیں صوفے پر رکھ کر وہ پانی پینے کے لیے کچن میں آگی۔

کچن میں داخل ہوتے ہی اس کے پاوں تلے سے زمین نکل گی۔

مما بے ہوش پڑی تھی۔

وہ بجلی کی سی تیزی سے ان تک پہنچی۔

مما۔۔۔کیا ہوا۔۔۔مما اٹھے۔۔۔۔۔اس نے ان کا چہرا تھپتھپایا"۔

پھر تیزی سے ایمبولیس کو کال کی۔۔۔

وہ کوریڈور میں کھڑی تھی۔

اسکی مما کو وہ لوگ آئی سی یو میں لے کر گے تھے۔آنسو بہاتے دعا مانگ رہی تھی۔

کچھ دیر کے بعد ڈاکٹر باہر آیا۔

"ڈاکٹر میری مما کیسی ہے۔۔۔؟"

اس نے روتے ہوے نظریں اٹھائی تھی۔

پریشانی کی کوئی بات نہیں وہ ٹھیک ہے"۔

میر نے بغور اسے دیکھا۔

وہ کل کی نسبت اچھے ڈریس میں تھی سرخ ناک۔۔۔۔نیلی آنکھیں لبالب پانی سے بھری بکھری ہوئی حالت۔۔۔۔اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

اس کا دل کیا اس کو خود میں سما لے۔

"میرے کیبن میں آے۔۔۔۔۔۔"

وہ کہتا کیبن کی طرف چلا آیا۔

وہ بھی نا سمجھی سے اس کے پیچھے چل دی۔وہ سیٹ سنبھال چکا تھا۔

وہ ہاتھوں کی انگلیاں مڑورتی جا کر کھڑی ہوئی۔

بیٹھے۔۔۔"شاہ نے کہا۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ سامنے کی کرسی پر بیٹھ گی۔

اس نے پانی کا گلاس سامنے رکھا۔۔۔۔

ہانیہ نے اٹھا کر اک ہی سانس میں پی لیا۔

"آپ کی فیملی میں اور کون ہے؟"

شاہ نے پوچھا تھا۔

"میں اور میرے مما پاپا۔۔۔۔۔"

تو آپ کے فادر کدھر ہے؟"۔"

میر نے پوچھا

وہ آوٹ آف کنٹری گے ہوے ہے۔۔۔کیوں ک۔۔۔کوئی مسلہ ہے؟"اس نے پریشانی سے پوچھا"

پریشانی والی کوئی بات نہیں۔۔۔تھوڑی دیر تک انکو کمرے میں شفٹ کر دے گے۔۔۔"شاہ نے اس کو"

"دیکھتے کہا تھا۔یہ رہا میرا کنٹکٹ نمبر جب بھی ضرورت پڑے بلا جھجھک ۔۔۔کال کر لیجیئے گا۔۔۔

شاہ نے کارڈ اس کی طرف بڑھایا

اس نے تھینکس کہا اور باہر نکل آئی۔

اہانہ بیگم کو ہوش آئی تو وہ انکا ہاتھ پکڑے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

اہانہ بیگم دھیرے سے مسکرائی۔

"مما اب کیسی طبیعت ہے؟"

اس نے انکا ہاتھ پکڑتے پوچھا تھا۔

پھر کچھ دیر کے بعد وہ انکو گھر لے آئی۔

اگلے دن شام میں وہ پارک میں بیٹھی ہوئی تھی

۔اس نے اک طرف دیکھا دو لڑکیاں شاید سسٹرز تھیں انکی آپس میں نوک جھونک چل رہی تھی۔

اس کی آنکھوں میں پانی آگیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شاہ اسی کا دیدار کرنے آیا تھا۔

وہ سامنے بیٹھی دکھائی دی۔

ویسے۔۔۔ آپ رو رو کر تھکتی نہیں ؟"شاہ نے پاس بیٹھتے کہا تھا۔"

"آپ کو اس سے کیا؟"

اس نے آنسو صاف کرتے جواب دیا۔۔"کیا کوئی چھوڑ کر چلا گیا؟یاں پھر کیسی نے دھوکا دے دیا۔۔۔۔؟"

شاہ نے بات کو طول دینی چاہی۔۔۔۔۔

اس کے علاوہ بھی زندگی میں بہت سے دکھ ہوتے ہے اس نے تپ کر کہا"۔"

"اچھا۔۔۔۔۔۔۔جیسے۔۔۔۔؟؟"

شاہ نے ابرو اچکا کر پوچھا تھا۔

جیسے آپ کا کوئی بھائی بہن ہو۔۔۔۔یاں آپ کے کزن ,ریلیٹیو۔۔۔ہوں ۔۔۔جن کے ساتھ آپ ہنسی مزاق کر سکے۔۔۔۔۔۔لڑ سکیں۔۔۔۔۔اپنی بات ۔۔۔۔منوا سکیں ۔۔۔۔اپنے لاڈ اٹھوا سکیں۔۔۔۔۔گفٹ لے سکے۔۔۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شاہ نے سر کھجاتے اسے دیکھا۔

"یہ تو بہت بڑا مسلہ ہے۔۔لیکن اس کا حل تو نکالنا پڑے گا۔۔۔چلو کل ملتے ہے۔۔۔"

وہ ٹائم دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔

اگلے دن اسی ٹائم وہ آیا تھا۔

وہ اداس سی بیٹھی ہوئی تھی۔

کیا ہو رہا ہے شاہ نے پاس ُکر کہا۔"

تو اس نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔

”کچھ۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔“

اس نے آرام سے کہا تھا۔

چلو آئس کریم کھانے چلتے ہے۔“

۔شاہ نے کہا تھا۔

”وہ کس خوشی میں ہانیہ نے گھورتے کہا تھا۔”ہماری فرینڈ شیپ کی خوشی میں۔۔۔۔“

شاہ نے کہا تھا۔”اور یہ کب ہوا؟”ہانیہ نے آنکھیں مٹکا کر پوچھا۔”ابھی ابھی آپ کو نہیں معلوم؟”شاہ ہنس د

”ہنی۔۔۔۔اٹھ جاو۔۔۔۔“

میر نے اس کے اوپر جھکے جکایا۔

عریشہ نے سوے سوے ہاتھ بڑھا کر اس کو خود میں بھینچ لیا۔

اس کی عادت تھی کمبل کو خود میں بھینچ کر سونے کی۔

میر نے گرم دہکتے لب اس کی گردن پر رکھے تو اس نے پٹ سے آنکھیں کھولی۔

میر۔۔۔۔۔۔۔۔چھوڑے۔۔۔۔۔۔اس نے کندھوں کو زور سے دبایا۔

وہ روہانسی ہو گی۔

دروازے پر دستک ہوئی تو وہ مسکراتا پیچھے ہو گیا۔

اس نے بیٹھتے ہوے ڈوبٹہ اٹھا کر اوڑا۔

بھابھی مسکراتی اندر آئی رخسار سرخی جھلکا رہے تھے۔

عریشہ تم کیوں سرخ انار بنی ہوئی ہو؟۔

بھابھی نے آنکھوں میں شرارت لیے پوچھا۔برہان

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بھی پیچھے آیا۔

”زویا ڈیئر میر کو سرخ انار بہت پسند ہے ۔“

وہ شرماتے رخ موڑ گی۔

میر نے لب بھینچتے کہا

اور مجھے ہڈیاں توڑنے کا بھی بہت شوق ہے“۔سب کا قہقہ بے ساختہ تھا۔“

میں یہ پوچھنے آئی تھی کہ آپ لوگ ناشتہ کمرے میں ہی کرے گے ادھر ہی بھیج دوں“۔“

زویا نے پوچھا

جی بھابھی ادھر ہی بھیج دے“۔“

ناشتہ کرنے کے بعد میر سٹڈی روم میں چلا گیا۔باقی سب کمرے میں آکر بیٹھ گے۔

اس کا ڈوبٹہ یکدم سر سے ڈھلک گیا۔

اس نے پھرتی سے ڈوبٹہ سیٹ کیا۔

زویا کی نظر اس کی گردن پر بنے نشانوں پر پڑ گی۔

لگتا ہے آج میرے دیور کو ترسا کر ہی رکھا ہے“۔زویا نے سرگوشی کی“

اس نے چہرا دونوں ہاتھوں سے ڈھانپ لیا۔

شام کے وقت وہ ٹی وی دیکھتے دیکھتے بور ہو گی تھی۔

اس نے ریموٹ پٹخا تھا۔

میر جو کال سن رہا تھا اس کی نظروں سے اس کی یہ حرکت مخفی نہ رہ سکی۔

اس نے کال ڈراپ کی۔

آو باہر چلتے ہیں میر نے ہاتھ بڑھایا۔

اس کے سہارے چلتی باہر آ گی۔

باہر لان میں آکر اس نے آنکھیں بند کر کے لمبی سانس لی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

لب مسکرا اٹھے۔

اس کے فون پر میسج آیا۔

تو دیکھتے ہوے اس کی چہرے کی رنگت بدلی تھی

آنکھوں میں نمی آ گی۔

"کیا ہوا ؟"

میر نے کندھے پر ہاتھ رکھتے پوچھا تھا۔

اس نے تیزی سے فون سائیڈ پر کیا۔

ک ---ک---کچھ بھی نہیں"۔ "

اس نے اٹکتے کہا۔

وہ دونوں ساتھ چلتے اندر آ رہے تھے۔

یکدم اس کو اتنے زور سے چکر آیا

ہر چیز گھومتی ہوئی محسوس ہوئی اس نے اک ہاتھ سر پر رکھے

میر کو پکڑنا چاہا میر کی شرٹ پیچھے سے اس نے دبوچی۔

اس نے مڑکر دیکھا۔

تیزی سے اس کو تھاما۔

ہنی کیا ہوا اس کے اوپر پریشانی سے جھکا پوچھ رہا تھے

"م---میرا ----سر---"

اتنا کہتے وہ اس کے بازوں میں جھول گی۔

او مائی گڈ نس-----یہ میری آنکھوں نے کیا دیکھ لیا"۔ "

میر میں بھی رومینس کی خس پائی جاتی ہے"۔برہان نے اس کو اس کے اوپر جھکے دیکھ کر کہا۔

برہان پانی لاو"۔ "

اس نے کہا تھا۔

اس نے اس کو اٹھا کر لایا صوفے پر لٹایا۔

سب لاونج میں آ گے تھے۔

اس نے پانی کے چھینٹے اس کے منہ پر مارا تو کچھ دیر بعد اس نے آنکھیں وا کی۔

"سب کو دیکھ کر اٹھ کر بیٹھ گی۔"ٹھیک ہو ؟کیا ہوا تھا؟

زویا نے پوچھا۔

ملازمہ جوس لے آئی اس نے لے لیا۔

میر بھائی۔۔۔۔پارٹی دینے کی تیاری کرے مجھے لگتا ہے کوئی گڈ نیوز ہے"۔

زویا نے شرارت سے کہا۔

عریشہ جو جوس پی رہی تھی اس کو اچھوکا لگ گیا۔

میر مسکرا کر رہ گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بیٹا صبح بینڈیج چینج کروانے جانا ہے تو چیک اپ بھی کروا آنا"۔"

بی جان نے کہا تھا۔

وہ اپنے لب کاٹ رہی تھی۔

ڈنر کرنے کے بعد وہ آ کر لیٹ گی۔

میر سٹڈی روم میں چلا گیا۔

کام کرتے اسے وقت کا پتہ ہی نہ چلا۔

کلائی پر بندھی گھڑی پر دھیان گیا

تو ایک بج رہا تھا۔اس نے چیزیں سمیٹی۔

کمرے میں آکر نائٹ ڈریس لیا چینج کرنے کے بعد آکر لیٹا

اس کی طرف ہاتھ بڑھانے لگا تو اس کے سسکنے کی آواز آئی

اس نے چہرے سے کمبل ہٹایا۔

اس نے جلدی سے آنکھوں پر بازو رکھ لیا۔

میر نے بازو پیچھے کیا

تو دیکھ کر دھک رہ گیا۔

سوجے پپوٹے سرخ ناک بکھرے بال۔

اس نے بیٹھتے ہوے اسے بھی پکڑ کر بٹھایا۔

وہ بیٹھتی ہوئی لب کاٹنے لگی

آنسو روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی

اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے ساتھ لگایا

وہ شرٹ کو پکڑے اس کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی ۔

وہ پریشان ہو گیا۔

کچھ دیر کے بعد میر نے دھیرے سے الگ گیا

اس کے چہرے پر بکھرے بالوں کو نرمی سے کان کے پیچھے اڑاسا۔

اس کی پیشانی چومی۔

کیا ہوا ہے؟ اس نے نرمی سے پوچھا۔"

وہ آنسو بہاتے پھر ساتھ لگ گی۔

ہنی بتاو تو سہی کون سی بات پریشان کر رہی ہے۔"

"نہیں تو میں سختی سے پیش آوں گا۔

اس نے ڈپٹتے ہوے کہا

و۔۔وہ۔۔۔۔۔نیچے ۔۔۔بھابھی۔۔۔جو ۔۔۔بول رہی۔۔۔ تھی۔۔۔۔۔کہ“

”۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔پر۔۔۔۔۔۔

اتنا بول کر پھر سے رونے لگی۔۔۔۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔۔۔۔۔”اس نے بالوں پر بوسہ دیتے کہا۔“

گڈ ۔۔۔۔نیوز ۔۔۔کیسے ہو ۔۔۔سکتی۔۔۔۔۔۔ہے۔۔۔۔۔ج۔۔۔۔جب۔۔۔کہ“

”ہمارے۔۔۔۔۔درمیان۔۔۔۔۔ایسا کچھ ۔۔۔ہوا ہی نہیں۔۔۔۔۔۔

اس نے بات ختم کرتے اس کی طرف سر اٹھا کر دیکھا۔

اچھاااااا“

لیکن جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے شادی کی اگلی صبح تو ہماری اسی بات پر لڑائی ہوئی تھی نہ کہ ہمارے

”درمیان کچھ ہو چکا ہے

میر نے حیران ہوتے کہا تھا۔

”مجھے۔۔۔معلوم ہے آپ اس رات گھر نہیں تھے۔“

اسنے سر جھکائے کہا تھا۔

اچھا تو رونا کس بات پے آ رہا ہے۔۔۔کچھ نہ ہونے پر یاں۔۔۔۔گڈ نیوز۔۔۔۔نہ“

”ہونے۔۔۔۔پر۔۔۔۔۔؟

میر نے معنی خیزی سے اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔

جب ۔۔۔آپ ۔۔۔۔نے ٹچ ۔۔۔نہیں۔۔۔۔کیا۔۔۔۔اور۔۔۔۔گڈ“

”۔۔۔۔نیوز۔۔۔۔بھی۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔تو۔۔۔۔۔وہ۔۔۔چکر۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔۔۔۔؟

میر کو ہنسی آئی پر اس نے بمشکل لب دبا کر کنٹرول کیا۔۔۔۔۔لیکن اس نے اس کو مسکراتے دیکھ لیا

تھا۔

اس نے اس کے سینے پر مکا مارا۔

"میر نے اسے ساتھ لگایا۔۔۔۔"ویکنس کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔۔ڈونٹ وری۔۔۔۔

اس نے اسے لٹاتے کہا۔۔۔

اور بے خود ہوتے اس کی گردن پر جھکا۔۔۔۔میر۔۔۔۔۔اس نے سرگوشی کی تو وہ پیچھے ہوتے اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے لیٹ گیا

۔۔کچھ دیر بعد وہ پر سکون ہو کر سو گی۔پتا نہیں تم کب مجھ پر لگاے گے الزام سے مجھے بری کرو گی۔ بے بسی سے لب بھینچے بس سوچے جا رہا تھا۔اگلے دن وہ ہوسپٹل سے واپس آے تو سب ٹی وی لاونج میں ہی بیٹھے تھے۔

وہ بی جان کے پاس بیٹھ گی۔

کروا آے چیک اپ کیا کہا ڈاکٹر نے انہوں نے اسے ساتھ لگاتے کہا تھا؟"۔"

وہ کنفیوژ سی میر کی طرف دیکھنے لگی۔

بھابھی یہ کچھ میڈیسن ہے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ یہ کافی ویک ہیں اسی لی چکر آتے ہیں۔ڈائٹ پراپر لے" تو ٹھیک ہو جاے گی"۔

اس نے میر کی طرف دیکھا۔

جو پریشان اور الجھا ہو الگا۔

زویا اسے لیے کمرے میں آ گی۔

اس کی کب بورڈ کھول کر ریڈ اور بوتل گرین کلر کا ڈریس نکالا۔ساتھ میں جیولری لے کر اسے اپنے کمرے میں لے آئی۔

زویا بتاو تو سہی۔۔۔۔۔کیوں کر رہی ہو یہ سب"؟"

ششش شور نہیں کرو چپ چاپ بیٹھو"۔"

اس کو اچھے سے تیار کر کہ کمرے تک لائی۔

وہ دروازہ دھکیل کر اندر آئی تو میر کمرے کے وسط میں کھڑا تھا۔

پر شوق نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے میر نے اس کی طرف پیش قدمی گی۔

عریشہ کا دل زور سے ڈھڑکا۔

وہ پیچھے کی طرف چلنے لگی۔

الٹے قدم اٹھاتی بند دروازے کے ساتھ جا لگی

میر نے اس کے پاس پہنچ کر دونوں سائیڈ پر ہاتھ رکھ کر اس کو قید کیا تھا۔

موم بتیوں کی روشنی میں نرم و ملائم چہرا چمک رہا تھا۔

وہ حیران تھی میر نے یہ سب کچھ کیوں کیا۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے کے خدو خال چھوا

اس کو لگا دھکتے انگارے نے اسے چھو لیا ہو۔ کمرے کا خواب ناک ماحول ۔

پھولوں کی اٹھتی مہک۔

اس کا سجا سنورا روپ پور پور سجی اس کے حواسوں پر ہاوی ہو رہی تھی۔

اس نے چہرا اس کے قریب کیا

تو گرم و تیز سانسیں اس کو اپنے چہرے پر پڑ تی محسوس ہوئی۔

اس کے لبوں پر لب رکھے تو وہ اس کی گرفت سے نکلنے کو مچلی لیکن اس کی گرفت بہت مضبوط تھی۔

اس کی جان لبوں پر آ سمٹی۔

اس کا وجود لرزنے لگا تھے۔

میر نے اسکو بے بس محسوس کرتے آزاد کیا تو وہ تیزی سے بیڈ کے پاس سے گزر کر ڈریسنگ روم میں جانے لگی

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے اس کا بازو پکڑتے اپنی طرف کھینچا بیڈ پر دھکا دیتے اس پر جھک گیا۔

میر۔۔۔۔۔۔ پیچھے ہوں۔۔۔ک۔۔۔کیا ۔۔۔کر رہے ہیں۔۔۔۔۔"؟ "

وہ بوکھلاتی بولی۔

اس نے لب اس کی آنکھوں پر رکھے۔اس کی آنکھیں بند ہو گی۔

اس کے بعد کانوں میں پہنے آویزے کو اتار کر اس کے کان کی لو کو ہلکا سا کاٹا۔

وہ سسکی۔

تمہیں مجھ پر کیے ظلم کا احساس ہو گیا۔یہ ہی کافی ہے پہلے خرجانہ بھرو اس کے بعد سوچوں گا کہ معافی" دینی ہے کہ نہیں"۔

وہ گھمبیر لہجے میں بول رہا تھا۔

اس کی گردن پر جھکتے چومتے ہوے کاٹا۔

شکریہ مجھے بری کرنے کا۔

میں آج بہت خوش ہوں اس کی جزبات سے پر سرگوشیاں اس کا دل لزرا رہی تھیں۔

ایسا۔۔۔۔۔۔۔کچھ۔۔۔۔۔۔اس نے اسکو دور کرنے کی کوشش کی۔"

میر نے ڈوبٹہ اتار کر سائیڈ پر کیا۔

"یہ۔۔۔۔آپ۔۔۔۔۔۔"

اس نے کانپتے لبو سے کچھ کہنا چاہا۔

۔۔۔شش۔۔۔۔۔میر نے اس کے لب پر انگلی رکھ دی۔اس کی آنکھوں میں جزبات کا سمندر ٹھاٹھیں" مار رہا تھا اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کے سینے پر دباو ڈالا اسے پیچھے کی طرف دھکیلتے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

۔میر نے ہاتھ بڑھا کر لائیٹ آن کر دی۔

وہ اس کی جھجک کو سمجھتے اٹھ کر اس کے پاس آیا۔

”آئی لائک اٹ اس نے کمرے کی ڈیکوریشن کو سراہا۔“

پر۔۔۔م۔میں۔۔۔۔۔۔اس نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔“

تمہاری تعریف بھی کروں گا لیکن اپنے طریقے سے کروں گا“۔‘

بے بسی سے اس کے آنسو پلکوں کے بند توڑ کر گالوں پے پھسلے ۔

ل۔۔۔ل۔۔۔لیکن۔۔۔۔ یہ سب۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔نے نہیں کیا وہ وخشت سے چلائی تھی۔“

میر جو اس پر جھکا ہوا تھا اک جھٹکے سے پیچھے ہٹا۔

وہ لب بھینچے ضبط کی انتہا گہرائیوں پر تھا ۔آنکھیں لہو چھلکا رہی تھیں۔ اس کی ٹانگیں اس کا ساتھ چھوڑ گئیں تھی

وہ بیٹھتی چلی گی۔

ک۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔معاف کر دوں۔۔۔۔ میرے ساتھ ہوے دھوکے کو دھاڑے مار مار کر رونے ”لگ گی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ بالوں میں انگلیاں پھنسائے سر جھکائے بیڈ پر جا بیٹھا کچھ پل لگے تھے

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسے خود کو کمپوز کرتے سراعت سے اٹھا تھا۔نیچے بیٹھی بکھرتی ہوئی زندگی کو دیکھا تھا۔

اٹھو۔۔۔اس کے پاس جا کر سرد لب و لہجے میں کہا تھا۔

وہ اٹھی تھی۔اسے ساتھ لیے بیڈ پر آگیا۔

لیٹ جاو۔وہ لیٹ گی۔ساری کینڈل بوجھاتے نائٹ بلب آن کرتےوہ باہر چلا گیا دونوں نے آنکھوں میں رات کاٹی تھی۔

وہ دونوں باہر نکلے تو برہان باہر کھڑا تھا

آہم آہم۔۔۔۔اس نے گلا کنھگھارا تھا

میر نے گھورا تھا۔

کیسا لگا سر پرائز۔۔۔۔۔۔؟"اس نے کالر کو جھٹکتے کہا۔"

عریشہ نے نظریں چرائی۔

میں بھی سوچ رہا تھایہ فلاپ آئیڈیا۔۔۔۔میرامطلب ہے میری مسسز کا نہیں ہو سکتا۔

برہان کا منہ کھل گیا۔

زویا اور عریشہ کا قہقہ ابل پڑا۔

بھائی ہم نے سوچا کچھ رومینٹک ہونا چاہیے تب ہی کوئی گڈ نیوز ملے گی۔

برہان نے ٹانگ کھینچی تھی

عریشہ سرخ پڑی تھی۔میر نے برہان کو آنکھیں دکھائی۔

بھائی سوری میں تو مذاق کر رہا تھا۔

سب کے ساتھ ناشتہ کرنے کے بعد وہ اٹھ کر کمرے میں چلا گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ملازمہ نے آکر اسے میر کا پیغام کہ اسے کمرے می بلا رہا ہے

۔وہ گردن ہلاتی اٹھی۔

وہ کمرے میں آئی تو میر ڈریسر کے سامنے کھڑا خود پر سپرے چھڑک رہا تھا۔

ج۔۔۔جی۔۔۔۔آپ۔۔۔۔نے بلایا۔۔۔۔۔اس نے اٹکتے پوچھا۔

وہ چلتا اس کے قریب آیا۔

اس کا ہاتھ تھاما میں بہت شرمندہ ہوں۔

مجھے زرا سا بھی اندازہ ہوتا کہ یہ سب تم نے نہیں برہان نے کیا ہے تو م۔۔۔ کبھی۔۔۔۔۔ بھی ویسا کچھ نہ کرتا۔ آئی ایم ایکسٹریملی سوری۔۔۔۔۔اور جب تک آپ نہیں بولے گی۔میں کوئی پیش قدمی نہیں کروں گا۔

وہ دم بخود کھڑی تھی۔

وہ پیچھے ہوتے ہینڈ کیری پکڑتا باہر نکلنے لگا۔

"ک۔۔۔کہا۔۔۔۔۔۔جا رہے ہیں؟"

اس نے پوچھا تھا

اک کام سے آوٹ آف کنٹری جا رہا ہو "۔"

ناراض ہیں ؟"اس نے نگاہے جھکاے پوچھا۔"

"اپنی زندگی سے کوئی روٹھ سکتا ہے؟"

اس نے اسے لاجواب کر دیا تھا۔

رات کو وہ ٹی وی پر نیوز دیکھ رہی تھی۔

جب خفیہ کمرے کی فوٹیج دیکھائی جانے لگی۔انہوں نے بہت بڑے گینگ کا خاتمہ کیا تھا۔

اس میں انکا سربراہ کو گولی لگی تھی

اس کو وہ دیکھا دیکھا لگ رہا تھا۔

برہان نے آکر چینل چینج کر دیا۔۔

وہ بی جان کے پاس ہی سوتی تھی۔

اگلے دن دوپہر کو کب بورڈ کھولے صفائی کر رہی تھی جب اک اڑتا کارڈ دور جا گرا۔

اس نے جھک کر اٹھایا اس نگاہ ڈالی تو میر کا تھا۔

لیکن جس شعبہ سے تھا اس کی جان ہوا ہوئی۔

اس نے میر کا نمبر ملایا نمبر بند جا رہا تھا۔

شام کو وہ کچن میں مصروف تھی جب زویا نے بتایا میر بھائی آے ہیں۔

اس کا دل تیزی سے ڈھڑکا۔

وہ کچھ دیر سب کے ساتھ بیٹھ کر کمرے میں چلا آیا۔

وہ کمرے بھی نہیں تھی تھکاوٹ کی وجہ سے لیٹا۔

لیٹتے ہی آنکھ لگ گی۔

وہ جب کمرے میں آئی۔کمرے میں گھپ اندھیرا تھا میر کے خراٹوں کی آواز آ رہی تھی۔

اس نے نائٹ بلب آن کیا۔

ڈریس چینج کیا۔ آ کر دھیرے سے لیٹی۔

کچھ پل اس کو گھورتی رہی۔

پھر کمبل سیٹ کرتے ہاتھ غلطی سے اس کے سینے سے لگا۔

اس نے سرخ آنکھیں وا کر کے پھر بند کر لی اسکا دل تیزی سے ڈھرکا۔

لیکن اسے کچھ محسوس ہوا

۔اس نے دوبارہ ہاتھ سینے پر لگایا تو بینڈیج تھی۔

اس کا رنگ فق ہوا تھا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے شرٹ کے بٹن کھولنے کو ہاتھ بڑھاے۔اوپر کا دو بٹن الریڈی کھلے ہوے تھے۔وہ جو جھکی ہوئی تھی۔آخری بٹن کھولا

اس کا آنسو لڑھک کر میر کے چہرے ہر گرا تھا۔وہ گہری نیند سے جاگ گیا تھا۔

اس کو ایسے جھکا ہوا دیکھا۔

یکدم اسے پیچھے کرتا کھڑا ہوا اس کا چہرا دیکھ کر وہ سمجھ چکا تھا

کہ وہ جان چکی ہے۔اس سے پہلے کہ وہ آگے کو بڑھتا۔

"گ۔۔۔۔گولی لگی ہے نہ؟؟؟"

اس نے اٹکتے پوچھا تھا۔

وہ بیڈ سے اترتی اس کے سامنے سراپا سوال بنی ہوئی تھی۔

اس نے چونک کر دیکھا۔

اس کے چہرے پر پھیلا کرب دیکھ کر اس نے کہا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اتنی جلدی مرنے والا نہیں ہوں اس نے بات مزاق میں اڑانی چاہی"۔"

وہ روتی ہوئی اس کے سینے سے آ لگی۔کافی دیر کے بعد میر نے پیچھے کیا تو وہ روتے روتے سو گی تھی۔

وہ اسے لٹاتا خود بھی لیٹ گیا۔

وہ اٹھی تو میر کمرے میں نہیں تھا۔

وہ اٹھ کر تیزی سے روم سے باہر جانے لگی تھی۔سامنے سے آتے میر کے ساتھ ٹکرا گی

۔اس سے پہلے کہ زمین بوس ہوتی میر نے تھام لیا۔

اتنی تیزی سے کہا جا رہی تھی؟"اس نے اوپر جھکتے ہوے کہا۔"

آ۔۔آپ کو دیکھنے۔۔۔۔۔اس نے بند آنکھوں سے کہا"۔"

تو اب دیکھ لو۔سامنے آیا ہوں تو آنکھیں بند کیے ہوے ہو۔"
اس نے مسکراتے کہا

وہ آنکھیں کھولتی سیدھی ہوئی۔
وہ اس کا ہاتھ تھامے ساتھ لے کر صوفے کی طرف آیا۔
وہ گھبرائی سی دل میں اتری جا رہی تھی۔کیسی طبیعت ہے اب؟
میر نے اسے دیکھتے پوچھا۔
"ٹ . .ٹھیک ہے۔۔آپ۔۔۔تو۔۔۔ڈاکٹر تھے نہ؟"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اس نے پل بھر کے لی نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھتے سوال کیا۔
تھا نہیں اب بھی ہوں یہ پروفیشن تو کیسی خاص کی وش تھی "اس نے مسکراتے جواب دیا۔"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

" ویسے آپ کو کس نے بتایا میرے پروفیشن کا؟؟؟"
میر نے سوال اٹھایا۔
"و۔۔۔وہ۔۔۔ٹی وی پر نیوز۔۔۔۔۔۔اور پھر الماری میں ۔۔۔۔۔کارڈ۔۔۔۔۔۔آپ کا زخم۔۔۔۔۔"
اسنے نظریں جھکائے کہا تھا

"گڈ جاب اب لگی ہو میری مسسز۔۔۔۔"
کڑی سے کڑی ملا لی۔

اس کا چہرا سرخ پڑا تھا۔

ان رومینٹک خشک پرسن لوگو۔۔۔۔۔میں کب سے کیمرا سیٹ کیے کھڑا ہوں۔۔۔اور آپ لوگ" بورنگ باتیں کر رہے ہو"۔

برہان نے دوہائی دی

اس کے یک دم بولنے سے وہ ڈر گی تھی۔

تمہاری یہ جو لمبی ناک ہے نہ جو ہر کسی کے معاملے میں گھستی ہے کسی دن اس کا نام و نشان مٹ جانا" ہے"

میر نے دانت کچاتے برہان کو کہا تھا۔

میری مسسز بلا رہی ہے ناشتہ پہ" کہتا نکل گیا۔وہ دونوں بھی ناشتے کے لیے آے۔"

دونوں نے سلام کیا۔ناشتے کے بعد بی جان کمرے میں چلی گی۔

ماما اور پاپا آفس کے لیے نکل گے

میر اور برہان سٹڈی روم میں چلے گے۔

وہ کوئی کیس ڈسکس کر رہے تھے

جب کوئی بنا دستک اندر آیا۔

دونوں نے آنے والے کو دیکھا۔

وہ خواس باختہ سی ان تک آئی۔

"میر۔۔۔۔و۔۔۔۔وہ۔۔۔باہر"

وہ تیزی سے اس کی جانب آیا۔"کیا ہوا عریشہ؟

"باہر زویا بھابھی۔۔۔۔بے ہوش ہو گی ہے۔۔۔"

اس نے کانپتے کہا

تینوں باہر کی جانب دوڑے اس کو ہوسپٹل لے آے۔

ڈاکٹر نے کچھ ٹیسٹوں کے بعد برہان کو اپنے کیبن میں بلایا۔

اس کو ہوش آگی تھی۔

عریشہ اس کے پاس آگی میر کوریڈور میں کسی ڈاکٹر کے ساتھ کھڑا کچھ ڈسکس کر رہا تھا۔اس کی ڈرپ ختم ہوتے اسے گھر لے آے۔

وہ گھر آے تو بی جان پریشان سی بیٹھی تھی۔پاپا اور مما بھی گھر میں تھے شاید ابھی ابھی ہی بی جان کے بلانے پر آے تھےرپورٹس میر کے ہاتھ میں تھی۔

وہ پریشان سا تھا۔

برہان پتر کیا ہوا؟"بی جان نے پوچھا۔۔۔"

"بی جان۔۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔ڈاکٹر نے کہا ہے۔۔"

۔۔کہ۔۔۔۔۔سب اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔اس نے رک کر سب کی طرف دیکھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

حوصلے سے کام لیجے گا۔

اگر ہمت کم ہے تو بات سننے سے گریز کرے۔

پاپا نے گھورا۔۔۔۔۔۔ب۔۔۔بات۔۔۔۔۔یہ ہے۔۔۔۔۔۔کہ۔۔۔۔"جونیئر برہان آنے والا ہے۔

"اس نے اک دم کہا تھا۔"ک۔۔۔۔۔کیا۔۔۔؟

سب سے پہلے میر اس کی طرف بڑھا۔۔اس کو خود سے لگاے زور سے بھینچا۔

"یار۔۔۔۔۔۔بس کر دے تخریب کاریاں کیوں کر رہے ہو؟"

برہان نے منہ بسورتے کہا

زویا جھینپ گی تھی۔

سب نے دونوں کو مبارک باد دی۔

جاو زویا تم کمرے میں آرام کرو

بی جان نے کہا تو وہ اٹھ کر چلی گی

برہان جو جانے کے لیے پر تول رہا تھا۔

میر نے کہا چلو برہان کچھ کام ہے۔

وہ منہ بنا کر رہ گیا۔

عریشہ کی طرف مسکین شکل بنا کر دیکھا۔م۔۔میر جانے۔۔۔۔دے اسے۔۔۔۔عریشہ نے کہا

تو اس نے اشارا گیا کہ جاو۔

وہ کمرے کی جانب چل دیا۔زویا صوفے پر بیٹھی تھی اس کو آتے دیکھ کر کھڑی ہو گی۔اس نے پکڑ کر گول گول گھایا برہان

اس نے دھیرے سے کہا۔

برہان

اس نے کھینچ کر ساتھ لگا لیا۔زویا۔۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تھینکس م۔۔۔۔میں۔بہت خوش ہوں ۔

اس نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

وہ کمرے کی کھڑکی میں کھڑی لان میں دیکھ رہی تھی

برہان اور زویا کرسیوں پر بیٹھے تھے ۔

برہان اس کو سیب کاٹ کر کھالا رہا تھا۔

اتنے اشتیاق سے کیا دیکھ رہی ہو میں۔۔۔بھی یہ کام کر سکتا ہوں ؟"میر نے سرگوشی کی۔"

وہ چونک کر پیچھے ہوتی اس کے سینے سے جا ٹکرائی۔

اس کی سانس اٹکی۔

جلدی سے تیار ہو جاو کہیں چلتے ہیں۔اس کی گردن پر لب رکھتے کہا"۔"

میں باہر ویٹ کر رہا ہوں"۔"

باہر نکل گیا۔اس نے آنکھیں بند کر کے خود کو نارمل کیا۔

کب بورڈ کی طرف بڑھی۔

بلیو کلر کا ڈریس نکالا جس پہ نک اور دامن پر وائٹ سٹون لگے ہوے تھے

۔آنکھوں میں کاجل اور مسکارے کا ٹچ دیا۔لائٹ پنک کلر کی لپسٹک لگائی۔

بالوں کا جوڑا بنا کر سر پر ڈوبٹہ لیتے ہوے کندھوں پر شال اوڑی۔

وہ ہائی ہیل پہنے فون اور کلچ اٹھاتے روم سے باہر آئی۔چلیں؟میر جو ٹی وی دیکھ رہا تھا اس کے پاس پہنچ کر کہا۔

لیکن وہ گہری سوچ میں تھا۔

اس نے جھجکتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ہلایا۔

میر آہستہ سے پکارا ہوں وہ چونکا۔

"لیزی عوام۔۔۔۔۔اتنے ٹائم ہو گیا شادی کو ابھی تک شرمانا ہی ختم نہیں ہو رہا۔۔۔"

میر نے اس کی ٹانگ کھینچتے کہا۔"بے شرم کچھ شرم کیا کرو۔بی جان نے آکر کان پکڑتے کہا۔

"اگر شرم کرتا نہ تو انکی طرح بس شرماتا ہی رہتا گڈنیوز نہ ملتی آپ کو"

۔زویا اور عریشہ بیک وقت خفت سے سرخ ہوئی تھیں۔

وہ ہنستے اس کا ہاتھ پکڑ کر نکل گیا۔

زویا بھی کمرے کی طرف گھسکی۔

مسخرا پن کب چھوڑو گے؟"۔"

بی جان نے گھورا۔

جب تک میرا شاگرد میری سیٹ نہ سنبھال لے"۔"

اس نے آنکھ دباتے کہا تھا۔

یہ لڑکا نہیں سدھر سکتا۔"

وہ بڑبڑاتی ہوئی آگے بڑھ گئیں۔

شاپنگ مال کے سامنے گاڑی روکتے دونوں اترے۔باڈی گارڈ بھی ساتھ تھے۔

اس کو الجھن ہو رہی تھی۔میر ۔۔۔۔عریشہ نے دھیرے سے پکارا

جو ہم قدم تھا رک کر اسکو دیکھا

۔م۔میں ایزی نہیں فیل کر رہی"۔"

"طبیعت ٹھیک ہے؟ چلو واپس چلتے ہیں"

اس نے پوچھتے ہوے ہاتھ تھامااس کے چہرے سے پریشانی چھلکنے لگی تھی۔

میں ٹھیک ہوں ۔پر یہ باڈی گارڈ۔۔۔میری حفاظت کے لیے آپ کافی ہے نہ"۔"

اس نے اپنی بات مکمل کی۔

اس نے ایر پیس کان میں لگاتے انکو باہر رکنے کی ہدایت دی۔

وہ بس گھوم ہی رہی تھی۔

میر نے اس کے لیے بہت سی شاپنگ کی۔

وہ بار بار بچوں والے حصے کی طرف دیکھ رہی تھی

میر نے اس کے نظروں کے تاقب میں دیکھا۔اس کا ہاتھ پکڑ کر ادھر لے آیا۔

کیا چاہیے؟"۔میر نے سرگوشی کی۔"

"برہان۔۔۔اور زویا۔۔۔کے بے ۔۔بی کے۔۔۔لیے۔۔۔

اس نے شرماتے چہرا جھکا لیا

ویسے سچ بتاوں میں بھی اسی ارادے سے آیا تھا

اس نے جھکتے ہوے سرگوشی کی اس کی سرگوشی پر وہ سرخ انار ہو گی۔

پھر دونوں نے بہت سی شاپنگ کی۔اس کے چہرے پر تھکن کے آثار دیکھ کر اس نے سامان گاڑی میں رکھوایا۔

ڈنر کرنے کے لیے اک الگ سا کارنر چوز کیا۔واپسی پر میر کی نظریں خود پر محسوس کرتے وہ جنجھلا اٹھی۔

سامنے دیکھ کر گاڑی چلاے پلیز۔"

وہ مسکرا کر سامنے دیکھنے لگاگھر آ کر گاڑی سے اترے تو وہ تیزی سے میر کی طرف آئی۔میر عریشہ نے۔۔۔اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔

اس نے مڑ کر اس کو دیکھا۔

س۔۔سوری اس نے جلدی سے ہاتھ چھوڑا۔

"وہ . .میں یہ کہہ رہی تھی کہ بے بی شاپنگ سیگرٹ ہے۔"

اوکے ڈونٹ وری"۔"

سب کے لیے شاپنگ کی تھی۔ان میں کیا ہے۔۔۔برہان کی زبان سے پھسلا۔۔۔۔ہاتھ بڑھانا چاہا۔

عریشہ نے میر کی طرف دیکھا۔میر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر گھورا۔

اس نے ہاتھ پیچھے کرتے منہ بنا کر کہا۔گھور کیوں رہے ہیں نہیں دکھنا تو نہ دکھاو۔

اگلے دن برہان اور زویا کہیں گے ہوے تھے۔واپس آے تو میر

اورعریشہ سڑھیوں کے پاس کھڑے تھے۔

یہ۔۔۔مجھے سازش کی بو کیوں آ رہی ہے۔۔۔۔آنکھیں بند کرو جلدی سے میر نے دھمکا مارتے کہا۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دونوں کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اک کمرے میں لے آے لائٹ آن کرتے پٹی ہٹائی تو وہ دونوں دھنگ رہ گے۔

بے بی کا کمرا ڈیکوریٹ کیا تھا۔

بیڈ سے لے کر ہر چھوٹی بڑی چیز تھی۔

ڈریسز کھلونے جولے۔۔۔۔۔شکریہ بھائی۔

وہ اس کے گلے لگ گیا۔وہ دونوں بھی ہنس پڑی تھی۔

وقت پر لگا کر گزر رہا تھا۔چار ماہ ہو چکے تھے۔ڈنر کا وقت تھا۔

وہ زویا کو بلانے اس کے کمرے میں گی تھی۔دونوں ساتھ آئی کوریڈور سے مڑی تھیں

وہ فون پکڑے میر کا نمبر ملانے لگ گی۔وہ اک دو قدم آگے تھی۔زویا پیچھے تھی۔

اس نے پہلی سڑھی پر قدم رکھنا چاہا زویا نے پکڑ کر تیزی سی کھینچا۔

روکو عریشہ وہ ڈر گی تھی۔اس کو کھینچتے وہ گھوم گی اس کا پاوں سلپ ہوا تھا۔اور وہ سیڑھیوں سے لڑکھتی ہوئی نیچے کی طرف آتی چلی گی۔

وہ جو ابھی پہلے جھٹکے سے ہی نہ سنبھل پائی تھی۔

دلخراش چینخوں نے اس سمیت گھر میں داخل ہوتے برہان اور میر کے بھی حواس سلب کر لیے تھے۔

.........🎈🎈🎈🎈.........

پھر شاہ اور ہانیہ اک دوجے کے لیے لازوملزم ہو گے۔

ہر جگہ ساتھ پاے جاتے۔وہ اس سے اپنی ہر چھوٹی سے بڑی بات شئیر کرنے لگی۔

انکا رشتہ کب پیار میں بدل گیا

وہ کچھ سمجھ ہی نہ پاے تھے۔

اس دوران وہ اپنے چاچو کا فون نمبر اور ایڈریس بھی حاصل کر چکا تھا۔

اس کے پاپا کا نام ہاشم تھا اس کے وہ سٹڈی کے لیے آے تھے۔

ادھر ہی اک انگریز لڑکی ان کے عشق میں پاگل ہو گی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

کچھ عرصے بعد اس نے اسلام بھی قبول کر لیا۔اس نے اپنی فیملی کو بھی چھوڑ دیا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر ہاشم شاہ نے اس سے شادی کر لی لیکن جب اسے پاکستان لے کر آے تو انکی فیملی نے عالیہ کو ہاشم کی بیوی کو اپنانے سے انکار کر دیا۔

تب وہ اسے ساتھ لیے واپس لوٹ آے۔شادی کے تین سال بعد ہانیہ کی پیدا ہوئی۔

پھر وہ لوٹ کر کبھی پاکستان نہیں گے تھے۔
وہ زیان سے ہر ہر موقع پر گفٹ لیتی تھی۔

۔پھر اک دن اس نے اپنی مما کو اپنی پسند کے بارے میں بتایا تھا

اس کی مما نے اسے کہا کہ وہ اس کے پاپا سے بات کرے گی۔ اسی دن زیان شاہ نے ہانیہ کو پرپوز کیا تھا۔اک بریسلیٹ گفٹ کیا تھا۔

اس نے کہا تھا کہ اگر وہ مان جاۓتو بریسلٹ اپنی گلائی پر پہن لے۔

اور کوئی زبردستی بھی نہیں ہے۔

اگر اس کا دل نہ مانا تو وہ ہمیشہ دوست تو رہے گے ہی۔

پھر ہانیہ کی فیملی نے اسے گھر ڈنر پر انوائٹ کیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اس کے تو پاوں ہی زمین پر نہیں لگ رہے تھے۔وہ مسکراتی ہوئی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس کے گھر آئی تھی۔

دروازہ کھلا دیکھ کر وہ اندر آئی۔

ز۔۔۔اس نے آواز دینے کے لیے منہ کھولا تھا

لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر اس کے الفاظ گم ہو گے تھے۔

یک لخت آنسو بہہ نکلے۔

وہ بے دردی سے آنسو رگڑتی ادھر سے نکلتی چلی گی۔

گھر آئی تو مما نے بتایا کہ وہ اک ہفتہ تک پاکستان جا رہے ہیں۔

اور پھر اس نے خاموشی سے سب چھوڑ دیا تھا۔

💤 💤 💤 💤 💤 💤

ساکت نظروں سے خون میں لتھ پت منہ کے بل گرے ترپتے وجود کو کو دیکھ رہے تھے۔

کچھ پل لگے تھے میر کو سنبھلتے ہوئے پھر وہ برہان کو کھینچتا بھاگا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

برہان نے ترپتے وجود کو متاع حیات کی طرح اٹھاتے ساتھ لگایا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

بے بسی سے رو دیا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پھر اٹھاتا باہر کی جانب بھاگا

میر جو برہان کے پیچھے جانے لگا تھا

اس کی نظر سڑھیوں کے سرے پر پڑی تھی

جہاں عریشہ بے ہوش ہو کر گری تھی۔

وہ تیزی سے اسے سنبھلتا باہر نکلا تھا

میر لیڈی ڈاکٹر کے ساتھ باہر آیا تھا

اسکی سرخ آنکھیں کسی انہونی کا پتا دے رہیں تھیں۔

باہر کھڑے سب لوگوں کی سانس اٹکی تھی

وہ۔۔۔ہم ۔۔۔نے بہت کوشش کی پر۔۔۔۔۔ہم بچے کو نہیں بچا سکے ہمیں ابریٹ کرنا پڑا۔

برہان لڑکھڑایا تھا۔میر نے اسے خود میں بھینچ لیا۔

ن۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ابھی۔۔۔۔تو ۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔نے اسے چھوا ۔۔ہی' نہیں تھا۔اسے دیکھا تک نہیں۔۔محسوس ۔۔۔۔بھی۔۔۔۔۔نہیں۔کر سکا۔۔۔۔۔۔اسکی آہ زاری پر ہر شخص کی آنکھیں نم تھی۔

اک طرف زویا بے ہوش پڑی تھی تو دوسری طرف اب تک عریشہ کو ہوش نہیں آیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اگلے دن دوپہر میں جا کر دونوں کو ہوش آیا۔زویا کو چپ لگ گی تھی۔
وہ ہوش میں آتی ڈرپ کو نوچ کر اتارتی بیڈ سے اٹھی تھی۔
کمرے میں آتے میر سے ٹکرا گی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"ز۔۔۔۔زویا۔۔۔بھابھی۔۔۔۔اور ۔۔۔۔۔بے بی ۔۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔۔نہ؟"

میر نے آنکھیں میچیں تھیں۔۔۔۔۔۔مم۔۔۔۔۔میر۔۔۔۔۔بتاے نہ۔۔۔۔۔۔

اس کا بازو ہلاتے ۔۔۔۔۔روتے چلائی

"زویا بھابھی ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔پر بچے کو نہیں بچا سکے"

میر نم لہجے میں کہا نے کہا تھا۔

۔ن۔۔۔نن۔۔۔نہیں۔۔۔وہ اسے چھوڑتی بڑبڑا ئی ۔۔۔۔۔۔"

اس نے لڑکھراتی عریشہ کو خود میں بھینچ لیا تھا۔

وہ روتی ہوئی اس کو بھی رولا گی تھی۔۔۔۔برہان بھی دروازے کے پاس کھڑا تھا۔

روتا باہر نکل گیا تھا۔

میر اسے چپ کروانے کے بعد باہر لے آیا۔ اس کا فون بجنے لگا۔

اس نے جس کمرے میں زویا تھی اس کے سامنے لا کر اندر جانے کا اشارہ کیا

اور فون کان کے ساتھ لگاتا باہر نکل گیا۔

وہ آنکھیں صاف کرتی باہر آئی تھی۔

میر نے کسی کام سے جانا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

فون جیب میں رکھتا مڑا تھا وہ لب بھینچے پیچے کھڑی تھی۔

Support@classicurdumaterial.com

"م۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔گھر۔۔۔۔جانا ہے۔۔۔۔۔"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے گردن ہلائی۔

وہ گاڑی میں بھی چپ چاپ بیٹھی رہی۔گھر آتے وہ کمرے میں چلی گی۔

میر کمرے میں آیا تو وہ کمبل اوڑھے لیٹی تھی۔

ہنی۔۔۔۔"میر نے کمبل ہٹاتے پکارا تھا۔"

۔۔۔پ۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔ابھی۔۔۔۔بات نہیں۔۔۔۔کرنی۔۔۔۔۔۔۔"اس نے بازو آنکھوں پر رکھتے کہا۔۔۔۔۔تھا۔

اوکے۔۔۔۔۔اپنا دھیان رکھنا۔۔۔۔۔"وہ کہتا باہر نکل گیا۔"

وہ بی جان کو بتا گیا تھا کہ وہ رات کو نہیں آئے گا۔

اگلے دن صبح ملازمہ بہت بار اسے بلانے آئی تھی پر اس نے دروازہ ہی نہیں کھولا تھا۔رات کے وقت بی جان نے میر کو فون کر کے بتایا تھا۔

برہان کمرے میں گیا تو ہاتھوں کو گھور رہی تھی۔

برہان نے بیڈ پر پاس بیٹھتے اس کے ہاتھوں کو تھاما تھا۔ کیسی ہو۔

برہان نے ضبط کرتے سرخ آنکھوں سے پوچھا۔

ک۔۔کیسی ہو۔۔۔سکتی ہوں۔۔۔۔۔جس کا بچہ دنیا میں آنے سے پہلے ہی روٹھ گیا۔

برہان نے اسے کھینچتے ساتھ لگا لیا تھا۔دونوں بے بسی سے رو دیئے تھے۔اور کچھ انکے ہاتھ میں رہا بھی تو نہیں تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

رات نو بجے وہ اور برہان زویا کو لے کر گھر آئے تھے۔

میر اپنے کمرے کیطرف آیا تھا اس نے دروازے پر دستک دی لیکن جواب نادر تھا اس نے ملازمہ سے دوسری چابی منگوا کر دروازہ کھولتے تیزی سے اندر آیا۔

وہ بیڈ پر گھٹنوں پر چہرا جھکائے ساکت تھی۔ ہنی اس کے سامنے بیٹھتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے پکارا تھا

اس نے چہرا اوپر اٹھایا تھا۔

بکھرے بال سوجی ہوئی آنکھیں جل تھل ہوتے نین سرخ آنکھیں

چہرا بخار کی حدت سے تمتما رہا تھا اجری ہوئی حالت دیکھ کر میر کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

وہ سہارا پاتے ہی ہمت ہار گی تھی۔

میر نے حصار مضبوط کرتے اسے ساتھ لگا یا تھا۔

برہان کے سہارے جو بیڈ پر بیٹھی تھی۔

برہان "زویا نے اسے پکارا"

ہوں

برہان نے جواب دیا

عریشہ کدھر ہے وہ مجھے دیکھنے بھی نہیں آئیں؟"۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

برہان نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا۔"وہ ان کی طبیعت شاید ٹھیک نہیں اس لیے نہیں آئی ہوں گی"۔

برہان نے جواباً کہا تھا

تم مجھے انکے پاس لی چلو گے پلیز۔۔۔؟"۔"

اس نے برہان کو کہا تھا۔

ہنی بتاو تو سہی ہوا کیا ہے؟"۔"

میر نے اس کی پیشانی چومتے کہا تھا

م۔۔۔میر۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔م۔۔۔م۔۔میں وہ اسکو پیچھے کرتی بیڈ سے اتر آئی تھی

۔وہ بھی اس کے سامنے آتے ہوے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا اس کے چہرے کو اوپر اٹھاتے بولا تھا

"ہاں بولو۔۔۔۔۔۔"

م۔۔۔میری وجہ سے۔۔۔۔ان کا بچہ ۔۔۔۔۔۔۔۔مر گیا۔۔میری وجہ سے۔۔۔۔انکی خوشی ان "

"سے۔۔۔۔۔دور چلی گی۔۔۔م۔۔۔میری۔۔۔وجہ سے سب۔۔۔کچھ ختم۔۔۔۔ہو گیا۔۔۔۔۔

وہ جو اسے ساتھ لگاے کھڑا تھا اس کا دماغ ماوف ہوا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے اک جھٹکے سے اسے پیچھے کیا۔

وہ اس کی اس حرکت پر جامد ہوئی تھی۔

اس نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا اس کا ہاتھ اٹھ گیا تھا

اس سے پہلے کہ اس کی گال پر پڑتا کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

میر نے آنے والے کو دیکھا تھا۔

میر نے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے آزاد کروایا تھا۔

اور رخ بدل کر کھڑا ہو گیا تھا۔

برہان۔۔۔اسے کہو نہ کہ اسے بولے یہ جو بول رہی ہے وہ وہ سچ نہیں ہے۔۔۔

اس نے نم آواز میں کہا تھا۔

مجھے ملازمہ نے کہا تھا۔۔۔لیکن میں نے اس کی بات پر یقین نہیں کیا"۔"

میر نے تڑپتے کہا تھا

اور ملازمہ نے کیا کہا

برہان نے سرخ آنکھیں لیے پوچھا

"ملازمہ نے کہا ہے کہ اس نے زویا کو دھکا مارا ہے۔۔۔۔"

زویااور برہان نے بھی اس بات پر میر کی طرف آنکھیں پھاڑے دیکھا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

یہ۔۔۔۔یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ"؟ وہ اٹکتے ہوے بولی تھی۔۔۔۔"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے اسے بازو سے دبوچا اس سے پہلے کہ اسے کمرے سے باہر نکالتا۔

"میر بھائی عریشہ کو چھوڑے"

وہ چلائی تھی۔

جیسا آپ سوچ رہے ہیں ویسا کچھ نہیں ہوا تھا"۔ زویا نے کہا"

تم اس کو بچانے کے لیے بول رہی ہو نہ؟"۔"

میر غصے سے بولا تھا۔

ن۔۔۔نہیں میر۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔۔م۔۔م۔۔میں۔کچھ بتانا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔"

میں اور عریشہ کمرے میں سے آ رہے تھے۔عریشہ فون پہ بزی تھی۔میری نظر سامنے پڑی تو سیڑھیوں پر کچھ آئل ٹائپ چیز پڑی تھی۔میں نے عریشہ کو بچانا چاہا لیکن میرا پاوں سلپ ہو گیا۔۔۔اور پھر وہ سب ہو گیا۔بھائی۔۔۔۔۔میں۔۔۔تو زیادہ تر کمرے میں ڈنر کرتی تھی۔تو وہ سب کیا عریشہ کو گرانے کے لیے گیا گیا تھا؟"

اس کی بات پر سب کا رنگ فق ہوا تھا۔

میر اسے چھوڑتا باہر نکل گیا۔

برہان اسے اشارہ کرتے میر کے پیچھے چلا گیا۔زویا اس کی طرف بڑھی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عریشہ۔۔اور۔۔۔۔وہ ایک دوسرے کے گلے آ لگی تھی۔
دونوں پھر روئی تو دلوں کے غبار کو آنکھوں سے نکلنے کا موقع مل گیا۔

میر کا رخ اس کمرے کی طرف تھا جہاں پر کیمروں کا کنٹرول تھا۔

وہاں پر انہوں نے اس دن کی ریکارڈنگ نکالی۔تو ان کو شاک لگا تھا۔گھر کا ہی فرد ایسا کیسے کر سکتا ہے۔
میر رات کے بارہ بجے کمرے میں آیا

تو وہ سوئی ہوئی تھی۔

میر اس کے پاس آرام سے لیٹا اسکو اپنے حصار میں لیتا سو گیا۔

صبح جب اٹھا تو وہ کمرے میں نہیں تھی۔

وہ مسکرا دیا۔وہ جب ناراض ہوتی تھی تو کمرے سے غائب ہو جاتی تھی۔وہ بی جان کے کمرے میں آیا تو وہ تیزی سے باہر نکل گی۔

وہ مسکراتے بی جان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔

لگتا ہے آپ کی بہو زیادہ ہی غصے میں ہے"؟آنکھیں بند کرتے کہا تھا۔"

تو پتر ایسے کام ہی کیوں کرتے ہو کہ بعد میں منتیں کر نی پڑیں۔چلو جاو اسے مناو"۔"

وہ زویا کے کمرے میں جا کر بیٹھ گی۔

اگر میر میرا پوچھے تو نہیں بتانا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

زویا کمرے میں سے نکلی تو میر آتا دکھائی دیا۔

"زویا عریشہ کا پتا ہے کدھر گی ؟"

اس نے نفی میں گردن ہلا دی۔

اسے کسی ضروری کام سے جانا تھا ۔

وہ تیار ہو کر نکل گیا۔

برہان آفس کے لیے جا رہا تھا

کسی لڑکی نے لفٹ مانگی تو وہ رک گیا۔

ارے تم۔۔۔۔۔۔”وہ گاڑی میں بیٹھتی ہوئی بولی۔اس نے بھی چونک کر دیکھا۔“

”اتنے سالوں بعد کہاں سے آ دھمکی؟“

برہان نے مسکراتے کہا۔

”بس میں نے سوچا اس سے پہلے کہ لوگ مجھے بھول جاۓ میں یاد دلوا دوں۔اک کال کر سکتی ہوں؟“

اس نے برہان سے موبائل مانگتے کہا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اس نے فون اس کی طرف بڑھایا

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے فون ریکارڈنگ چپ۔

اس کے فون میں سیٹ کر دی ولی کی بھی نظر اسی پر تھی۔

وہ تھوڑا آگے جا کر اتر گی۔

برہان آفس آگیا۔میر نے اس کے ساتھ کچھ دسکس کیا۔

اس کو اچھے سے سمجھاتے ہوۓ وہ مسکرا دیا۔اس نے برہان کو فون کر کے بولا وہ عریشہ کو فارم ہاوس لے آۓ۔

وہ گھر آیا اور عریشہ کو تیار ہونے کا بولا۔

زویا جاو ہیلپ کرو میر بھائی کے ساتھ کسی پارٹی می جانا ہے۔

اس نے ریڈ کلر کی فراک سلیکٹ کی تھی۔ جس کے گلے اور دامن پر سلور سٹون سے کام ہوا تھا۔ڈریس کی مناسبت سے ہی جیولری اور میک اپ کیا گیا تھا۔

ہائی ہیل پہنے اس نے اپنے سراپے پر نگاہ ڈوڑائی تو شرما گی۔

بلیک چادر کندھے پر ڈالتی وہ باہر آ گی۔

عریشہ اک منٹ ٹیرس پہ آو کچھ دیکھانا ہے"۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

زویا نے اس کو کہا تھا

اوپر کوریڈور میں پہنچ کر عریشہ نے زویا سے کوئی بات کرنی چاہی۔

اس نے مڑ کر دیکھا کوئی نہیں تھا اس سے پہلے کے وہ واپس مڑتی۔

کسی نے بازو سے کھینچ لیا تھا

اس سے پہلے وہ چینختی کسی نے سراعت سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی چینخ کا گلہ گھونٹا۔

اس کی آنکھیں ابل کر باہر آنے کو تھی۔وہ خوف سے لرزنے لگی تھی۔

چ۔۔۔چھوڑو۔۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔وہ پھڑ پھڑائی"۔"

آج تو حساب کتاب کلیر کرنے کا دن ہے اتنی آسانی سے کیسے چھوڑ دوں۔

میر کی آواز سن کر اس کی جان میں جان آئی۔اس نے ہاتھ منہ سے ہٹایا۔

آپ نے تو میری جان ہی نکال دی تھی۔

اس نے اس سے دور ہوتے کہا۔

"ابھی۔۔۔تو کچھ کیا ہی نہیں۔۔۔۔۔'

اس نے معانی خیزی سے کہا۔میر نے جھک کر اسے اٹھا لیا۔

ٹیرس پر اتارا تو وہ حیران سی اپنے اردگرد دیکھ رہی تھی۔

ٹیرس بہت مہارت سے سجایا گیا تھا۔

روم کی شکل دی گی تھی۔

وائٹ کرٹن۔۔۔وائٹ فلاور۔۔۔کینڈل کی مدھم مدھم روشنی۔۔۔دل کو مسہور کر رہی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اردگرد کا جائزہ لینے میں محو تھی۔

آمیر نے پیچھے سے اس کو بانھوں کے گھیرے میں لیا۔

اس کا دل تیز دھڑکا تھا۔

آج اپنے سارے گلے دور کر لو۔"

جو جو شکایات ہے کہہ دو۔یوں دل میں رکھ کر خود کو جلانا اچھا نہیں ہوتا"۔میر نے اس کے کان میں سرگوشی کی

ک۔۔۔کون۔۔۔سی۔۔۔شکایات۔۔۔۔"وہ ہکلائی تھی۔اک تو ماحول خوابناک اوپر سے میر کی' قربت۔۔۔۔۔۔پردیس کی ہواوں میں۔۔۔مجھے کیوں اسطرح سے چھوڑ کر چلی آئی تھی

اگر میں کسی اور کو اپنا لیتا تو؟؟ میر نے اس کو رخ اپنی طرف موڑا تھا۔

”اس کے گلے میں۔۔۔آنسو کا پھندا اٹکا تھا۔۔۔۔”ابھی۔۔۔اپنانے میں۔۔۔کوئی کسر رہ گی تھی؟

۔۔۔۔وہ تنزاً ہنسی تھی۔

وہ چونکا

مطلب؟”میر نے پوچھا تھا۔“”

مطلب یہ ہے اس نے فون پہ اک ویڈیو چلائی تھی”۔“

میر شاکڈ ہوا تھا۔

میں اس دن ملنے آئی تھی۔تا کہ بتا سکوں میری فیملی آپ سے ملنا چاہتی ہے ۔لیکن آپ کسی اور پر جھکے“

”پیار برسا رہے تھے۔

اس نے روتے ہوے کہا تھا

کبھی کبھی آنکھوں دیکھا اور کانوں سنا بھی غلط ہوتا ہے۔“

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کسی نے چال چلی اور ہمارا پیار اس چال کی بھینٹ چڑھ گیا۔

کیا ہمارا رشتہ اتنا کمزور تھا کہ تم نے پوچھنا تو کیا بتایا تک نہیں۔

”تم مجھے بنا بتاے چھوڑ آئی تھی ۔اتنے سال میں نے تم کو پاگلوں کی طرح ڈھونڈا ہے

نیہا نے میرے فرینڈ سے شادی کی تھی۔میرے فرینڈ کی اک ایکسیڈینٹ میں دیتھ ہو گی تھی۔

وہ پریگنٹ تھی۔اس روز وہ مجھ سے ملنے میرے گھر آئی تھی۔

”یکدم اس کو چکر آیا۔میں نے اسے تھاما تھا۔نہ کہ کچھ اور ۔۔۔۔۔۔۔

اس نے میر کی طرف دیکھا چاہا سچائی نظر آ رہی تھی۔

اور۔۔۔۔وہ بچی۔۔۔۔۔وہ فیملی فوٹوز۔۔؟“موبائل سامنے کرتے “

اس نے دوسرے سوال کا جواب مانگا۔

یہ تو انابیہ ہے“

وہ تو بس انابیہ کا دل رکھنے کے لیے تھی۔خدا گواہ ہے میں نے اسے بس اپنے دوست کی بیوی سمجھ کر اس کا ساتھ دیا تھااس کے سوا ہمارا کوئی رشتہ نہیں۔۔

میر نے کہا تھا۔

ل۔۔لیکن وہ تو بول رہی تھی۔۔۔۔آ۔۔۔۔آپ۔۔۔اور اس۔۔۔کے“

درمیان۔۔۔۔ک۔۔۔کلوز۔۔۔ریلیشن شپ۔۔۔۔۔ہے۔آپ نے اس کا مس یوز کیا ہے۔۔۔۔اس کے ساتھ افیئر چلایا تھا۔شادی کے وعدے کیے تھے۔لیکن جب وہ پریگنٹ ہو گی تو آپ مکر گے۔آپ نے اسے ابارشن کروانے کا بولا تھا وہ نہیں مانی تھی۔پھر آپ اسے زبردستی ہوسپٹل لے گے تھے لیکن ڈاکٹر نے کہا وقت زیادہ گزر چکا ہے۔دونوں کی جان کو خطرہ ہے۔۔۔پھر اس نے اک بچی کو پیدا کیا ۔ آپ نے مجبوری میں اس سے شادی کر لی۔لیکن شادی کر کے آپ اسے بھول گے۔“

اور اور آپ ہر ویک اینڈ پر نئ لڑکی۔۔۔۔۔لے۔۔۔۔کر آتے ہے۔۔۔وہ بچی کی وجہ سے مجبور“

”ہے۔۔۔اس نے میر کی طرف دیکھا

“جس کی آنکھیں۔۔۔۔سرخ ہو چکی تھی۔

عریشہ کی جان ہوا ہوئی تھی۔

"پہلے کتنا ٹائم ہم ساتھ رہے؟"

اس نے اس کو کندھوں سے دبوچتے کہا تھا۔وہ اس کے لب و لہجے پر کانپ اٹھی تھی۔

ت۔۔۔تین۔۔۔۔۔سال۔۔۔۔اس نے بند آنکھوں کے ساتھ جواب دیا"۔"

تو کتنی بار میں۔۔۔۔۔نے تمہارا مس یوز کیا تھا۔۔۔۔"۔وہ غصے سے ڈھاڑا تھا۔"

"۔۔۔۔ک۔۔۔کبھی۔۔۔۔نہیں۔۔۔"

اس نے بہتے آنسو کے ساتھ جواب دیا تھا۔

توپھر یوں کسی کی باتوں پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ کر لینا کہا کی عقلمندی ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے نرم لہجے میں استفسار کرتے لب اس کی بہتی آنکھوں پر رکھے تھے۔
ہو گیا؟یاں اور کچھ باقی ہے"۔"

اس نے نفی میں گردن ہلا دی۔میر نے اس ساتھ لگاے صوفے تک لایا تھا۔

اس کو بٹھاتے خود بھی بیٹھ گیا۔ہم میڈیکل میں تھے۔کاشف میرا بہت اچھا دوست تھا۔

نیہا اسکی دوست تھی اور منگیتر بھی۔لیکن اک دن مال میں ہمارا آمنا سامنا ہو گیا۔

پھر وہ میرے پیچھے پڑ گی میرے گھر تک آگی تھی اس نے مما سے بات کی۔وہ مما کی پسند کے مطابق تھی۔مما نے مجھے بہت کہا کہ میں اسی سے شادی کروں لیکن میں نے منع کر دیا۔

اس نے مجھے ہر طرح سے پانے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہیں ہو پائی۔
میں شروع سے لڑکیوں سے دور ہی رہتا تھا۔پھر اس دن تمہارا اور میرا ٹکراو ہوا میں نا دانستہ تمہارے بارے میں سوچنے لگا۔

پھر آہستہ آہستہ ہماری فرینڈ شب ہو گی۔

میں امریکہ اپنے چاچو اور انکی فیملی کو ڈھونڈنے گیا تھابی جان کی خواہش پر۔۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اس نے کاشف سے شادی کر لی۔کاشف کی اک ایکسیڈینٹ میں دیتھ ہو گی تھی۔گاڑی کی بریکس جان بوجھ کر فیل کی تھی میں نے ہمدردی میں اس کا ذمہ اٹھا لیا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

لیکن اس نے میری ہمدردی کو کچھ اور ہی سمجھ لیااس نے مجھے پانے کے لیے کاشف کا مرڈر کر دیا۔

یہ بات ہمیں کچھ ماہ قبل معلوم ہوئی ہے تب سے وہ انابیہ کو چھوڑ کر غائب ہے۔

لیکن اس کو جب معلوم ہوا کہ میں تم میں انٹرسٹڈ ہوں۔اس نے میرے نمبر سے میسج کیا۔کہ تم میرے گھر آو۔

اس نے سوچی سمجھی سکیم کے تحت سب کچھ کیا۔اور اسکا وار خالی نہیں گیا تھا۔گرنے کا بھی اس نے ڈرامہ گیا تھا۔

اس دن تم آئی تھی یہ میں نہیں جانتا تھا لیکن وہ جانتی تھی۔اور پھر تم چلی گی۔بنا کچھ بتاے۔بنا کچھ کہے۔۔۔۔چار سال کس قدر میں نے اذیت میں نکالے ہے تم اندازا بھی نہیں کر سکتی ۔تم نے مجھے اپنا نام تک صحیح نہیں بتایا تھا۔

تمہیں ڈاکٹر نہیں پسند تھے۔میں نے بیورو کریسی کا شعبہ اپنا لیا۔معمول کی صبح تھی۔

بی جان نے مجھے بلوایا تھا۔میں گیا تو وہ بہت خوش تھیں۔ان کا بیٹا پاکستان آ گیا تھا سب ان کو ملنے جا رہے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

مجھے بی جان نے بولا تو میں نے ایکسکیوز کر لیا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کچھ دن بعد زویا نے بولا کہ اسکی کزن مہندی ہے وہ اسے ادھر چھوڑ آے۔برہان آفس سے ادھر ہی آ جاے گا میں فری ہی تھا سو مان گیا۔

زویا کی پھپھو کی شادی میرے انکل سے ہوئی تھی یہ میں نہیں جانتا تھا۔

میں ڈرائینگ روم سے نکل کر گاڑی میں جا کر بیٹھا تو اس کا سیل فون گاڑی میں ہی رہ گیا تھا۔

میں وہ دینے آیا تو غلطی سے رہائشی حصے کی طرف آ گیا۔ ۔

مہندی کی رات تھی۔میں کوریڈور سے مڑنے لگا اک لڑکی جو کہ تیزی سے پانی لے کر جا رہی تھی میرے ساتھ ٹکرا گی پانی میرے اوپر گر گیا میری قمیض گیلی ہو گی تھی۔اس نے سوری کیا میں نے واش روم کا پوچھا۔

اس نے ہاتھ کے اشارے سے سامنے اشارہ کیا۔میں دروازہ کھول کر اپنے دھیان میں آیا تھا لیکن سامنے نظر پڑی تو میں شاکڈ ہوا۔تم مہندی کی دلہن بنی بیٹی تھی۔

عریشہ نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو وہ ساکت سی آنکھیں بھاڑے دیکھنے لگ گی۔آئینے پر ہاتھ مارتی بے بسی سے رو دی لیکن مڑ کر دیکھا تو وہ حقیقت میں سامنے کھڑا تھا۔وہ ٹرانس کی کیفیت میں قدم اٹھاتی اس کی طرف آئی۔ کارپٹ میں اسکا پاوں اٹکا وہ لڑکھڑائی میر نے تیزی سے اس کو سنبھالا اک بازواس کی کمر کے گرد تھا تو اک ہاتھ میں اس کق مہندی سے بھرا ہاتھ تھاوہ ساکت سی آنکھیں بھاڑے دیکھ رہی تھی۔میں نے بھی ہاتھ اس کے چہرے پر پھیرا تاکہ یقین کر سکوں کہ وہ میرے سامنے ہے۔اس کی مہندی جو میرے ہاتھ پر لگ چکی تھی۔اس کے چہرے پر لگ گی اس نے بھی ٹرانس کی کیفیت میں میرے چہرے کو چھوا۔اس کے ہاتھ پر لگی مہندی بھی اس کے چہرے پر لگ گی۔ز۔۔۔۔زیان۔۔۔شاہ۔۔اس۔۔۔۔کے لب پھڑ پھڑاے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہنی۔۔۔۔ہانیہ۔۔۔۔۔۔ دروازے پر کوئی آیا تو وہ اک جھٹکے سے اس سے دور ہوئی۔۔

وہ تیزی سے باہر نکل گیا۔

سامنے سے بی جان آتی دکھای دی۔

.ارے تم یہاں۔؟انہوں نے حیران ہوتے پوچھا ۔۔۔وہ۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔فون۔۔۔دینے آیا تھا

"زویا کو ڈراپ کرنے آیا تھا۔تو وہ فون گاڑی میں چھوڑ آئی تھی"۔آ۔۔آپ ادھر کیسے؟
آپ تو انکل کی بیٹی کی شادی پر گے تھے۔

اک ہی شادی ہے۔زویا کی بھی کزن لگتی ہے۔

اب آ ہی گے ہو تو فنکشن اٹینڈ کر کے جانا بی جان نے کہا۔
وہ زور سے دروازہ بند کرتی۔۔۔لڑکھڑاتی ہوئی بیڈ پر جا گری۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اب اس کا رکنا ضروری ہوگیا تھا۔وہ رک گیا۔ پنک کلر کی شارٹ شرٹ کے ساتھ لائٹ گرین لہنگا پہنے
پھولوں کا سولہ سنگھار کیے وہ بے جان مورت کی طرح آتی دکھائی دی۔

نظروں کی تپش سے اس نے بھی نگاہ اٹھا کر دیکھا۔
وہ سرخ آنکھیں لیے سامنے ہی کھڑا تھا اک آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر نکلا تھا۔

وہ آنسو زیان نے دل پر گرتے محسوس کیا تھا۔زویا نے اسے سٹیج پر بٹھایا تھا۔

اس کی آنکھیں سرخ ہو گی تھیں۔وہ سوگوار حسن لیے نظریں جھکاے بیٹھی تھی
اسکی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے رسمیں کم کر دی گی تھی۔

اس کا سر پھٹ رہا تھا سب لوگ سو چکے تھے وہ کچن میں آئی تھی

دو تین ٹیبلٹ نکال اس نے نگلی تھی مڑی تو زیان سامنے دیوار بنے کھڑا تھا۔

آنکھیں حد سے زیادہ سرخ تھی۔
اس سے پہلے کہ اس تک پہنچتا

بی جان کی آواز پر وہ تیزی سے اسے پیچھے دھکیلتی کمرے میں جا کر بند ہو گی۔

وہ دلہن بنی بیٹھی تھی۔
سب لوگ برات کا انتظار کر رہے تھے۔شام کا فنکشن تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

رات کے دس بج رہے تھے برات لیٹ ہو گی تھی۔پھر انکل کو فون آیا کہ وہ لوگ برات نہیں لے کر آے گے۔

زاور نے شادی سے انکار کر دیا ہے۔انکل کیا ہوا میر نے انکے فق چہرے کو دیکھا۔

بیٹا انہوں نے برات لانے سے انکار کر دیا ہے ۔سب کے دلوں پر ہاتھ پڑا تھا۔

عریشہ کدھر ہے مجھے اسکے پاس لے چلو"۔"

عریشہ کون ہے؟

میر نے جھک کر زویا سے پوچھا تھا۔

ارے میری کزن عریشہ۔۔۔جس کی آج شادی ہے"۔"

"لیکن وہ تو۔۔ہانیہ ہے نہ؟"

میر نے آہستہ سے کہا تھا۔اس کو ہانیہ نام پسند تھا۔اسکے فرینڈز کے سرکل میں اسے سب ہانیہ کے نام سے ہی جانتے ہیں۔

بھابھی نے تفصیل بتائی تھی

زویا اور میر ان کو برائیڈل روم میں لے کر آے۔۔۔۔

وہ اسکا سجا روپ دیکھ کر لڑکھڑاے تھے۔

میر نے نظریں چورائی تھی

"عریشہ کو انکے چہرے دیکھ کر کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔

"ک۔۔۔ک۔۔۔کیا ہوا پاپا۔۔۔۔

عریشہ نے ان کے پاس آتے ہوے کہا تھا۔

وہ بے بسی سے اس کا چہرا تھام کر رو پڑے تھے

اور پھر اک دم بے ہوش ہو کر لڑکھڑاے۔

پ۔۔۔۔پا۔۔۔پا۔۔۔۔۔کیا۔۔۔۔ہوا؟"۔"

میر نے پھرتی سے ان کو تھام لیاان کو اٹھاتا تیزی سے باہر نکلا۔

زویا اس کو لیے گاڑی میں آ بیٹھی۔ہاشم صاحب کا بی پی ہائی ہو گیا تھا کچھ دیر کے ٹریٹمنٹ کے بعدوہ انکو گھر لے آیا۔

وہ سامنے ہی ماما کے ساتھ لگی اجڑی حالت میں بیٹھی تھی۔

پاپا نے آکر اسے خود میں بھینچ لیا۔
پھر وہ جو روئی تو سب کو رولا گی۔
میر زیان شاہ تیزی سے باہر نکل گیا۔
لیٹ نائٹ وہ کمرے کے سامنے سے گزر رہا تھا اسے ہاشم انکل کی آواز آئی۔
پتا نہیں میری بیٹی کے نصیبوں میں کیا لکھا ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسنے دروازہ ناک کیا انہوں نے چونک کر سامنے دیکھا۔ہاشم انکل میں آپ کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہوں"۔ اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا تھا
انہوں نے اس کی طرف دیکھا۔بی جان بھی نے پیچھے سے آتے اس کا فیصلہ سنا بہت اچھا فیصلہ کیا ہے مجھے تم پر فخر ہے۔پھر اک دن بعد ان کا نکاح رکھا۔

میر میرے بچے تم نے میرا دل خوش کر دیا۔بی جان نے اسکی چومتے کہا تھا۔
اور پھر تم مسسزیان شاہ بن کر بہاریں دکھانے آ گی۔
لیکن یہ الگ بات ہے کہ ابھی تک پت جھڑ کا موسم ہی چل رہا ہے
میر نے اس پر جھکتے کہا تھا۔

مم میر۔۔۔اس نے اسکو پیچھے کرتے کہا تھا۔

یکدم اس کے پہلو سے اٹھی تھی اس نے ہاتھ پڑھا کر اس کا بازو کھینچا۔

وہ اس کے اوپر آ گری۔۔۔۔میں تھک چکا ہو دور رہ کر۔

اب اور دوری برداشت نہیں ہوتی۔میر نے کہا تھا

"بی جان۔۔۔۔"

وہ زور سے چلائی میر نے اسے اک دم چھوڑا وہ کھلکھلاتی کمرے کی جانب بھاگی۔

وہ بھی تیزی سے کمرے میں آیا تھا۔

اس نے دروازہ بند کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا

میر نے درمیان میں پکڑ لیا اک جھٹکے سے اندر آتے دروازہ لاکڈ کر کے اس کی طرف دیکھا تھا۔

وہ گردن ہلاتی لب کاٹتی پیچھے کی جانب قدم اٹھا رہی تھی

اس کے قدم تب روکے جب پیچھے بیڈ آ گیا لڑکھڑا کر بیڈ پر جا گری میر کا قہقہ بے ساختہ تھا۔وہ اس پر جھکا اس نے آنکھیں بند کر لی دل کی دھڑکن سپیڈ پکڑ گی

۔۔م۔م۔میر۔۔۔اسے پہلے کہ وہ کچھ بولتی میر نے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی۔

اس پر پیار کی برسات کرنے لگا۔

یکدم اس کا فون بجا وہ پاور آف کرنے لگا لیکن آفیسر کے نمبر سے کال آتی دیکھ کر اس نے پک کی۔

لیکن جو کچھ اس نے بتایا تھا۔

اس کے پاوں کے نیچے سے زمین نکلنے کے لی کافی تھی۔

وہ تیزی سے پیچھے ہٹا اس کے چہرے کے تاثرات اتنے پتھریلے تھے کہ عریشہ کے دل کو کچھ ہوا۔

ک۔۔۔کیا ہوا۔۔۔۔۔زیان۔۔۔۔؟"اس نے ڈرتے پوچھا"

میں کچھ دیر میں آتا ہوں" وہ اس کا گال تھپتھاپا کر اسکی سنے بنا نکل گیا۔"

میر اور برہان نے عریشہ کی فارم ہاوس جانے کی خبر جان بوجھ کر لیگ کی تھی۔

پر وہ جا تو نہیں رہی تھی۔

انہوں نے ان کو ورغلانے کا پلین بنایا تھا پر ان کا پلین ان پر ہی الٹا پڑ گیا تھا۔

۔زویا کا بی پی اچانک سے ہائی ہو گیا

برہان اسے لے کر ہوسپٹل آیا تھا کچھ دیر کے ٹریٹمنٹ سے اس کی حالت بہتر ہو گی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

برہان راستے میں تھا جب ایک گاڑی نے تیزی سے اور ٹیک کیا۔

اس کی گاڑی اک جھٹکے سے رکی

برہان باہر نکلا تو پیچھے سے کسی نے اس پر اٹیک کر دیا۔

وہ بے ہوش ہو گیا۔

وہ لوگ زویا کو گاڑی سے نکال کر کھینچتے ہوئے لے گے

"پلیز بچاو۔۔۔ہیلپ ۔۔۔۔۔م۔۔۔۔۔۔"

زویا مدد مانگنے کے لیے چلائی کسی نے اس کے منہ پر رومال رکھ کر اسے بے ہوش کر دیا۔

برہان کا نمبر بھی نہیں لگ رہا تھا۔

برہان کو ہوش آیا تو اس نے خود کو ہوسپٹل میں پایا

میر اور کچھ آفیسر اسکے پاس کھڑے تھے۔

زو۔۔۔زویا کدھر ہے وہ سر پر ہاتھ رکھتے اٹھا تھا؟

تم بتاو ہوا کیا تھا ؟"میر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔"

اس نے سب کچھ میر کو بتایا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عریشہ کا فون بجا تھا

وہ لوگ آفس میں تھے۔

ان کو اغوا کا کیس لگا تھا اس لیے انہوں نے سب نمبروں پر ریکارڈنگ لگوائی تھی۔رات سے صبح ہو گی پر زویا کا کچھ پتا نہیں چل رہا تھا

کیمروں پر بھی نظر رکھے ہوے تھے۔عریشہ نے کال پک کر کے کان کے ساتھ لگایا
جو خبر اسکو سننے کو ملی تھی۔اسکے پاوں سے زمین نکل گی تھی۔

سب حرکت میں آے تھے۔ اس نے ویڈیو چیک کی وہ باہر کی جانب بھاگی۔

میر نے نمبر ملایا وہ گاڑی لے کر نکلی۔۔۔۔

گاڑی میں اس نے میر کا نمبر دیکھ کر ڈسکنکٹ کیا۔
اس نے آفیسر کا فون لے کر اس سے کال ملائی۔عریشہ نے سمجھا وہ لوگ کال کر رہے ہیں اس نے پک کر لی۔
عریشہ۔۔۔۔۔۔بولو پلیز۔۔۔۔۔۔۔"میر نے پریشانی سے کہا"
وہ چپ رہی۔۔۔۔۔۔
عریشہ میری بات سنو۔۔۔تم کہی نہیں جاو۔۔۔۔ہم زویا کو لے کر آے گے۔۔۔۔عریشہ مجھ پر بھروسہ رکھو ہم زویا کو صحیح سلامت لے کر آے گے"

۔۔۔۔۔م۔۔۔۔میر۔۔۔۔۔۔ن۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔جانا ہو گا نہیں تو وہ اسے ختم کر دے گےپہلے میری وجہ انکا ب۔۔بچہ چلا گیا ۔"اس نے روتے کہا تھا۔

عریشہ میری بات سنو ۔ برہان نے فون چھینا تھا۔
تم جہاں ہو ادھر ہی رکو۔ہم آتے ہیں تو ساتھ ہی چلتے ہیں ٹرسٹ می ہم زویا کو کچھ نہیں ہونے دے گے پلیز عریشہ ٹرائی ٹو انڈرسٹینڈ تم کہی نہیں جاو گی۔زویا پہلے ہی مصیبت میں ہے۔
برہان نے اسے کنوینس کرتے کہا۔
میر نے زور کا مکا بنا کر دیوار پر مارا تھا۔

اوکے جلدی آے ہمارے پاس ٹائم نہیں ہے ."عریشہ نے ہار مانتے کہا تھا۔"

برہان نے باہر کی جانب ڈوڑ لگائی

سب باہر کی جانب لپکے تھے۔

اس نے بریک لگا کر گاڑی روکی۔سر سٹیرنگ پر رکھ کر رو دی تھی۔

کسی نے گاڑی کا شیشہ بجایا تھا۔اس نے اک جھٹکے سے سر اوپر اٹھایا تھا۔

اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا تھا۔کوئی آدمی کھلے شیشے سے اس پر گن تانے کھڑا تھا۔

باہر نکلو۔۔

وہ ڈھاڑا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ کانپتے ہاتھوں سے دروازہ کھولتی باہر نکل آئی تھیلیوں پر زبان پھیرتے زرد چہرا لیے بمشکل کھڑی ہوئی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کسی نے زور سے اسکے منہ پر تھپڑ مارا تھا وہ دور جا گری تھی تم کو کہا تھا ہمارے ساتھ ہوشیاری کرنے کا سوچنا بھی نہیں۔

۔روڈ پر گرنے کی وجہ سے اس کا چہرا اور کہنیاں زخمی ہو گی تھیں۔اس نے آگے بڑھ کر بازو سے دبوچا۔

بازو سے پکڑ کر گاڑی میں پھینکا۔

اس کے ہونٹ پھٹ گے تھے۔

ہاں اٹھا لایا ہوں میں تم لوگ وہاں سے نکلو اس نے اسے گاڑی میں بے دردی سے پھینکتے فون کان سے لگاۓ کہا تھا

وہ لوگ زویا کو ادھر ہی بے ہوش چھوڑ کر فرار ہوۓ تھے۔

برہان اس کا نمبر بار بار ٹرائی کر رہا تھا لیکن وہ کال نہیں اٹھا رہی تھی۔

نمبر ٹریس کرنے پر ان کو جو لوکیشن ملی وہ ادھر پہنچے تو اس کی گاڑی سڑک کے کنارے کھڑی تھی

لیکن وہ موجود نہیں تھی۔ اس کا فون اٹھا کر دیکھا میسیج تھے انہوں نے اسے جس جگہ پہنچنے کو کہا تھا۔
وہ جلدی سے گاڑیوں میں بیٹھ کر اس جانب نکلے۔
میر اس ٹھکانے پر برہان اور آفیسر کے ساتھ پہنچ چکا تھا۔

زویا زخمی حالت میں بے ہوش ملی تھی۔
وہ اک پرانی بلڈنگ تھی

انہوں نے سب جگہ چیک کر لیا تھا لیکن وہ ادھر نہیں ملی تھی۔
زویا کو چاچو کے حوالے کیا تھا کچھ آفیسر کے ہمراہ اسے ہوسپٹل بیجھا دیا تھا

میر کا دل چاہ رہا تھا وہ ساری دنیا کو تہس نہس کر دے

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اک دم اس کے ذہن میں بریسلٹ پر لگے منی کیمرے کا خیال آیا تھا۔اس نے تیزی سے موبائل نکال کر کیمرا آن کیا تھا۔

وہ لوگ گاڑی میں موجود تھے۔

کیسی پرانی فیکٹری میں داخل ہوے تھے۔وہ طیش سے گاڑی کی طرف بھاگا تھا۔

"آہا۔۔۔۔اب آے گا مزہ۔۔۔"

نیہا نےاس کا چہرا دبوچتے کہا تھا۔تم نے کیا سمجھا تھا۔

تم اپنے ہسبینڈ کے ساتھ مل کر ہمیں ڈبل کراس کرو گی

اور ہمیں پتا نہیں چلے گا۔اس نے بالوں کو زور سے کھینچا تھا۔

وہ اس کی گرفت میں سسکی تھی

یہ لو ڈارلنگ تم جشن مناو۔نیہا نے

اسے زاور کی طرف پھینکتے کہا تھا۔زاور نے اسے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا۔۔۔۔۔

"آ۔۔۔آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟"

وہ شاکڈ تھی

ہاں۔۔۔۔۔تم سے اور تمہارے اس عاشق سے بہت سے حساب کتاب نکلتے ہیں۔"

مہندی کی رات تم سے چپک رہا تھا۔

میں نے بھی ویڈیو بنا کر تیرے باپ کو بھیج دی۔

اور شادی کا تو سب ڈرامہ تھا

میں ادھر بھی بھری محفل میں انکار کرنے ہی والا تھا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"میرے پاپا کی انسلٹ کی تھی تیرے باپ نے یہ سب اسی کا بدلہ لینا تھا
پر وہ تیرا عاشق کود پڑا درمیان میں۔

ہم چاہتے تھے تیرا باپ آکر بھیک مانگے ہم سے اور ہم اسے دھکے مار کر باہر نکال دے۔
اب دیکھ میں کیا کرتا ہوں
یہ کہتے اس نے اس کا ڈوبٹہ کھینچ کر دور پھینکا تھا۔
وہ چلائی تھی
"۔۔۔۔ن۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔مجھے مت۔۔۔۔۔چھونہ۔۔۔مت۔"

وہ اس کو دھکا دیتے بھاگی تھی۔۔۔کسی چیز سے ٹکراتی گر گی۔۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

سب ہنس رہے تھے اس کی بے بسی پر قہقے لگا رہے تھے۔
اس کی مکروہ ہنسی گونج رہی تھی

پھٹے ہونٹ۔۔۔بکھرے بال۔۔۔اجری حالت ۔۔۔۔
مم۔۔۔میر کہا ہو تم۔۔۔۔۔۔

۔۔۔وہ بے بسی سے روتی اسے پکار رہی تھی

"کیری آن اس کو جینے کے لائق مت چھوڑنا اس نے مجھ سے میرا شاہ چھینا تھا"
اس کی حالت ایسے کرنا کہ وہ شاہ اسے خود چھوڑ دے

وہ نفرت سے بولی تھی

ہم نکلتے ہیں

نیہا اس کا شانہ تھپتھپا کر نکلی تھی

---م--میرے اللہ---اس نے اپنے رب کو پکارا تھا۔اے میرے اللہ اگر میں نے کوئی نیکی کی ہے"

تو اس کے واسطے مجھ اس غلاظت سے بچا لے--"۔

"کوئی نہیں آے گا بچانے ---اس نے بازو سے نوچا تھا۔-----"

اس کی شرٹ پھٹ گی--

اس نے پکڑ کر اسے گھسیٹنا شروع کر دیا۔

وہ بے جان سی ہو گی تھی۔اس نے اس کو زور سے پٹخا تھا

اس کو ہر چیز گھومتی محسوس ہوئی خباثت سے مسکراتا ہاتھ میں پکڑی سیگرٹ سے اس کو جلا رہا تھا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس کی چینخوں سے پوری بلڈنگ گونج رہی تھی۔پھر اس کی پرداشت جواب دے گی۔

اس کے سر سے نکلتا خون فریش کو رنگتا جا رہا تھا۔

وہ اس پر جھکا وہ بے ہوش ہو گی--- وہ اس پر جھکتا چلا گیا۔

میرنے کمرے میں داخل ہوتے اسکو بالوں سے گھسیٹتے ہوے پیچھے کی جانب پھینکا تھا۔بس میر کمرے میں آیا تھا۔

وہ تڑپتا اس کے بکھرے وجود کی طرف بڑھا تھا

وہ ہوش وخرد سے بیگانی پڑی تھی نوچا

چہرا لبوں سے رستا خون۔

ڈریس سے جھانکتا جسم۔۔۔۔

کھلے بال میر نے گردن کے گرد لپیٹی شال اتار کر اتار کر اس میں لپیٹا تھا

اس کی نس بہت دھیمی چل رہی تھی۔ آنکھوں میں خون لیے

وہ اک جھٹکے سے اٹھا تھااس نے اسے مار مار کر آدھ موا کر دیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

برہان نے اسے پکڑ کر قابو کیا آفیسر باقی کے لوگوں کو بھی حراست میں لے چکے تھے۔ ۔۔۔ برہان نیہا کو دیکھ کر شاکڈ ہوا تھا۔

برہان دوسرے آفیسر کے ساتھ سب کو حراست میں لیے وہاں سے روانہ ہوا تھا۔

وہ اس لے کر بائے روڈ نکلا علاقہ کافی سنسان شہر سے دور تھا۔

وہ فارم ہاوس سے تھوڑا دور ہی تھے۔

گاڑی اک جھٹکے سے بند ہو گی۔

میر نے دیکھا پٹرول ختم ہو گیا تھا۔

اس نے اس کو اٹھا لیا۔

چلتے چلتے فارم ہاوس تک لے کر آیا۔

اس کے بالوں سے پن نکال کر لاک کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

اس کا جسم ٹھنڈا پڑتا جا رہا تھا۔اس نے ہیٹر آن کیا۔

گرم پانی اور روئی لے کر اس کے زخم صاف کیے اور وہ تو بے ہوش پڑی تھی وہ تڑپ رہا تھا۔آنکھیں لہو چھلکا رہی تھیں۔

باہر کے زخم تو وہ ٹھیک کر دے گا پر جو کچھ ہو چکا تھا وہ نہیں ٹھیک کر سکے گا۔

اس کے ہونٹ نیلے پڑ رہے تھے۔

اس نے ہر ممکن کوشش کی اس کو ہوش میں لانے کی روتے ہوئے اس کی پیشانی پر لب رکھے۔پھر آنکھیں اور چہرا دیوانہ وار چومے۔

ہونٹ جو سوچ چکے تھے نرم گلاب کی پنکھریوں کی طرح چومے

شدت سے روتے اسے پکارتے۔۔ہنی۔۔۔اسے باہو میں لے کر جنجھوڑا تھا ۔

اس کا جسم بالکل ٹھنڈا پڑ چکا تھا

وہ اس پر جھکا مصنوعی سانس فراہم کی۔

صبح اک دھماکہ کی آواز پر میر کی آنکھ کھلی۔ہر چیز ادھر ادھر بکھری پڑی تھی۔

تکیے۔۔۔۔کشن۔۔۔ٹوٹے ہوئے پرفیومز۔۔۔گلدان کے کانچ۔۔۔۔۔۔ہر چیز کا خشر نشر دیکھ کر اس نے واش روم کے بند دروازے کی طرف دیکھا۔۔

۔بجلی کی سی تیزی سے دروازے کا ناپ گھمایا اسے لگا وہ خود کو نقصان پہنچا لے گی۔

ہنی۔۔۔۔۔۔ہنی۔۔۔۔دروازہ کھولو۔۔۔۔۔"اس نے پریشانی سے دروازہ بجایا ڈھاڑے مار مار کر رو" رہی تھی۔

میر نے زور کی کک لگائی دروازہ کھل گیا۔
وہ کھلے شاور کے نیچے بیٹھی روتے ہوئے خود کو نوچ رہی تھی۔
وہ آپے میں نہیں لگ رہی تھی۔وہ چلتا ہوا اس کے پاس بیٹھ گیا
"ہنی۔۔۔۔۔ادھر۔۔۔۔دیکھو۔۔۔۔ہنی۔۔۔۔۔میری طرف دیکھو"
اس نے روتے ہوئے اس کا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں لیا تھا
۔۔ہا۔۔ہاتھ۔۔۔نہ۔لگاو۔۔۔۔۔۔۔۔چھوڑو۔۔۔دد۔۔دور رہو۔۔۔۔۔۔۔۔وہ تڑپ رہی تھی۔۔۔۔

میر اس کی ایسی حالت دیکھ کر خون کے آنسو رو رہا تھا۔

ہنی۔۔۔۔دیکھو۔۔۔م۔میں۔ہوں۔۔۔۔۔تمہارا۔۔۔زیان۔۔۔شاہ۔۔۔۔۔"
لیکن وہ مسلسل اپنا آپ اس سے چھڑوا رہی تھی۔
اس نے اک تھپڑ مارا تھا۔۔۔۔۔وہ ساکت ہو گی۔

ک۔۔۔۔۔کہاں۔۔۔۔۔۔چلے۔۔۔۔۔گے۔۔۔۔۔تھے۔؟"

۔تم۔۔۔بھی۔۔۔نہیں۔۔۔۔آے نہ ۔۔۔۔۔میں نے کتنا پکارا

تھا۔۔۔۔۔کہاں۔۔۔تھے۔۔۔تم۔۔؟۔۔جب۔۔۔وہ۔وحشی۔مجھے روند رہا تھا۔۔۔۔اپنی وحشت مجھ میں

۔۔۔۔انڈھیل رہا تھااس نے میرے ماتھے۔۔۔پر کالک مل۔۔دی۔۔دیکھو۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔نے

آپ کی۔۔۔۔بات نہیں۔۔۔مانی۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔اس کی۔۔۔۔سزا۔۔۔۔مل گی

۔۔۔جب۔۔۔سب۔۔۔کو پتا چلے گا تو لوگ۔۔۔۔کیا کہے گے۔۔۔۔۔میں۔۔۔ذلت کا طوق گلے

میں۔۔۔۔ڈال کر کیسے جیوں گی۔۔۔۔۔۔ان لوگوں نے اک ہی وار میں سب حساب سود سمیت

واپس لے لیے۔۔اک۔۔۔کام۔کرو۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔مجھے ختم۔۔۔۔کر دو۔۔۔۔۔وہ اونچا لمبا مرد

اسے خود میں بھینچتے شدتوں سے رو دیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس کی زندگی تڑپ رہی تھی۔۔۔

وہ سب کچھ برداشت کر جاتا تھا۔پر عریشہ کو یوں تڑپتے دیکھ کر رو دیا تھا۔

کچھ دیر کے بعد اسے ساتھ لگاے کھڑا ہوا تھا۔شاور لے کر باہر آو۔۔۔

اس نے سختی سے کہا

۔۔۔دروازہ لاکڈ نہیں کرنا۔۔۔تم سن رہی ہو نہ۔۔؟یاں۔۔۔میں۔۔۔مدد کروں اس پر جھکتا اسے

نارمل کرنے کے لیے کہا۔۔۔

وہ اس سے دور ہوئی۔

۔۔نہ۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔کر ۔۔۔۔لوں۔۔۔۔گی"۔"

اس کی پیشانی چومتے باہر آیا۔

اس کا ڈریس کپ بورڈ سے نکال کر اس کو دیا۔دروازہ بند کرتے باہر آیا۔

اسکے شاور لینے تک کمرا سیٹ کیا۔

پھر ڈریس لیتا دوسرے روم میں شاور لینے چلا گیا۔۔۔۔۔

وہ آیا تو وہ آئینہ کے سامنے جامد کھڑی اپنے حدو وخال کا جائزہ لے رہی تھی۔

میر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

میری آنکھوں میں دیکھو خود کو اس نے اس کی تھوڑی کو اٹھا کر کہا تھا وہ اس کا ہاتھ جھٹک کر پیچھے ہو گی۔

روتی باہر نکل گی۔

جو داغ اس کی پیشانی پر لگ چکا تھا وہ پوری زندگی نہیں مٹ سکتا تھا۔

میر نے اس کے جوس میں نیند کی گولی ملا دی۔

وہ ناشتے کے بعد جا کر لیٹ گی۔

اس پر غنودگی چھانے لگ گی۔اور وہ سو گی۔میر نے گاڑی منگوائی تھی۔
وہ اک اپارٹمنٹ میں چلا آیا تھا۔ سامنے ہی کچھ آفیسرز کھڑے تھے زاور فرش پر پڑا تڑپ رہا تھا
اس نے زاور کا جبڑا اتنے زور سے دبایا تھا اسکی چیخ و پکار سے درو دیوار ہل گے ۔

پھر اس نے جو اس کی حالت کی تھی وہ تڑپنے لگا ۔
اس کے بعد وہ طیش سے نیہا کی طرف بڑھا تھا۔
میں نے وارنگ دی تھی نہ کہ تم دور رہنا مجھ سے اور میری فیملی سے تم نے میری فیملی پر ہاتھ ڈال کر غلطی کر دی اس کی ڈھار سے وہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

۔۔۔زیان۔۔۔۔۔تم۔۔۔کو غلط۔۔۔۔۔اس کی لہو چھلکاتی آنکھوں کو دیکھ کر وہ اٹکی تھی

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر۔۔۔نے الٹا ہاتھ گھما کر اس کے چہرے پر مارا تھا۔وہ منہ کے بل زمین پر جا گری تھی۔اسکی ناک اور منہ سے خون بہنے لگ گیا تھا۔اس نے کندھے سے پکڑ کر سیدھا کرتے پہلے کی نسبت زور سے تھپڑ مارا تھا۔

”م۔۔میں۔۔۔۔مر جاوں گی شاہ۔۔۔۔“

اس کے سامنے اس کی تڑپتی متاع حیات کا چہرا گھوم رہا تھا۔اس پر خون سوار ہوچکا تھا وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

برہان اور چاچو اس کے راستے میں حائل ہو گے کنٹرول کر۔۔۔۔۔چاچو نے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔
اس نے سامنے لگے گلاس وال پر ہاتھ مارا تھا۔کانچ دھماکے کی آواز سے بکھر گیا تھاوہ آفیسر کو اشارہ کرتے اس کو لے کر باہر نکل گے۔

وہ واپس آیا تو وہ کمرے میں نہیں تھی

اس نے ہر جگہ دیکھ لیا تھا پر وہ نہیں ملی تھ

بیڈ کی سائیڈ پر اک کاغذ ملا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

مجھے ڈھونڈ نے کی کوشش نہیں کی جیئے گامیں آپ کے قابل نہیں رہی ۔۔۔

Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے پاس پڑا گلدان زور سے دیوار پر دے مارا تھا ۔
برہان گھر پہنچا تو اسے ان نون نمبر سے کال آ رہی تھی
ا س نے کال پک کی ہیلو۔۔۔۔سامنے سے کوئی نہ بولا
"ہیلو۔۔۔۔اگر بات نہیں کرنی تھی تو کال کرنے کی کیا ضرورت تھی ؟"

اس نے غصے سے کہا تھا
ب۔۔۔برہان۔۔۔۔ بھائی۔۔۔۔عریشہ لگی۔
اس نے فون کان سے ہٹاتے نمبر دیکھا۔

”عریشہ کہا ہے ؟؟“

اس نے پریشانی سے پوچھا

برہان۔۔۔میں۔۔۔تب ہی بتاوں گی۔۔۔جب ۔۔۔تم کسی کو میرے بارے میں نہ بتاو اس نے روتے ہوے التجا کی“۔

اوکے بتاے آپ کدھر ہے ؟اس نے گاڑی کی طرف قدم بڑھاے۔

وہ اس کی بتائی جگہ پر پہنچا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تو وہ اس کی گاڑی میں آ بیٹھی۔۔۔”عریشہ بھابھی آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟ کیا میر بھائی سے جھگڑا ہو گیا؟“۔

برہان۔۔۔تم۔۔مجھے کہیں ایسی جگہ لے چلو۔۔۔جہاں پر زیان کو نہ معلوم ہو سکے۔اس نے روتے ہوے التجا کی۔

وہ کچھ دیر سوچنے کے بعد اک فلیٹ میں لے آیا۔

ہاں اب بتاے کیا ہوا ہے؟“۔

”برہان میرا کوئی بھائی نہیں تھا لیکن تم کو میں نے بھائی سے بڑھ کر مانا ہے۔اسنے تمہید باندھی۔

بھابھی۔۔۔میں آپ کی امید پر پورا اتروں گا”۔“

برہان نے کہا

مجھ میں کسی سے ملنے کی ہمت نہیں ہے خاص طور پرم۔مم۔۔۔میر کے سامنے آنے کی۔کسی کو بھی“
معلوم نہیں ہونا چاہیے کہ میں ادھر ہو ں اس نے سسکتے کہا تھا۔
”لیکن بھابھی۔۔۔“

برہان نے کچھ بولنا چاہا

پلیز برہان“عریشہ نے ہاتھ جوڑ دیے۔“

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اوکے میں وعدہ کرتا ہوں۔جب تک آپ نہیں چاہے گی کوئی نہیں جان پاے گا۔“

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ابھی میں کھانا باہر سے لے آتا ہوں۔

وہ باہر سے کھانا لے کر آیا۔

اک فون اور سم بھی خرید لایا تھا۔
دوست کے گھر کال کر کے اک ملازمہ کو ادھر بلوایا تھا۔۔۔
کھانے پینے کا سارا سامان موجود ہے

باقی میں کل چکر لگاتا ہوں

تو پھر آپ لسٹ بنا دینا میں لا دوں گا۔

ویسے بھابھی یہ زیادتی کر رہی ہیں۔

برہان نے کہا تھا

اس کا چہرا سرخ پڑا تھا۔

وہ اٹھتے بولا

اوکے اپنا خیال رکھیے گا ۔میں کل چکر لگاتا ہوں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ واپس آیا تو میر لان کی چیئر پر سر جھکاے بیٹھا تھا۔

اس نے کندھے پر ہاتھ رکھا وہ سیدھے ہوا۔

"آو کہا رہ گے تھے۔"

"وہ ۔۔۔م۔۔میں کسی کام سے گیا تھا"

اس نے کہا تھا۔

"آپ کو کیا ہوا ہے بھابھی نے باہر نکال دیا؟"

اس نے نارمل ہوتے کہا تھا

میر نے گھوری سے نوازا۔۔۔

برہان وہ گھر چھوڑ کر چلی گی ہےاس نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا"۔"

۔۔ک۔۔۔۔کیا۔۔۔وہ چینختے ہوئے کھڑا ہوا تھا"۔"

"بیٹھ جاو۔۔۔اور ایکٹنگ کی دوکان۔۔"

وہ بیٹھ گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

یار سب جگہ چیک کر لیا پر وہ نہیں مل رہی۔بس خط چھوڑ گی ہے"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

۔کل سے اک نیو مشن پر بھی جانا ہے۔۔۔آوٹ آف کنٹری اس نے پیشانی مسلتے کہا تھا۔

میں نے اسے سرچ کرنے کے لیے اک ٹیم تشکیل دی ہے۔

اس کا فون بجنے لگ گیا اس نے کال پک کی۔اوکے سر میں نکلتا ہو۔

یار مجھے ابھی جانا پڑے گا۔

"تم پیچھے سے سب سنبھال لینا کچھ بھی معلوم ہوا تو بتانا۔

چلے میں آپ کو ائیر پورٹ چھوڑ آوں"۔"

مجھے اپ ڈیٹ کرتے رہنا۔یہ مشن میرے لیے ضروری نہ ہوتا تو میں کبھی نہ جاتا۔"

اس نے ساتھ چلتے کہا تھا

آپ جاے میں پوری کوشش کروں گا بھابھی کو ڈھونڈنے کی ۔"

برہان نے اسے تسلی دیتے کہا تھا۔

💗💗💗💗💗💗💗💗💗💗

میر نے ادھر پہنچتے کال کی تھی

برہان کچھ معلوم ہوا؟۔

نہیں بھائی میں آفیسر کے پاس ہی بیٹھا ہوں کوئی سوراخ ہاتھ نہیں آ رہا ۔

برہان نے جواب دیا۔

🎈🎈🎈

میر نے مٹھی میں پکڑے بریسلٹ کو زور سے دبایا تھا۔

کال کاٹ دی تھی۔

برہان صبح جا کر اسے ضرورت کی چیزیں اور ڈریسز خرید کر دے آیا تھا۔

وہ کبھی کبھار ہی اسے ملنے آتا تھا۔

اسے گئے اک مہینہ ہو چکا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

اس نے برہان کو بھی بول دیا تھا کہ وہ آفیسر کو بول کر یہ کیس ختم کر دے ملتی وہ چیز ہے جو گم ہوئی ہو۔

اور کوئی جان بوجھ کر منظر سے غائب ہو تو وہ نہیں ملتے۔

برہان شرمندہ ہوا تھا۔
لیکن اسے وعدے کا پاس رکھنا تھا۔

برہان واش روم میں تھا۔
اس کا فون بجا۔
پرائیویٹ نمبر لکھا تھا اس سے پہلے کہ زویا کال پک کرتی

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

برہان نے فون کو اسکے ہاتھ سے جھپٹا۔۔۔۔۔وہ گھور کر رہ گی۔

وہ لے کر باہر نکل گیا۔

گھر میں اسنے یہ ہی بول رکھا تھا کہ عریشہ میر کے ساتھ گی ہے۔
زویا برہان کے کپڑے لانڈری کے لیے دینے لگی تھی۔
اس کے کپڑوں میں سے کوئی بل گرا تھا۔

لیڈیز ڈریسز اور لیڈیز کے استعال کی چیزیں ۔۔۔وہ آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی۔

اس نے روتے ہوئے میر کا نمبر ملایا تھا۔

عریشہ سے بات کروا دے سلام دعا کے بعد وہ مدعے پر آئی۔
وہ تو گھر نہیں ہے۔کوئی مسلہ ہے تو مجھ سے ڈسکس کر سکتی ہے؟"میر کو وہ پریشان لگی تھی۔"
میر بھائی وہ برہان۔۔۔۔۔اس نے روتے ہوئے بات ادھوری چھوڑی۔
"میر پریشان ہو گیا۔۔کیا ہوا ۔۔۔برہان کو؟"
اس نے پریشانی سے استفسار کیا۔

بھائی وہ مجھے۔۔۔۔چیٹ کر رہے۔۔۔۔ہے۔۔ان۔۔۔کی۔۔۔زندگی ۔۔۔۔میں۔۔۔کوئی"
"۔۔۔۔اور ۔۔۔۔لڑکی۔۔۔۔۔ہے۔۔۔اس نے روتے ہوئے بتایا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

زویا۔۔۔آپ پریشان نہیں ہوں۔۔۔میں بات کرتا ہوں اس سے میر نے تسلی دے کر فون بند کیا۔"

اس نے اک نمبر ملایا اس سے بات چیت کرنے کے بعد میٹنگ کے لیے نکل گیا۔

خفیہ طریقے سے وہ اس کینگ کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو گے تھے۔
جو لڑکے اور لڑکیوں کا مس یوز کرتے تھے۔

ڈیڑھ ماہ بعد اپنی سر زمین پر قدم رکھتاوہ خوش تھا۔

اس کا فون بجا تو اس نے پک کر لی۔

اوکے تم مجھے لوکیشن سینڈ کر دو"۔"

اس نے گاڑی ہوسپٹل کے سامنے رکی ۔

وہ گاڑی سے باہر آگیا۔برہان نے بیک سائڈ کا دروازہ کھول کر اسے بٹھایا۔

خود جا کر فرنٹ دروازہ کھولا تو کرنٹ لگا تھا

فرنٹ پر بیٹھے شخص کو دیکھ کر طوطے اڑے تھے۔

عریشہ نے بھی سامنے نظر اٹھائی تھی۔

آنکھیں۔۔۔پھاڑے۔۔۔,منہ کھولے دیکھ رہی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

برہان کا رنگ اڑا اک رنگ آ رہا تھا۔۔اک جا رہا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"م۔۔۔۔مم۔۔۔۔۔میر بھائی۔۔۔۔۔م۔۔۔م میں۔۔۔ وہ"

برہان منمنایا۔۔۔۔

آفس جاو آکر بات ہوتی ہے اس نے سرد اور کٹیلے لہجے میں کہا تھا۔"

وہ سامنے کھڑی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

برہان۔۔۔۔بیٹا۔۔۔تیل۔۔لگا۔۔۔لے۔“

اس نے گاڑی کا دروازہ کھولتے کہا تھا

میر نے گاڑی آگے بڑھا دی۔

عریشہ کی تو جان ہوا ہو رہی تھی۔۔۔۔

گاڑی فلیٹ کے سامنے اک جھٹکے سے روکی تھی۔

میر اسے گھسیٹتے ہوے اندر لے کر آیا تھا۔۔۔کمرے میں لاکر اک جھٹکے سے چھوڑا

تھا۔۔۔۔م۔۔م۔۔م۔۔میر ۔۔۔ کا ہاتھ اٹھا تھا۔

اسکے چہرے پر نشان چھوڑ گیا تھا۔

وہ پھٹی آنکھوں سے بے یقینی سے اس کو صدمے سے دیکھ رہی تھی۔

تمہیں زرا سا بھی اندازا ہے؟ میں کس اذیت سے دو چار رہا ہوں ۔“

میرے دل پہ کیا گزرتی ہو گی کبھی سوچا ہے؟

”میں پل پل مرا ہوں تمہاری یاد میں۔

وہ شخص جس کے کنٹرول میں پورا ملک تھا۔اس کو اس کی بیوی نے ہرا دیا۔“

اس کی انا جیت گی۔کیوں کیا ایسا۔۔؟ وہ بازو کو دبوچے اس پر چلایا تھا؟”۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس کی خاموشی اسے غصہ دلا رہی تھی۔

"بتاو"

وہ گرفت سخت کرتے ڈھاڑا تھا

م۔۔۔میں۔۔۔سب کچھ برداشت کر سکتی ہوں پر آپ کو اگر مجھ سے نفرت ہو جاتی تو میں سہہ نہیں پاتی"۔

وہ روتے ہوے اس کے سینے سے جا لگی۔۔۔

اور اتنا کچھ ہونے کے بعد مجھ میں ہمت نہیں تھی۔آپ کی آنکھوں میں بے اعتنائی دیکھنے کی"۔

وہ شدت سے روتی اپنے دل کی بات بتا رہی تھی وہ اک جھٹکے سے اسے دور کرتا باہر نکل گیا۔

کیوں کہ وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتا تھا۔

وہ روتی ہوئی نیچے بیٹھ گی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ملازمہ چھٹی پر تھی۔

میر کہیں نکل گیا تھا۔

رات کہ نو بج رہے تھے۔اس نے کھانا بنایا۔کھانا ٹیبل پر رکھ کر وہ کمرے میں چلی گی جا کر اندر سے لاک لگا لیا۔

میر آیا تو سیدھا کمرے میں گیا۔

لیکن دروازہ لاکڈ تھا۔اس نے ناک کیا لیکن اسنے نا کھولا۔

وہ دوسرے بیڈ روم میں چلا گیا۔

اگلے دن اس کے جانے کے بعد وہ کمرے میں سے باہر نکلی۔

میر نے برہان کو آفس میں بلوایا۔۔۔

تم کیا خود کو بہت سمارٹ سمجھتے ہو؟"

میں نے اسی وقت تمہیں تیزی سے نکلتے دیکھ لیا تھا۔
جب تیزی سے فون کان کے ساتھ لگاے گاڑی کی طرف گے تھے۔

میں یہ جانتا تھا کہ عریشہ کہا ہے۔
اسی لیے میں مشن پر گیا تھا۔۔۔

اور پھر جو میر نے اسکے ساتھ کیاوہ بہت دنوں تک یاد رہنے والا تھا۔درگت بننے کے بعد اس نے توبہ کر لی۔

رات کو میر نے اسے دروازے کے باہر اتارا۔ وہ چپ چاپ اتر گیا۔

میر کو اس کی شکل دیکھ کر ہنسی آ رہی تھی۔

وہ دروازے تک پہنچا تو میر نے اس کو آواز دی۔اس نے مڑ کر دیکھا۔

پتر خفاظتی اقدامات کر کے جانا”۔“

برہان نے ہونک بنے دیکھا۔

ہو سکے تو ایمبولیس کو کال کرلینا”۔قہقہ لگاتے گاڑی آ گے کو بڑھا دیا“

برہان کو کچھ سمجھ نہ آیا۔

لیکن کمرے میں داخل ہوتے کشن سیدھا سر پر پڑا اور پھر جو زویا کے ہاتھ آ رہا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ اس پر نشانہ باندھ رہی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

”تمہاری ہمت کیسے ہوئی کسی اور کو اپنی زندگی میں لانے کی وہ بپھری ہوئی شیرنی بنی ہوئی تھی۔“

برہان کو اب سمجھ آیا تھا

کہ میر اس کی ٹانگ کھینچ رہا تھا

برہان نے بہت مشکل سے اس کو قابو کیا تھا۔اتنے میں زویا کا فون بجا۔

اس نے اٹھا کر آن کیا اور سپیکر پر ڈال دیا۔

میر تھا

زویا میں نے مزاق کیا تھا۔

برہان نے وہ سب چیزیں میرے کہنے پر خریدی تھی"۔"

اسکو صدمہ لگاتھا جیتنا کچھ وہ برہان کے ساتھ کر چکی تھی۔۔برہان۔۔۔اس نے مسکین سی شکل بنا کر کہا تھا۔

یہ سب میر بھائی کی غلطی ہے۔

وہ رونے والی ہو گی تھی۔

چھوڑو ۔۔۔مجھے بھوک لگی ہے۔جاو کھانا لے آو"۔"

اس نے کہا تھا

🎈🎈🎈🎈🎈🎈🎈

وہ حسب معمول فلیٹ پر آیا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تو وہ کمرے میں جا چکی تھی۔

اس نے فریش ہونے کے لیے واش روم کا دروازہ کھولنا چاہا۔

لیکن وہ نہ کھلا۔

اس نے بہت مشکل سے کھولا تھا

اس کا لاک مسلہ کر رہا تھا۔

فریش ہونے کے بعد وہ لیٹ گیا۔

صبح حسب معمول وہ نماز پڑھنے کے بعد جاگنگ کے لیے نکل گیا۔
عریشہ کے کمرے کے واش روم میں پانی نہیں آرہا تھا۔

اس نے میر کو باہر جاتے دیکھا۔

وہ اس کے کمرے میں چلی گی۔
فریش ہونے کے بعد اس نے دروازہ کھولنا چاہا۔لیکن یہ کیا۔

دروازہ تو کھل ہی نہیں رہا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اس کو گھٹن ہو رہی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس کا سانس بند ہونے لگا تھا۔
اس نے دروازہ زور زور سے بجانا شروع کر دیا۔لیکن بے سود میر تو گھر پر نہیں تھا۔

اس کو لگا تھا وہ آج یہی مر جاے گی۔اس کے ماتھے پر پسینہ چمکنے لگا

میر آکر دھڑم سے بیڈ پر گرا تھا

ک۔۔۔کھولو۔۔۔"اس نے بند ہوتی سانس کے ساتھ دروازہ بجتے کہا تھا۔"

میر نے چونک کر سر اٹھایا۔

کمرے میں کوئی نہیں تھا۔

اس نے سر جھٹکا۔

میر دن میں بھی سپنے دیکھنے لگے ہو۔

وہ بڑبڑایا

ہلکا سا دروازہ بجا۔

وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

اس کے دماغ میں کچھ کلیک ہوا تیزی سے واش روم کی طرف بڑھا دروازہ لاکڈ تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

ہنی۔۔۔کیا۔۔۔کیا تم اندر ہو؟"۔"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے پریشانی سے دروازہ بجایا تھا

اس میں بولنے کی سکت ختم ہو گی تھی۔

اس نے ہاتھ دروازے پر مارا تھا بے بسی سے اکھرتی سانسوں کے ساتھ دروازے کو دیکھا تھا۔کھٹکے کی آواز سے یقین ہو گیا تھا کہ عریشہ اندر ہی ہے

میر نے دروازے کو ٹھوکروں سے کھولا تو وہ بے ہوش پڑی تھی۔۔۔اس نے اس کا چہرا تھپتھپایا۔لیکن وہ بے حس و حرکت ہی رہی

وہ اسے اٹھاتا بھاگا تھا۔

پاس کے ہوسپٹل لے آیا تھا۔

ڈاکٹر نے اس کا ٹریٹمنٹ کرنے کے بعد میر کو کمرے میں بلوایا تھا۔

آپ۔۔۔انکے؟"ڈاکٹر نے پوچھا۔"

میری مسسز ہے۔"اس نے کہا تھا"

نیکسٹ ٹائم بی کیئر فل۔۔۔ایسی حالت میں۔۔۔ان کی اس طرح سے طبیعت خراب ہونا دونوں کی" صحت کے لیے اچھا نہیں۔۔۔۔"ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ انداز میں سمجھایا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

"میر حیران ہوا۔"دونوں مطلب۔۔۔۔؟

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے حیرانگی سے پوچھا۔

وہ ایکسپکٹ کر رہی ہے۔دو دن پہلے آئی تھی۔ان کی طبیعت خراب تھی۔کچھ ٹیسٹ کروائے تھے۔لیکن" "ابھی تک ری پورٹ کولیکٹ نہیں کی ہے۔

ڈاکٹر نے تفصیل سے بتایا۔

اسکا دل تیزی سے دھڑکا تھا۔

پھر خود کو کمپوز کرتے ڈاکٹر کے مبارک دینے پر انکا شکریہ کرتا اٹھا تھا۔

اس کے ہوش میں آنے کے بعد وہ اسے گھر لے آیا تھا۔

اس کو جوس بنا کر اپنے ہاتھوں سے پلایا۔
وہ میڈیسن کے زیرِ اثر سو گی تھی۔
میر نے رپورٹ گاڑی میں ہی رہنے دی تھی۔

اب کیا ہو گا یہ بات سوالیہ نشان بنی اس کو پریشان کر رہی تھی۔
میر خود کو کمپوز کرتے اٹھا۔
ایسے اک میٹینگ میں جانا تھا۔وہ جلدی سے تیار ہو کر باہر آیا۔رات کو گھر لیٹ آیا تھا وہ سو رہی تھی۔
صبح اٹھ کر فریش ہوا۔باہر آیا تو

عریشہ جو اس کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی۔املیٹ بناتے ہوے اس کا جی متلایا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ بیڈ روم کی طرف دوری۔
ٹاول سے منہ صاف کرتی نڈھال سی صوفے پر بیٹھی۔
میر نے آ کر کندھے پر ہاتھ رکھا۔

وہ۔۔۔میں۔۔۔بس ناشتہ دینے ہی لگی تھی"۔"

وہ اسے سامنے دیکھ کر اک دم کھڑی ہو گی
"آو۔۔۔" '
اس کا ہاتھ پکڑتے باہر لے آیا۔وہ لوگ ناشتہ کی ناشتے کی ٹیبل تک آے۔
اس نے کرسی کھینچ کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

ناشتہ کی ٹرے ٹیبل پر لے آیا۔

جوس۔۔۔۔ڈال کر اس کو پکڑایا۔

بریڈ پر جیم لگا کر اس کو دیا۔

"آج کے بعد املیٹ بنانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ملازمہ واپس نہیں آئی اب تک؟"

اس نے ناشتہ کرتے پوچھا

آج آ جائے گی"۔

عریشہ نے جواب دیا

اوکے کنفرم کر کے بتاو نہیں تو کسی اور کا بندوبست کرتے ہے"۔

دروازے پر بیل بجی میر نے جا کر دروازہ کھولا سامنے کام والی کھڑی تھی۔

وہ کمرے میں چلا گیا۔

جا کر سامان اٹھا کر باہر آیا۔

میڈم کا دھیان رکھنا۔کوئی بھی کام نہیں کرنے دینا۔وہ ہدایت دیتا باہر نکل گیا۔

میٹینگ اٹینڈ کرنے کے بعد میر کے آفس گیا۔

کافی دن سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔وہ سسٹم پر کوئی کام کر رہا تھا۔

وہ کھنگھار کر چیئر پر بیٹھا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

برہان۔۔۔۔اس نے پکارا۔۔۔

برہان نے اس کی طرف نہیں دیکھا۔

”لگتا ہے بیگم نے اچھی خاصی خدمت کی تھی؟۔“

میر نے سر کھجاتے کہا تھا

میر کو بھی ہنسی آ گی۔

میں نہیں چاہتا بتمیزی کرو سو آپ چلے جاے۔۔۔۔وہ منہ بناتے بولا”۔“

میر کا قہقہ نکل گیا۔

برہان بھی ہنس دیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

ویسے آپ نے اچھا نہیں کیا تھا”۔“

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

برہان نے گلہ گیا۔

تم نے تو بڑا اچھا کیا تھا”۔ میر نے گھورتے کہا تھا۔“

چلے لنچ کرنے چلتے ہے”۔برہان نے آفر کی لنچ کرنے کے بعد وہ دوبارہ آفس چلا گیا۔“

وہ ہوسپٹل کا روانڈ لگانے آیا تھا۔کچھ یاد آنے پر گائنا گالوجسٹ کے کیبن کی طرف آیا۔

دروازہ ناک کیا۔

آیئے نہ مسٹر میر"۔ڈاکٹر زرا نے مسکرا کر کہا۔"

اس نے ساری بات اس سے ڈسکس کی۔

اس نے ڈائٹ چارٹ اور ساتھ میں بیڈ ریسٹ بتایا تھا۔

گھر آیا تو وہ بیسن پر جھکی وامیٹنگ کر رہی تھی۔

میر نے سہارا دے کر اسے بیڈ تک لایا۔

جوس لے کر آیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

ملازمہ کو اس کے کھانے پینے کا سمجھا دیا۔اس نے تھوڑا سا کھانا کھایا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے میڈیسن دی ۔وہ لیٹ گی۔

میر بھی جا کر صوفے پر لیٹ گیا۔

میر بہت پریشان تھا

۔اس کو حقیقت پتا چلی تو وہ پتا نہیں کیا کرے گی۔

پہلے ہی بہت مشکل سے حالات نارمل ہوئے تھے۔میر سوچوں میں الجھا نیند کی آغوش میں چلا گیا۔

میر شام کو آفس سے نکل رہا تھا

اس نے مسیج نوٹیفکیشن چیک کیا۔

عریشہ کا مسیج تھا۔

وہ گھر جا رہی ہے۔

وہ بھی سیدھا گھر ہی آگیا۔دس بج رہے تھے۔بی جان اور مما پاپا کو ملنے کے بعد کمرے میں آیا۔

وہ سوئی ہوئی تھی۔

اس نے پیشانی چومی۔۔

جا کر چینج گیا۔سٹڈی روم میں چلا گیا۔۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

رات کے دو بجے ادھر ہی لیٹ گیا۔

اگلے دن سنڈے تھا سب ان کے آنے پر خوش تھے۔

دوپہر میں برہان سٹڈی روم کا دروازہ تیزی سے کھول کر اندر آیا۔

میر نے گھور کر دیکھا۔

سوری۔۔۔۔وہ۔۔۔۔مجھے۔۔۔آپ کی گاڑی چاہیے۔۔۔"۔"

اس نے مسکین شکل بنا کر کہا تھا

"میر نے ابرواچکا کر پوچھا کیوں۔۔۔۔؟

بھائی۔۔۔۔زویا کو شاپنگ پر لے کر جانا تھا۔۔"

برہان نے کہا۔

میر نے بولا اوکے لے جاو۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

زویا نے ڈیش بورڈ پر پڑا کاغذ ہاتھ بڑھا کر اٹھایا۔

"""ارے۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اک دم چینخی ۔

برہان نے گھبرا کر اک دم بریک پر پاو رکھا۔

کیا ہوا؟"اس نے خشمگیں نگاہوں سے گھورتے کہا۔"

یہ۔۔۔۔یہ۔دیکھو۔"

برہان۔۔۔۔عریشہ بھابھی۔۔۔۔ماں۔۔۔۔بننے والی...ہے"۔

"سیریس لی۔۔۔؟"

اس نے رپورٹ پکڑتے کہا۔

لیکن سوچنے والی بات یہ ہے کہ انہوں نے بتایا کیوں نہیں"۔ زویا نے کہا"

زویا تم ابھی عریشہ سے کچھ نہ پوچھنا"۔برہان نے کچھ سوچتے منع کر دیا۔"

عریشہ کی طبیعت زیادہ خراب تھی۔اس نے ڈاکٹر کو کال کر کہ بلوایا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ڈاکٹر نے چیک کر کے میر کی طرف دیکھا

آیئے باہر چلتے ہے"۔"

میر نے ڈاکٹر کو کہا

کہ وہ بولے فوڈ پوائزنگ ہوئی ہے

ڈاکٹر نے انجیکشن لگا دیا۔۔

وہ پر سکون ہو گی۔

زویا اور برہان بھی آگے تھے۔

لیکن انھوں نے بھی چپ سادھے رکھی۔

میر کی خاموشی اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

اس نے سوری کرنے کا سوچا۔

میر کو میسج کیا۔میر پلیز۔۔۔جلدی گھر آ ے۔۔۔اس نے پریشان ہو کر نمبر ملایا تو اس نے بزی کر دیا۔

وہ تیزی سے آفس سے نکلا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

گھر آیا تو لاونج خالی تھا

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ تیزی سے دروازہ کھول کر اندر آیا تھا۔

میر کمرے میں آیا۔

تو وہ کمرے میں نہیں تھی۔

وہ ڈریسنگ روم میں گیا۔

تو وہ کب بورڈ کے سامنے ساکت کھڑی تھی۔

بلیو کلر کا نائٹ ڈریس پہنے نیٹ کے بنے ڈریس میں سے اس کا نمایاں ہوتا سراپا اس کو بے خود کر گیا۔

وہ اس کی طرف بڑھا۔

میر نے پیچھے سے جا کر حصار قائم کیا۔

اس کے کندھے پر لب رکھے۔

اس نے بے بسی سے آنکھیں بند کر لی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

میر نے اس کا رخ اپنی طرف موڑا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

لائٹ سا میک اپ کیے بالوں کا سامنے سے رول کر کے اک لٹ چہرے پر جھول رہی تھی۔باقی بالوں کو کھولا چھوڑ دیا گیا تھا۔

نفیس سا نیکلس گلے کی زینت بنا ہوا تھا۔

آنکھوں کو مسکارے اور کاجل سے سجایا گیا تھا۔

ریڈ لپ سٹک سے ہونٹ اس کو گھائل کر رہے تھے۔میر نے جھک کر اسے اٹھا لیا۔

وہ لرزی تھی۔

میر اسے بیڈ پر لٹاتا اس پر جھکا۔
اسکے نک بون پر بنے تل پر اپنے لب رکھے۔

اس کے آنسو بے قابو ہوتے پلکوں کی باڑ توڑ کر تکیے میں جزب ہوئے

اس کی گرم سانسوں کی تپش۔۔۔۔سے اس کہ گردن جلنے لگی تھی۔

میر نے اس کے چہرے کے اک اک نقش کو چوما تھا۔
وہ سختی سے آنکھیں میچے ہوئے تھی۔پوری کانپ رہی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے بازوچہرے پر رکھنا چاہا۔

میر نے بازو پیچھے کرتے اس کے ہاتھوں کو ہاتھوں کو اپنے میں مقید کرنا چاہا

جب اس نے وحشت سے چلاتے ہوئے مٹھی میں پکڑا کاغذ اس کو تھامایا تھا۔

وہ ٹھٹھکتے پیچھے ہوا تھا۔

پیچھے ہوتے بیڈ سے اتر گیا تھا۔

تبھی اس کی آنکھوں سے آنسو بہتے چلے گے۔

”آپ۔۔۔۔ایسے۔۔۔کیسے کر۔۔۔۔سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔مجھ سے یہ بات کیوں چھپائی۔۔۔۔؟“

وہ اس کا گریبان پکڑے سراپا سوال بنی ہوئی تھی۔

گندگی میں لتھڑی لڑکی کو سر کا تاج بنانے چلے تھے۔اک ریپ ہوئی لڑکی کو تو چلو پھر سے اپنا بھی لیتے“ لیکن۔۔۔۔۔۔نا جائز اولاد ۔۔۔۔۔۔جب دنیا۔۔۔والوں کو پتا لگے گا تو وہ جینے نہیں دے گے۔۔۔۔۔۔آ۔۔۔آپ۔۔۔۔اک۔۔کام۔۔کرے۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔مار۔۔۔دے۔۔۔یہ۔قصہ ختم کر دے۔۔۔۔م۔۔۔میں۔۔۔اس۔۔۔گلٹ کے ساتھ نہیں جی ۔۔۔۔سکتی۔۔۔۔۔اس نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اپنی گردن پر رکھے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے ہاتھ بڑھا کر اسے ساتھ لگا لیا۔
وہ اس کی بانہوں میں بکھر رہی تھی

میر کے آنسو بھی اسکے بالوں میں جزب ہو رہے تھے۔
میری بات سنو ہنی“میر نے اسے پیچھے کرتے سامنے کھڑا گیا تھا۔“
وہ اس کے ہاتھ جھٹلاتی یکدم اس سے دور ہوتی ڈریسنگ روم میں بند ہو گی۔

وہ ہاتھ میں رپورٹ پکڑے اس کے پیچھے گیا تھا۔لیکن تب تک دروازہ بند کر چکی تھی۔دروازے کے ساتھ بیٹھتی چلی گی۔

میرے اللہ۔۔۔۔۔"وہ بے بسی کی انتہا پر تھی۔"

میر نے بہت بار دروازہ بجایا۔لیکن اس نے نہیں کھولا تھا

دونوں نے رات جاگتے ہوے گزاری تھی۔

صبح وہ کمرے میں آئی۔۔۔۔میر تیزی سے اٹھ کر اس کی طرف گیا۔

وہ منہ سر لپیٹ کر لیٹ گی۔

میر باہر نکل گیا۔

اس نے ناشتے کے لیے منع کر دیا۔دوپہر میں بھی اس نے بولا اسے بھوک نہیں۔بی جان اور زویا آئی تھی۔

اس نے بول دیا اسکے سر میں درد ہے۔

میر کمرے میں آیا تو ساتھ میں اک بچی تھی۔میر نے اسے اشارہ کیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اس کے پاس گی۔اپنے ننھے ہاتھوں سے کمبل ہٹایا۔

میر پلیز۔۔۔۔اس نے آنکھوں پر بازو رکھا۔

"ماما۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے کہا تو عریشہ نے آنکھیں کھولی۔

اس دن والی بچی تھی۔

میر بھی پاس ہی کھڑا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

بابا جانی۔۔۔ماما۔۔۔کو ۔۔۔تو بخار ہے"۔"

Support@classicurdumaterial.com

انابیہ نے کہا

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عریشہ اٹھو میڈیسن لے کر آتے ہے"۔"

وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔

بیا بیٹا آپ چچی کے پاس جاو"۔"

میر نے پیار سے اسے کہا تھا۔

وہ گردن ہلاتی باہر نکل گی۔

اب تم نے اٹھنا ہے یاں میں اٹھا کہ لے جاوں؟"۔"

وہ کہتے اس پر جھکا

وہ ہڑبڑاتی اٹھی۔۔۔

میر جا کر صوفے پر بیٹھ گیا۔

اس نے جا کر چینج کیا۔
دونوں اک ساتھ آے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

انابیہ جو زویا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ان کو آتا دیکھ کر چپ ہو گی۔

بیا ہم ڈاکٹر کے پاس جا رہے ہے کچھ دیر میں آ جاے گے"۔"

میر نے اس کے سامنے دوزانو بیٹھ کر کہا۔
اوکے"۔"

انابیہ نے کہا۔

میر گاڑی سے اترا تو وہ بھی اتر گی ۔چیک اپ کروانے کے بعد میر نے واپسی پر ڈنر کے لیے گاڑی روکی تو اس نے منع کر دیا۔

وہ واپس آئے تو انابیہ سو چکی تھی۔

بی جان کے پاس تھی۔

"مجھے۔۔۔۔ڈائیورس چاہیے"

وہ بیڈ پر سر جھکائے بیٹھی تھی

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

میر جو ڈریسنگ روم کی طرف جا رہا تھا
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
اس کے قدم اسکی آواز پر تھمے۔

وہ چلتا اس کے سامنے آیا۔

"کیا۔۔۔بولا۔۔۔۔ہے۔۔۔۔۔اک۔۔۔۔دفعہ پھر سے بولو۔۔۔زرا۔۔۔۔"

وہ۔لفظوں۔۔۔۔کو۔چبا۔۔۔چبا۔۔۔کر۔۔۔بولا۔۔۔۔۔۔

"مجھے۔۔۔۔ڈائیورس۔۔۔۔چاہیے۔۔۔۔"

اسنے کھڑے ہوتے رخ موڑ کر دوبارہ سے کہا۔

اس بکواس کا مقصد جان سکتا ہوں"۔"

اسکی سخت گرفت۔۔اور چلانے پر وہ سسکی تھی۔

آپ۔۔۔میرے۔۔۔ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔"وہ بازو چھڑواتے چینخی تھی۔"

تم مجھے۔۔۔مجبور نہ کرو یہ ہی تمہارے حق میں۔۔۔بہتر ہو گا"۔"

اس نے تنبیہہ کی تھی۔

میں۔۔۔۔نے۔۔۔کہا۔نہ۔کہ۔میں۔۔۔آپ۔۔۔کے۔۔۔ساتھ۔۔۔نہیں۔۔۔۔رہنا۔۔۔چاہتی۔۔۔۔۔۔"

وہ۔۔۔۔روتے۔۔۔ہوئے۔۔۔بولی

میر اسے کھینچتا بیڈ تک لے آیا

اسے لٹاتا اس پر جھکا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

چ۔۔۔چھوڑے۔۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔۔دور۔۔۔۔۔رہے۔۔۔۔۔اس۔۔۔۔نے۔آنکھیں بند۔کرتے کہا تھا۔

میں بتاوں زبردستی کیسے کہتے ہے۔

اسکی جان ہوا ہوئی وہ شدت سے رو دی۔

میر نے ڈوبٹہ کھینچ کر پرے پھینکا۔

پیچھے۔۔۔۔ہٹے۔۔۔۔مجھے سانس نہیں آ رہی ۔۔"اس کی سانس اکھڑ رہی تھی"

وہ وحشت سے چلائی ۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اور اب اگر تم نے الگ ہونے کی بات کی تو میں خود کو مار دوں گا"اس نے اس پر نظریں گاڑے کہا" تھا۔

وہ کہتے ہوے اک جھٹکے سے اٹھا۔
اور کمرے سے باہر نکل گیا۔
وہ ششدرر رہ گیا۔
میر آفس میں فری بیٹھا ہوا تھا۔
اس نے عریشہ کو دیکھنے کے لیے کمرے والے کیمرے پر نظر ڈالی۔
وہ رپورٹ ہاتھ میں پکڑے۔۔۔۔شال اوڑھے ہڑبڑی میں تیزی سے باہر نکلی۔

یہ کہا جا رہی ہے۔

وہ بھی تیزی سے فون اٹھاتا باہر نکلا ۔

اس نے بریسلٹ والا کیمرا آن کیا تو اسے اس کی لوکیشن معلوم ہو گی۔

دونوں آگے پیچھے ہی ہوسپٹل آے تھے۔

وہ کاوئنٹر پر آنے کی بجاے سیدھی ڈاکٹر کے کیبن کی طرف آئی۔

سٹاف تیزی سے اسکی طرف آیا۔

میڈم آپ ایسے اندر نہیں جا سکتی"۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے غصے سے اسے دیکھا۔

"تم روکو گے مجھے؟"

وہ دھاڑی تھی۔

میڈم پلیز سمجھنے کی کوشش کرے آپ نے اپائنمنٹ نہیں لی۔"

وہ منمنایا تھا ۔

میں مسسز میر زیان شاہ ہوں۔تم مجھے روک کر تو دکھاو"۔"

وہ چلائی تھی

میر زیان کا نام سنتے ہی وہ اس کے راستے سے ہٹ گیا۔

زیان اسکے اسطرح بولنے پر مسکرا دیا۔

اس نے دروازہ کھولا تو ڈاکٹر زارا فری ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

اس کو آتے دیکھ کر مسکرائی۔"آیئے نہ مسسز شاہ"۔
عریشہ کو اس نے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔
وہ کرسی سنبھالتی بیٹھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تھوڑی سی دیر کے بعد وہ سنبھل کر بولی۔

ڈاکٹر میں بے بی ابارٹ کروانا چاہتی ہوں"۔"
زرا نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا۔وہ نظریں چرا گی

اسکی بات سنتے میر کو جھٹکا لگا۔
زیان اسکی بات سنتے کیبن میں آیا۔

ہیلو ڈاکٹر زارا"۔"

میر کی آواز سن کر اسے اپنی سماعت پر شبہ ہوا۔

اس نے اڑی رنگت کے ساتھ کھڑے ہوتے مڑ کر دیکھا۔

اسکی خون چھلکاتی نظریں اس کو آر پار ہوتی محسوس ہوئی۔

"""گھر چلیے؟"

اس نے سرد لہجے میں کہا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ ساکت کھڑی تھی۔

پاوں ہلنے سے انکاری تھے۔

وہ اس تک آیا۔

اسکو بازو سے پکڑ کر کھینچتے باہر نکلا۔

جا کر گاڑی کے فرنٹ سیٹ پر دھکیلا تھا۔

گاڑی میں بیٹھتے اس نے دروازہ اتنے زور سے بند کیا

کہ عریشہ نے لزرتے اس کی طرف دیکھا۔

💌💌💌

گھر آ کر میر نے اس کو کھینچتے گاڑی سے نکالا۔گھسیٹتے ہوے لے کر آیا۔
وہ کٹی پتنگ کی طرح اسکے ساتھ چلی جارہی تھی

لاونج میں سب لوگ موجود تھے۔

اس کے خطرناک تیور دیکھ کر انکا دل دہلا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ کسی کی بھی پرواہ کیے بنا اسے گھسیٹتے کمرے میں لایا۔سب انکے پیچھے آے تھے۔

کمرے میں آکر اک جھٹکے سے چھوڑا۔

عریشہ نے خوف سے اس کی طرف دیکھا۔

"ز۔۔۔زیان۔۔۔۔۔"

چٹاخ

اسکے باقی کے الفاظ اس کے چہرے پر پڑنے والے تھپڑ نے روک دیے۔

وہ چہرے پر ہاتھ رکھے ساکت کھڑی تھی۔

وہ کیا سب آنکھیں پھاڑے دیکھ رہے تھے

اس کو یقین ہی نہیں آ رہا تھا

کہ زیان نے اس کو تھپڑ مارا ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/

"میرررر۔۔۔۔ کیا بتمیزی ہے؟"

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

حیدر صاحب چلائے تھے۔

بی جان تیزی سے عریشہ کی طرف بڑھی تھی۔

یہ آپ اسی سے پوچھ لے کہ کیا کرتی پھر رہی ہے؟"۔"

اسنے ہاتھ میں پکڑی فائل اسکے منہ پر دے ماری اور سٹڈی روم میں بند ہو گیا۔

دروازہ اتنے زور سے بند کیا

کہ درودیوار ہلتے محسوس ہوئے۔

وہ لڑکھڑا کر نیچے گری تھی۔

”عریشہ پتر بتاو تو ہوا کیا ہے ؟“
بی جان کا دل ہول رہا تھا

زویا نے اسے اٹھاتے صوفے پر بٹھایا تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ بے جان مورتی کی طرح بیٹھی ہوئی تھی۔

پر اس کی تو سماعت کام ہی نہیں کر رہی تھی۔زویا اسے ساتھ لگاے بی جان کے کمرے میں لے آئی۔

سب اس سے پوچھ پوچھ کر تھک گے تھے۔

کہ ہوا کیا ہے؟“۔”

پر اس کو چپ لگی ہوئی تھی۔

دو دن ہو گے تھے

وہ بی جان کے ہی کمرے میں تھی۔

منتظر تھی کہ میر اسے لینے آے گا۔

دروازہ کھولنے کی آواز پر اس نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا۔

انابیہ ڈری سہمی کھڑی تھی۔

وہ اٹھی اس کا ہاتھ پکڑ کر لے آئی مسکرانے کی کوشش کی۔

مما۔۔۔۔بابا جانی۔۔۔گندے ہے۔۔انہوں نے آپ کو مارا میں ان سے کبھی بات نہیں کروں گی"۔"

اس نے روتے ہوے اسے ساتھ لگا لیا۔

کچھ دیر بعد دونوں نے اک دوسرے الگ ہو کر اک دوسرے کے آنسو صاف کیے

مما جانی مجھے بھوک لگی ہے"۔"

اس نے منہ بناتے کہا

اوکے آپ ویٹ کرو ۔میں کچھ بنا کر لاتی ہوں"۔

وہ اسکو بیڈ پر بٹھاتی باہر نکلی۔

وہ کمرے سے باہر نکلی کوریڈور میں پہنچ کر
اس کو زور سے چکر آیا ہر چیز گھومتی ہوئی محسوس ہوئی۔

اس نے سہارے کے لیے دیوار کے پاس پڑے ٹیبل پر ہاتھ رکھنا چاہا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس پر پڑے لیمپ پر ہاتھ لگا

وہ زمین بوس ہوا۔میر اور حیدر صاحب جو کچھ ڈسکس کر رہے تھے۔

انہوں نے چونک کر دیکھا۔
وہ لڑکھڑا کر گر پڑی

عریشہ بے ہوش پڑی تھی

وہ پریشانی سے اس کی طرف آے۔

زویا۔۔۔پانی لاو۔۔۔۔۔میر نے اس کا چہرہ تھپتھپاتے کہا۔
وہ بخار کی حدت سے دھک رہی تھی۔

میر اٹھا کر اسے بی جان کے کمرے میں لے گیا۔انابیہ جو کارٹون دیکھ رہی تھی۔

اسے ایسے دیکھ کر رونے لگ گی تھی۔

میر نے اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولی۔
میر جو اس پر جھکا تھا اسکے ہوش میں آتے باہر نکل گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

زویا جو انابیہ کو چپ کروا رہی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسے لیے اس کی طرف آئی۔

کیا ہوا تھا؟"۔"

بھابھی وہ میں انابیہ کے لیے پاستہ بنانے گی تھی چکر آ گیا تھا۔ عریشہ نے بتایا۔

اوکے تم آرام کرو میں بنا کر لاتی ہوں"۔"

وہ انابیہ کو ساتھ لے گی تھی۔

کچھ دیر بعد ملازمہ کھانا لے کر آئی۔
اس نے واپس بھیج دیا۔
وہ کمبل اوڑھے لیٹی تھی۔
میر نے غصے سے آکر کمبل ہٹایا۔
وہ جو رونے کا شغل فرما رہی تھی۔

اس نے آنکھوں پر بازو رکھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

عریشہ اٹھو۔ہاتھ منہ دھو کر آو"۔"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے نرمی سے کہہ۔

وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی۔
میری آواز نہیں آ رہی کیا؟"

مجھے مجبور مت کرو کہ میں کچھ غلط کروں"۔ اس نے بازو پیچھے کرتے کہا۔

وہ کمبل جھٹکتی اٹھ گی۔

کچھ دیر کے بعد وہ باہر آئی وہ بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔

بیٹھواور کھانا کھاو"۔"

وہ تحکم سے پور لہجے میں مخاطب تھا۔

وہ آرام سے بیٹھ گی۔

دو تین نوالے لینے کے بعد اس کا جی متلا نے لگ گیا
اس نے ہاتھ کھینچ لیا۔

رک کیوں گی؟۔"
میرے بچہ صحت مند ہو اس کے لیے تم کو کھانا پڑے گا"۔

اس نے سخت لہجے میں کہا۔

"م۔۔۔مجھ۔۔۔۔سے۔۔۔۔نہیں کھایا جا رہا"

اس نے نم آواز میں کہا تھا۔

"میں نے کہا اور کھاو"

اس نے سختی سے کہا تو وہ کھانے لگ گی۔

پھر اک دم وہ منہ پر ہاتھ رکھتی واش روم کی طرف بھاگی تھی۔

وہ باہر نکلی تو زرد چہرا لیے کانپ رہی تھی۔

وہ سہارا دینے کے لیے اٹھا۔

دور۔۔۔رہے مجھ سے۔۔۔آپ کو بس بچے سے سرو کار ہونا چاہیے۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اور آپ اک ناجائز بچے کو دنیا میں لانے کے لیے اسے اپنا بچہ بول رہے ہے جبکہ یہ بات آپ بھی جانتے ہے اور میں بھی کہ یہ بچہ آپ کا نہیں ہے۔

آپ میری اک بات کان کھول کر سن لیں۔میں اس بچے کو دنیا میں نہیں آنے دوں گی۔

چاہے مجھے خود کی جان ہی لینی پڑ جاے ۔

یہ بچہ ناجائز ہے۔"وہ پھٹ پڑی تھی۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔یہ میرا بچہ ہے۔اور اسکی حفاظت کے لیے میں کسی بھی حد تک جاوں گا۔'

اور یہ بھول ہے تمہاری کہ میں اس بچے کو کچھ ہونے دوں گا۔

اگر تم نے ذرا سا بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو اپنےانجام کی ذمہ دار تم ہو گی"۔

اس نے اس کے چہرے کو دبوچتے کہا تھا۔۔
اس کو صوفے پر دھکیلتا باہر نکل گیا۔

...____________

انابیہ اور زویا کمرے میں آئی تو عریشہ نے جلدی سے آنسو صاف کیے

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

زویا نے میڈیسن اس کے ہاتھ پر رکھی اور پانی کا گلاس پکڑایا میڈیسن لینے کے بعد زویا نے دودھ کا گلاس پکڑایا۔

جو اس نے بمشکل ختم کیا۔مما آپ میرے ساتھ ویڈیو گیم کھیلے گی۔

اس نے گردن ہاں میں ہلا دی۔

وہ میر کا لیپ ٹاپ اٹھا لائی۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ اس کی گود میں سر رکھے سو گی۔

کچھ سوچتے اسنے گیلری کھولی پاسوڑد اس کا منہ چڑا رہا تھا۔

اس نے کانپتے ہاتھوں سے اپنا نام لکھا۔

لاک کھل گیا۔اس کے نام سے فائل بنی ہوئی تھی

۔اس نے ویڈیو چلائی۔

اس کی رنگت اڑی تھی۔

اس دن کی ویڈیو تھی۔

جب وہ اغوا ہوئی تھی

کیسے وہ اپنا آپ بچانے کی کوشش کر رہی تھی۔
اس کا میر کو پکارنا۔پھر گرنا پھر اسکو جلایا جانا پھر بے ہوش ہو جانا ۔عریشہ کی رخ کانپی تھی وہ آنکھیں بند کرنے لگی تھی زاور اس پر جھکا تھا۔اس نے ہاتھ مار کرویڈیو بند کرنی چاہی لیکن اگلے پل ویڈیو کودیکھ کر رک گی میر کا دروازے کو ٹھوکر مار کر اندر آنا تھا۔

اس کا ہاتھ وہی رک گیا۔

اس کا ۔۔۔مطلب۔۔۔اس نے م۔۔میرے۔۔۔ساتھ۔۔۔کچھ۔ نہیں۔۔۔کیا۔ تھا

۔۔۔تو۔۔۔پھر۔۔۔یہ۔بچہ۔۔۔اس۔۔۔نے۔بہتے آنسو کے ساتھ سوچا تھا۔

میر اسے لے کر آیا پھر فارم۔۔۔ہاوس۔۔۔پر۔۔۔۔۔۔پہنچنا۔۔۔۔ویڈیو ابھی۔۔۔چل۔۔۔رہی تھی۔وہ آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی۔

میر اس کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔سب تدبیر کر چکا تھا۔

لیکن کسی بھی طرح سے فائدہ نہیں ہو رہا تھا۔کچھ پل وہ شش و پنج میں مبتلا رہا۔پھر اس پر جھکا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اس کے آنسو ساکت ہو گے تھے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی۔

اس کا دل اچھل کر حلق میں اٹکا۔شرم سے چہرہ لال ہوگیا۔

وہ آگے کی ویڈیو دیکھ کر شرم سے دوہری ہونے لگی۔

اس کی جان لبوں میں آ سمٹی تھی۔

اس کا اس کی وارفتگی دیکھ کر اس کا چہرا جلنے لگا تھا۔

اور پھر اسکی بھڑتی جسارتیں دیکھ کر اسکے چودہ طبق روشن ہو گے۔

_____ ❤️❤️😘😘😘❤️❤️ . . _____

کھٹکے کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔

سامنے میر کھڑا تھا۔

اک پل کو سانس تھمی۔

لیپ ٹاپ کو ہاتھ مار کر بند کیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

میر اس کی کنڈیشن دیکھ کر حیران ہواوہ یکدم کھڑی ہوئی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس کی گود میں رکھافون نیچے جا گرا۔

وہ متغیر دھڑکن کو اعتدال پر لانے لگی۔

میر گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا

میر قدم اٹھاتابیڈ تک آیا وہ بوکھلاتی اس کے پاس سے تیزی سے گزر کر باتھ روم میں بند ہو گی۔

میر سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ ہوا کیا ہے۔

پھر سر جھٹک کر سوئی انابیہ کو اٹھا کر کندھے سے لگایا

اک ہاتھ سے لیپ ٹاپ اٹھا کر باہر نکلا۔

وہ کافی دیر کے بعد باہر نکلی۔

بی جان بیڈ پر نیم دراز تھیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دروازے پر دستک ہوئی تو دونوں نے چونک کر دیکھا۔

کون ہے۔؟"بی جان نے پوچھا۔"

میر کے ساتھ روتی انابیہ اندر آئی۔آ کر اسکی ٹانگوں سے لپٹ گی۔

مجھے آپ دونوں کے ساتھ سونا ہے اس نے روتے ہوے کہا تھا۔

دونوں نے نظریں اٹھائی دونوں ہی اک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔

”چلیں نہ مما جانی۔۔۔۔“

اس نے روتے ہوے اسے کھینچا تھا۔

وہ لاچار سی ساتھ چل دی۔

کمرے میں آ کر دونوں کھڑے تھے۔

”لیٹے نہ۔“

اس نے اشارہ کرتے کہا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دونوں لیٹ گے۔
انا نے دونوں کا ہاتھ پکڑ کر خود پر رکھا تھا۔

عریشہ سرخ پڑی تھی۔

اس کا دل ہاتھ میں ڈھڑکنے لگا تھا۔

میر کواس کے چہرے کے بدلتے رنگ بھاے تھے۔

گڈ نائٹ تو وش کر دے۔

اس نے سر اوپر اٹھا کر معصومیت سے کہا تھا۔

دونوں رخسار پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کیا تو دونوں اس کے چومنے گال کے لیے جھکے۔

انا بیہ اک دم لیٹ گی تھی۔

دونوں کے لب آپس میں ٹکرا گے۔

”میں نے کچھ نہیں دیکھا“

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اس نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے کہا تھے۔عریشہ کے لب سلگنے لگ گے تھے

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

انابیہ جلد ہی سو گی۔

کچھ دیر کے بعد میر اٹھ گیا۔

جا کر لیپ ٹاپ آن گیا۔
اک فائل کی سرچ کے لیے آج کی ہسٹری چیک کرنے لگا۔

لاسٹ فائل دیکھ کر اس نے حیران ہوتے عریشہ کی طرف دیکھا۔

نظریں چرا گی۔

اس نے منہ تک کمبل اوڑھ لیا ساری رات وہ سو نہیں پائی تھی۔

یہ کیسا انکشاف ہوا تھا۔

______😘😘😘😘.___

صبح میر کی آنکھ کھلی تو اس نے بیڈ پر نظر ڈالی انابیہ سوئی ہوئی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

جبکہ عریشہ غائب تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ فریش ہو کر باہر آیا تو وہ ڈائنگ ٹیبل پر سب کے ساتھ بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی۔

اسے دیکھ کر چہرا سرخ ہوا تھا۔

وہ اٹھنے کے لیے پر تول رہی تھی۔

وہ ساتھ آ کر بیٹھا۔

بریڈ پر جیم لگا دو۔

میر نے کہا

وہ کانپتے ہاتھوں سے لگانے لگی۔

وہ پزل سی دل میں اتری جا رہی تھی۔

خالی توس کیوں کھا رہے ہو میر پتر کو چائے بنا دو۔

https://www.classicurdumaterial.com/

اس نے چائے چینک سے ڈالنی چاہی۔

Support@classicurdumaterial.com

ہاتھ لرزنے سے چائے جس ہاتھ میں کپ پکڑا تھی اس کا ہاتھ جھلسا گی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ سسکی دباتی چائے رکھتی تیزی سے اٹھی۔کمرے میں جا کر شدت سے رو دی۔

میر جو اس کا جلا ہاتھ دیکھ چکا تھا۔اس کے پیچھے آیا۔

اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

تو اس نے روتے ہوے مڑ کر دیکھا۔ہاتھ کو پیچھے ڈوبٹہ میں چھپایا۔

میر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر دیکھا جو سرخ ہو چکا تھا۔

اوپر دانے بنے ہوئے تھے۔اس نے آئنمنٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر لگائی۔

وہ سسکی تھی۔اس نے ہاتھ کھینچنا چاہا لیکن میر کی گرفت مضبوط تھی۔

میر اس کے ہاتھ پر مرہم لگا کر مڑنے لگا

تو وہ اس کے سینے سے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔

کچھ دیر کے بعد انابیہ اٹھ گی۔

وہ اک دم اس سے دور ہوئی۔

وہ بھی جاکر وش روم میں گھس گیا۔

وہ نہا کر نکلاتو دونوں کمرے میں موجود نہیں تھیں۔

وہ آفس کے کسی کام۔سے باہر نکل گیا۔شام کے وقت واپس آیا۔

سلام کرتا تیزی سے اندر کی جانب گیا۔

اور پھر کچھ دیر کے بعد اسی تیزی سے واپس آیا۔

"پتر خریت ہے ؟"

بی جان نے اس سے پوچھا۔

جی بی جان اک فائل گھر رہ گی تھی۔وہ ہی لینے آیا تھا۔

"بابا جانی"

انابیہ تیزی سے اس کی طرف آئی

میر نے مسکراتے ہوے اسے اٹھا لیا

دونوں رخسار چومے

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

”کیسی ہے میری ڈول ؟“

اس نے ناک دباتے پوچھا تھا۔
جبکہ نظریں سامنے بیٹھی عریشہ پر تھی۔

جو اسے دیکھ رہی تھی۔

جب میر نے دیکھا تو وہ چہرا جھکا گی۔

میں ٹھیک ہوں۔میں نے آپ کو بہت مس کیا۔بابا جانی جلدی واپس آیئے گا۔پھر ہم آئس کریم کھانے چلتے ہے“۔

اوکے میں جلدی آنے کی کوشش کروں گا آپ مما کے پاس جاو۔اسے اٹھاے اس کی طرف آیا۔“

اس نے ہاتھ بڑھایا میر کا ہاتھ اسے پکڑاتے اس کے ہاتھ کے ساتھ ٹچ ہوا اس نے نظریں اٹھا کر میر کی طرف دیکھا۔

اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اب جبکہ سچائی کھل چکی تھی تو وہ میر سے بات کرنا چاہ رہی تھی ۔

لیکن وہ اسے مسلسل اگنور کر رہا تھا ۔

میر نے فارغ ہو کر ایل ای ڈی پر نظر ڈالی۔تو حیران ہوا۔

وہ پنک کلر کا بلوز پہنے سکائی بلو کلر کی ساڑھی پہنے مہارت سے چہرے پر میک اپ کیے ہوے تھی۔

بالوں کا جوڑا بنائے کندھے پر شال ڈالے برسلیٹ کو ہاتھ میں گھوماتی گہری سوچ گم ہو گی تھی۔

برہان دروازہ ناک کرتا کمرے میں آیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

”چلیں؟“

اس نے گردن ہلائی۔

______💜💜💜______

میر کا فون رنگ کرنے لگ گیا۔اس نے کال پک کر لی۔

ہاں ہاں ڈیئر ملتے ہے۔میں بس نکل ہی رہا ہوں“۔وہ فائل کلوز کرتا اٹھا اٹھتے کال ڈراپ کی اور باہر نکل گیا۔

______💜💜💜💜.______

برہان اور عریشہ اک ریسٹورینٹ میں آئے تھے۔

برہان آر یو شیور نہ وہ مان جائے گے؟"۔اس نے گھبراتے ہوئے پوچھا"

جب سامنے والا کیل کانٹوں سے لیس ہو گا تو وہ کیسے نہیں مانے گے۔
برہان نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

ڈونٹ وری سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اسکو پریشان دیکھ کر برہان نے تسلی دی۔
برہان نے اسکے سیکٹری سے زبردستی پوچھا تھا۔اس نے بتایا تھا کہ وہ اس ریسٹورینٹ میں کسی سے ملنے والا ہے
بھابھی آپ ادھر بیٹھے میں اک کال کر کے آتا ہوں" وہ کہتا اٹھا"

کال کرنے کے لیے باہر چلا گیا۔
💜💜💜💜
عریشہ نے ادھر ادھر نظر ڈالتے سامنے نظر ڈالی ۔اس کی آنکھیں پتھرا گی

کوئی لڑکی میر کی بانہوں میں بانہیں ڈالے چل رہی تھی

وہ دونوں مسکراتے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ اک ٹیبل کے سامنے آ کر رکے۔

میر نے اس کے لیے چیئر کھینچی اس کو ہاتھ پکڑ کر بٹھایا۔

پھر اس کے سامنے بیٹھتے ہی اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

💜💜💜

اس کے آنسو پھسل کر گالوں پر بہے تھے۔

اسنے بے دردی سے گالوں کو رگڑا تھا۔

میر نے بے شک کیٹ اپ چینج کیا ہوا تھا لیکن اس کی تو رخ میں بستا تھا۔

میر نے جیب سے رنگ نکال کر اسکا ہاتھ تھاما اس کے ہاتھ پر رنگ پہنانے لگا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

💜💜💜

فیصلہ کرتی غصے سے اک جھٹکے میں اٹھی تھی اسکی برداشت یہی تک تھی۔

وہ غصے سے تن فن کرتی انکے ٹیبل پر پہنچی۔

میر نے مسکراتے ہوئے نظر اٹھائی تو اسے سامنے کھڑے دیکھ کر اس کے لب سمٹے۔

💜💜💜

وہ دانت پر دانت جمائے سامنے کھڑی تھی

"آ۔۔۔آپ کی۔۔ہمت کیسے ہوئی۔۔۔۔یہ سب کرنے کی۔؟"

اس نے ڈبڈبائی آنکھوں کو اسکے چہرے پر گاڑھے پوچھا تھا۔

زیان بیٹے برا پھنسا ہے”۔“

وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے بڑبڑایا۔

پھر انجان بنتے کہا۔

سوری۔۔۔آپ کون ہے ؟میں آپ کو نہیں جانتا”۔“

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسکے انجان رویے پر

اس کا رنگ اڑا تھا۔

وہ اس کی ذات کو دو کوڑی کا کر گیا تھا۔

اسکے رکے ہوئے آنسو گالوں پر بہہ نکلے تھے۔

کیا بتمیزی ہے؟ال مینرڈ لوگ پتا نہیں کہاں سے منہ اٹھا کر آ جاتے ہے امیر لڑکا دیکھا نہیں۔گلے کا ہار بننے کی کوشش کرنے لگ جاتے ہے"۔

پاس بیٹھی لڑکی نے نخوت سے کہا تھا۔

"اور اپنے بارے میں کیا کہے کی آپ ؟ جو رشتہ آپ نبھا رہی ہے اس رشتہ کو ہمارا معاشرہ معلوم ہے کیا کہتا ہے؟"اہانت سے سرخ چہرا لیے آگ برساتے لہجے میں دھیمی آواز میں چلائی

جس کے پہلو میں لگی بیٹھی ہے وہ پتا ہے کون ہے؟۔۔۔۔ وہ میرے ہسبیرںڈ ہے"۔

میر زیان شاہ۔۔۔۔وہ سرخ چہرا لیے چلائی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

💜💜💜

"واٹ دا ہیل؟"

وہ کھڑی ہوتی چلائی۔

کچھ ہی پل لگے تھے ۔

بہت سے لوگ ان پر گن تانے کھڑے ہو گے تھے۔

صورت حال اک دم سنگین ہوئی تھی۔

میر اک جھٹکے سے کھڑا ہوا تھا۔

اس نے تیزی سے گن نکلنی چاہی۔

لیکن یہ کیا۔جب مصیبت آتی ہے تو ہر طرف سے آتی ہے۔

اس کی تو جیب میں گن ہی نہیں تھی۔

اب عریشہ کو بھی سمجھ آ گی تھی کہ اس نے غلط کر دیا تھا

اور اس کا خمیازہ اب بھگتنا پڑنا تھا۔

وہ مشن پر تھا۔

لیکن اس کی اک چھوٹی سی غلطی نے سب کو مشکل میں ڈال دیا تھا۔

وہ اس وقت فائل لینے گیا تھا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پسٹل سائیڈ ٹیبل پر رکھی تھی۔جلدی میں نکلا تھا۔

وہ گھر ہی رہ گی تھی۔عریشہ چونکہ اسکو منانے آ رہی تھی۔اسکو نظر آئی تو اس نے اٹھا کر بیگ میں رکھی تھی۔تاکہ اس کو دے سکے

💜💜💜💜

عریشہ نے کانپتے ہاتھ کو پرس میں ڈالا تیزی سے باہر نکال کر پسٹل میر کی طرف پھینکا تھا۔

میر نے بھرتی دکھاتے پسٹل اٹھایا تھا۔

لیکن اسی تیزی سے اس لڑکی نے عریشہ کو دبوچ کر اپنے قبضے میں کیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عریشہ کے منہ سے اس افتاد پر چینخ برآمد ہو گی تھی ۔

اسے چھوڑو دو۔ورنہ انجام بہت برا ہو گا"۔"

وہ لہجے میں چٹانوں کی سختی لیے چلایا تھا۔

اس نے قدم آگے بڑھانے چاہے۔

رسی چل گی پر بل نہیں گے۔تمہاری بیوی میرے قبضے میں ہے۔اور تم مجھ پر ہی چلا رہے ہو"۔"

وہ اسپر گن تانے پھنکاری تھی۔

پیچھے ہٹو۔۔۔ورنہ ساری کی ساری گولیاں اس کے بھیجے میں اتارتے ٹائم نہیں لگے گا۔"

اس نے گن اسکی کنپٹی پر رکھی تھی"۔

وہ پیچھے ہٹ گیا۔

عریشہ نے بہتے آنسو کے ساتھ اس کی طرف دیکھا تھا۔

اس کی شکل دھندلا گی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر ادھر خون ہراپا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ چاہتا تھا ادھر سے باہر چلی جاے

وہ اس پر گن تانے الٹے پاوں چلنے لگ گی اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے لے کر اسے باہر جاتی۔
💜💜💜💜💜💜
کسی نے اسکی کنپٹی پر پسٹل رکھا تھا۔

بھابھی کو چھوڑو"وہ سرد لہجے میں بولا تھا"

سپیشل ٹیم کو برہان نے کال کر کے بلوا لیا تھا وہاں پہنچ کر سب کو قابو کر چکی تھی۔

وہ جو سمجھ رہی تھی کہ سب کچھ پلین کے تحت ہے۔

وہ اپنی ناکامی دیکھ کر شدید طیش میں آئی

💜💜💜

عریشہ کا سراپا دیکھ کر وہ جان گی تھی کہ وہ پرایگنٹ ہے

اس نے گرفت ڈھیلی کرتے عریشہ کو یکدم زور کا دھکا دیا

اور کچھ پل کے بعد اس کی دلخراش چیخوں سے پورا ریسٹورنٹ گھونج گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

💜💜💜💜

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اک پل کو سب منجمند ہوے تھے۔

اسکا پاوں مڑا تھا اور وہ سامنے کی ریلنک سے بہت زور سے ٹکرائی تھی

بھائییییی۔۔۔۔۔۔برہان چلایا تھا۔

میر کو ہوش آیا۔

وہ بجلی کی تیزی سے اس تک پہنچا تھا۔وہ خون میں لت پت پڑی تھی

پیٹ پر ہاتھ رکھے وہ بے جان پڑی تھی۔

ہنی آنکھیں کھولو "۔۔۔وہ اسے گود میں رکھے اس کو چہرا تھپتھپا رہا تھا۔"

لیکن اس کے وجود میں کوئی جنبش نہیں ہوئی تھی۔
اس نے شرٹ اتار کر اسکے سر پر باندھی تھی خون کو بہنے سے روکا تھا

اس کی نبض بہت بہت دھیرے چل رہی تھی۔وہ بانہوں میں بھرے باہر کی جانب ڈوڑا تھا۔

برہان اس لڑکی کو آفیسر کی طرف دھکیلے باہر کی جانب بھاگا۔
💜💜💜

ڈاکٹر زارا جو گھر جانے کے لیے ریشپشن پر پہنچی تھی

اس نے سامنے دیکھا

تو پریشانی سے ان کی طرف بھاگی

میر کی بانہوں میں خون سے لت پت وجود کو دیکھا ۔

واڈ بوائے سٹریچر لے آیا۔

"سر آپ بھی چلیں اندر"

ڈاکٹر زرا نے کہا تھا۔

"ہوں"

اس نے نم پلکیں اٹھائیں تھیں۔شدت ضبط سے آنکھیں سرخ ہوئی تھیں۔

"ن۔۔ن۔نہیں۔۔۔م۔مجھ سے نہیں ہو پائے گا زرا پلیز تم جاو"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ گردن ہلاتی ابریشن تھیٹھر کی جانب چلی گی

وہ لوگ اسے ابریشن تھیٹھر میں لے گے۔

وہ دونوں کوریڈور میں کھڑے تھے۔

دروازہ کھلنے پر دونوں نے نکلنے والے کو دیکھا

نرس تھی اسکے پاس پیپر لے کر آئی۔

سر پلیز سائن کرے"۔"

اس کو لگا تھا۔اس کی روح چھلنی ہو گی ہے

وہ جس نے خود کو بمشکل سنبھالا ہوا تھا۔

اس نے کانپتے ہاتھوں سے سائن کر دیے بہت سے آنسو ٹوٹ کر پیپر پر گرے تھے۔

لڑکھڑا کر نیچے گرا تھا

💜💜💜💜

برہان فق چہرا لیے اس کی طرف آیا تھا۔

بھائی حوصلہ رکھے۔

وہ ادھر ہی سجدے میں گر گیا تھا۔

گڑگڑا کر اپنے رب سے عریشہ اور اپنے بچے کی سلامتی مانگ رہا تھا۔

بہت سا وقت گزر گیا۔

ڈاکٹر زارا باہر آئی تو برہان نے میر کو اوپر اٹھایا۔

میری وائف کیسی ہے زارا؟"۔"

میر سر انکی حالت ابھی کیرٹیکل ہے"۔"

زارا نے پریشانی سے کہا

"اااور ہمارا بچہ کک۔۔۔کیسا ہے؟؟"

اس نے آنکھیں میچے درد کو اندر دھکیلتے پوچھا تھا۔

سر اللہ کا لاکھ شکر ہے بچہ سیو ہے ہم نے اپریٹ نہیں کیا۔کوئی معجزہ ہی ہوا ہے۔ اگر وہ منہ کے پل "
گرتی تو بہت مشکل ہو جانا تھا ریلنگ انکے سر کے پچھلے حصے پر لگی ہے۔
آپ کی مسسز کا خون کافی بہہ چکا ہے اور وہ ابھی تک ہوش میں نہیں آئی۔انکا ہوش میں آنا بہت ضروری ہے
جاے جا کر مل لیں"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دونوں بھائی خوشی سے روتے ہوے گلے لگ گے

وہ کہتی کیبن کی طرف چلی گی

💜💜💜💜💜

وہ دروازہ دھکیل کر اندر آیا تو وہ پٹی اور نالیوں میں جھگڑی۔۔۔۔۔۔بے ہوش پڑی تھی۔

ماتھے پر بینڈیج تھی۔

وہ کمر کے بل زمین پر گری تھی۔ریلنگ اسکے سر کے پچھلے حصے کو بری طرح زخمی کر گی تھی۔اس کا چہرا خون بہنے کی وجہ سے زرد ہو گیا تھا۔

اس نے جھک کر اسکی پیشانی چومی ۔اس کے پیٹ پر لب رکھتا شدت سے رو دیا تھا۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ سیدھا ہوتا کمرے سے باہر نکل گیا

کچھ دیر بعد اسے ہوش آئی

تو برہان اسکے پاس تھا۔

میر دروازے سے اسکو ہوش میں آیا دیکھ کر پلٹ گیا تھا۔

💜💜💜💜

میر نے ہوسپٹل کی فرمیلٹیز پوری کی اسکو ڈسچارج کروایا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ ہر آہٹ پر آنکھیں کھول کر دیکھتی کہ شاید
ہو لیکن وہ نہیں آیا تھا

برہان اسے گھر لے آیا سب پریشان ہوگے تھے۔

برہان نے بتایا کہ انکا اک چھوٹا سا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے

زویا نے اسے سہارا دے کر لٹایا۔

وہ میڈیسن کے زیرے اثر جلد ہی غنودگی میں چلی گی۔

رات کا کوئی پہر تھا اسکو شدید پیاس محسوس ہوئی۔

وہ اٹھنے لگی تو درد سے اسکی چینخ نکل گی۔میر جو آنکھیں موندے ہوے تھا۔

ایکدم اسکی چینخ سے اٹھ بیٹھا تھا

اس کے چہرے پر درد کے آثار نمایاں تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

"م مجھے پانی پینا ہے"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔

میر بیڈ سے اٹھ کر اسکی سائیڈ پر آیا۔

پانی گلاس میں انڈھیال کر اسکو بٹھایا۔گلاس اسکی طرف بڑھایا۔

اس نے پانی پینے کے بعد گلاس اس کی طرف بڑھایا۔

وہ گلاس رکھتے واپس مڑا۔

تو اس نے اسکی کلائی تھام لی۔

میر نے کچھ کہنا چاہا۔

لیکن اس کی آنکھوں میں بے بسی دیکھ کر اس کا دل پسیج گیا۔

وہ ادھر اسکے پاس ہی بیٹھ گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

م۔۔۔میر۔۔۔ہمارا۔۔۔۔بچہ ؟؟؟؟"

"

ہوسپٹل میں بھی وہ ہمت ہی نہیں کر پائی تھی ڈاکٹر یاں برہان سے پوچھنے کی۔

اس نے سسکتے اس کے کندھے کو دبوچا تھا۔

اس نے بہت آس لیے اپنے بچے کے بارے میں پوچھا تھا۔

اس کے سینے سے لگتی بلکنے لگ گی۔

اس نے اسے اک جھٹکے سے پیچھے گیا۔

تم۔۔۔نے اسے مارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی خودکشی کرنے ادھر گی تھی۔وہ تو اللہ کا لاکھ شکر ہے جس نے اسے کچھ نہیں ہونے دیا اگر اسے کچھ ہو جاتا نہ تو مجھے بھی نہیں پتا تھا میں تمہارے ساتھ کیا کرتا"۔

اسکی بات سنتے ہی اسکی رکی ہوئی سانس بحال ہوئی تھی۔

میر نے کندھے سے اسکا ہاتھ جھٹکا اور اٹھ کر باہر نکل گیا۔

یہ سوچ کر ہی اسکی روح فنا ہو جاتی تھی

https://www.classicurdumaterial.com/

آج اگر عریشہ کو یاں اسکے بچے کو کچھ ہو جاتا تو۔۔۔۔

Support@classicurdumaterial.com

اس تو کے بعد اس کی سانس رک جاتی تھی

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عریشہ اس سے معافی مانگنا چاہتی تھی۔لیکن اس نے موقع ہی نہیں دیا تھا

پھر بہت سے دن ایسے ہی گزر گے

وہ تھوڑا تھوڑا چلنے لگ گی تھی۔

وہ سو کر اٹھی تومیر نے اس کی اور اپنی پیکنگ کر دی تھی۔

اسے اٹھتا دیکھ کر وہ کمرے سے چلا گیا۔

اسکی اس درجہ بےاعتنائی اسے رولا گی تھی۔

کچھ دیر بعد زویا آئی ۔

اسے فریش ہونے میں مدد دی۔اس کا ناشتہ روم میں ہی لے آئی۔

اس نے بے دلی سے تھوڑا سا ناشتہ کیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عریشہ بی بی میر صاحب بول رہے ہے فلائٹ کا ٹائم ہو گیا ہےریڈی ہو کر جلدی سے باہر آ جاے۔

وہ نا سمجھی سے زویا کی طرف دیکھنے لگی۔

اس نے کندھے اچکا دیے کہ وہ بھی نہیں جانتی۔

وہ سب سے ملتی گاڑی میں آ بیٹھی۔

میر سخت تاثرات لیے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔

راستے میں میر نے گاڑی روکی باہر نکلا۔

پیچھے آتی گاڑی جو کہ مسلح گارڈ کی تھی۔ان کو واپس بھیج دیا۔

وہ باہر دیکھتی دیکھتی سو گی تھی۔جب اس کی آنکھ کھلی تو شام اپنے پر پھیلا چکی تھی۔

اک گھر کے سامنے گاڑی آ کر رکی۔میر گاڑی سے اترتا سامان نکالنے لگ گیا۔

وہ بھی آرام سے باہر نکل آئی۔میر دروازے کا لاک کھول کر اندر داخل ہوا وہ بھی پیچھے پیچھے آئی۔

میر اک صوفے سے کپڑا ہٹا کر جس سے صوفوں کو ڈھانپ کر رکھا تھا بیٹھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ بھی بیٹھنے لگی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے گھور کر دیکھا وہ کھڑی ہی رہی۔

جاو پانی لاو"۔"

وہ جا کر کچن سے پانی لے آئی۔کانپتے ہاتھ سے اس کو پکڑایا۔

گلاس واپس رکھ کر کچن میں ہی کھڑی رہی

اس کی خاموشی عریشہ کا دل دہلا رہی تھی۔

میں باہر جا رہا ہوں میرے آنے تک ہر چیز نیٹ اینڈ کلین ہونی چاہیے"۔"

وہ حکم دیتا چابی اٹھا کر باہر نکل گیا۔

وہ آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی۔

م۔۔۔م۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔صفائی۔۔۔۔۔"""وہ بڑبڑائی۔۔۔۔۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

لیکن کرنی تو بڑے گی۔

اسکے سر میں درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھی لیکن اس نے خود پر کنٹرول کیا۔

اس نے ڈوبٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھا جارو اٹھایا۔

مٹی صاف کرنے کے بعد اس نے فرنیچر صاف کیا۔

پائپ لگا کر دھو دیا۔

فرش اک دم جمکنے لگ گیا تھا۔وہ حیران ہوئی۔دو گھنٹوں میں اس نے گھر کو چمکا دیا تھا۔

لیکن اب بھوک سے چوہے پیٹ میں کبڈی کھیل رہے تھے۔

میر آیا تو اس کے ہاتھ میں شاپر تھے۔

وہ نڈھال سی صوفے پر پڑی تھی۔کپڑوں پر جابجا مٹی لگی ہوئی تھی۔

بالوں کی کچھ لیٹیں نکل کر چہرے پر چپکی ہوئی تھی۔

اسے آتا دیکھ کر وہ ہڑبڑا کر یکدم اٹھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

جاو فریش ہو جاو۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ ڈریس لیتی واش روم میں چلی گی۔

کچھ دیر بعد فریش ہو کر نکلی تو

میر نے کہا کہ جاو جا کر کھانا لگاو۔

میر فریش ہونے چلا گیا۔

کھانا کھانے کے بعد اس نے بند ہوتی آنکھوں کو جھپک جھپک کر آنکھیں کھول کر برتن دھوئے۔

جا کر بیڈ پر لیٹ گی۔
بیڈ پر لیٹتے ہی دنیا جہاں سے غافل ہو گی
میر کمرے میں نہیں تھا۔

میر کمرے میں آیا تو وہ گہری نیند سو چکی تھی۔

میر نے ہاتھ بڑھا کر کھینچ لیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اس نے مچلتے ہوئے آزاد ہونے کی کوشش کی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

لیکن۔۔۔اس کی گرفت بہت مضبوط تھی۔ساری رات وہ اپنی من مانیاں کرتا رہا تھا۔

اور اس نے سسکتے تڑپتے رات گزاری تھی۔

صبح جا کر اس کی جان بخشی ہوئی۔

وہ نیند میں تھی۔

جب میر نے اس جھنجھوڑتے اٹھا دیا۔

"فریش ہو کر آؤ ناشتہ بناؤ جلدی سے"

وہ حکم دیتا باہر نکل گیا۔

اس نے روتے ہوئے واش روم کا رخ کیا ۔

وہ کمرے سے باہر آئی تو وہ فون پر بزی تھا۔

وہ کچن میں جا کر کھڑی ہو گی۔سرخ آنکھیں سوجے پپوٹے بہتے آنسو لیے وہ ادھر ادھر برتن پٹخ رہی تھی

https://www.classicurdumaterial.com/

جوس تو بنا نا آتا تھا۔وہ بنا لیا۔ انڈہ فرائی کرنا تو دور کی بات اسے توڑنا بھی نہ آتا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر اس کو دیکھ رہا تھا۔

اس کے ہاتھ سے انڈا پکڑ کر فرائی کیا۔

بریڈ وغیرہ نکال کر ناشتہ تیار کیا۔ٹرے میں رکھتا باہر نکل گیا۔

"ہری مرچی"

اس نے غصے سے کہا

ٹرے اٹھائے ٹیبل پر لے آئی۔

آج کے بعد میرے ریڈی ہونے سے پہلے ناشتہ تیار ہونا چاہیے۔رات کا کھانا میں گھر پر ہی کھاؤں گا۔گھر مجھے صاف ستھرا چاہیے"

وہ حکم دیتا فون اور چابی اٹھا کر نکل گیا۔

"ان کو ہوا کیا ہے؟"

وہ بڑ بڑا کر رہ گی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بے دلی سے ناشتہ کیا۔

پھر کچن صاف گیا۔صفائی کر کے فارغ ہوئی۔سونے کا سوچا

انگ انگ دکھ رہا تھا

زوباریہ بھابھی کی کال آ گی۔

ان سے تھوڑی دیر بات کی۔آرام کے لیے لیٹ گی

اس کی آنکھ کھلی تو اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا کمرا اندھیرامیں ڈوبا ہوا تھا۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر لائیٹ آن کی۔اس نے بالوں کو سمتٹے گھڑی پر نظر ڈالی جو رات کے نو بجا رہی تھی

اس نے آنکھیں پھاڑے دیکھا ۔۔۔میں اتنی دیر سوئی رہی۔

پھر اک دم سے اٹھی۔

ک۔۔کھانا۔۔۔بھی نہیں بنایا۔۔۔۔ہاے اب کیا حال ہونے والا تھا۔یہ سوچ ہی دل دہلا رہی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بناوں کیا؟؟؟

وہ آدھے گھنٹے سے کچن میں کھڑی سوچ رہی تھی۔

لیکن کچھ بنانا ہی تو نہیں آتا تھا۔

زویا بھابھی سے پوچھتی ہوں۔

اگر کسی کو بھی تم نے کچھ بتانے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا

میر نے دروازے کے پاس پہنچتے مڑ کر کہا تھا۔۔اس نے غصے سے فون شیلف پر پھینکا۔

گوگل اس کے ذہن میں آیا۔

پھر اس نے کچھ ریسپی چیک کی۔

میر گھر میں آیا تو کچن سے برتنوں کی آوازیں آ رہی تھی۔

وہ فریش ہو کر آیا۔

کھانا تیار ہے"۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ بولا اک دم بولا تھا

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عریشہ جو کام میں مگن تھی وہ اک دم ڈر کر اچھل پڑی

پھر میر کو دیکھ کر سانس میں سانس آئی۔۔۔۔اس نے گردن ہلائی۔

جلدی لگاو"وہ ٹی وی آن کرتا بیٹھ گیا۔"

اس نے ٹیبل پر لگا کر کہا آ جاے۔

وہ آ کر بیٹھا تو ڈونگے کا ڈھکن اٹھایا

دال تھی۔۔۔۔تپلی سی۔۔۔۔پیاز وغیرہ اوپر تیر رہے تھے۔

ساتھ میں ابلے چاول تھے۔

بیٹھو تم بھی کھا لو"۔"

میر نے کھاتے کہا تھا۔
ویسے اتنے برے بھی نہیں بنے"۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

عریشہ نے منہ میں پہلی چمچ ڈال کر کہا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے دیکھا تھا لیکن کہا کچھ نہیں

کھانا کھا کر وہ دوبارہ سے ٹی وی دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔

عریشہ نے کچن صاف کیا گھڑی ساڑھے گیارہ بجا رہی تھی۔

نیند سے آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔

لیکن وہ ڈرتی کمرے میں بھی نہیں جا رہی تھی۔

میر کمرے میں آ کر اس کا انتظار کر رہا تھے کوفت سے گھڑی کو دیکھا۔

اسے کمرے میں آے اک گھنٹہ ہو گیا تھا۔غصے سے اٹھ کر باہر نکلا۔

وہ کچن میں کرسی پر بیٹھی نیند میں جھول رہی تھی۔

عریشہ کمرے میں چلو اس نے کندھا ہلاتے کہا .عریشہ نے سوے ہوے ہاتھ جھٹکا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ گہری نیند میں تھی۔

وہ اٹھا کر اسے کمرے میں لے آیا۔

صبح اسکی آنکھ کھلی تو میر اسکے پہلو میں سو رہا تھا

وہ تیزی سے فریش ہوتی باہر نکل گی۔

کوئی چیز گری تھی شور کی وجہ سے میر کی آنکھ کھل گی۔

وہ تیزی سے باہر آیا۔

انڈہ فرائی کرتے اس نے پین گھی اور انڈے سمیت پاوں پر گرا لیا تھا۔

اب محترمہ نیچے بیٹھی زورو شور سے رونے میں مصروف تھی۔

دھیان سے کام کرنا چاہیے تھا نہ دیکھو کتنا نقصان کر لیا وہ اس کی جانب تیزی سے آیا۔"

اس کا نرم لہجہ دیکھ کر اس کو اور رونا آ رہا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

میر نے اسے کرسی پر بٹھا کر آئنمینٹ لگائی۔اب جو نقصان کیا ہے وہ تو پورا نہیں ہو سکتا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

لیکن جو گند ڈالا ہے وہ سمٹو۔۔۔وہ کہتا باہر نکل گیا۔

اس نے غصے سے اس کو جاتے دیکھا آئنمنٹ اٹھا کر اسکی پشت کی طرف پھینکی تھی۔

میری کوئی پرواہ نہیں؟ جو گند ڈالا وہ صاف کرو ہری مرچ نہ ہو تو ""اس نے منہ ٹیڑا کر کے نقل" اتاری تھی۔

پھر بے دردی سے آنکھیں رگڑی تھی۔

رات کو وہ لیٹ گھر آیا تو بہت خاموشی تھی۔

کمرے میں گیا تو وہ کمرے میں بھی نہیں تھا۔

وہ کمرے سے باہر آیا کچن میں بھی موجود نہ پا کر پریشان ہوا۔

ڈائینگ ٹیبل پر کھانا ڈھانپ کر رکھا تھا۔

ساتھ میں چٹ پڑی ہوئی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

کھانا کر اپنے کمرے میں چلے جاے۔مجھے ڈسٹرب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ساتھ میں غصے والا فیس بنا تھا۔اس نے دروازے پر دستک دی۔

عریشہ دروازہ کھولو "اس نے دستک دیتے کہالیکن اندر سے جواب نہیں آیا۔"

عریشہ میں نے کہا دروازہ کھولو"۔"

میں جانتا ہوں تم جاگ رہی ہو دروازہ کھولو۔عریشہ مجھے غصہ مت دلواو نہیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں "ہو گا"

وہ وارننگ انداز میں مخاطب تھا

"آپ ادھر سے جاے مجھے نہیں بات کرنی"

وہ غصے سے بولی۔

تم دروازہ کھول رہی ہو کہ میں دروازہ توڑوں۔اس نے طیش سے کہا۔

اس نے غصے سے پاس پڑا کشن پھینکا۔

جا کر دروازہ کھولا۔

مصروف رہنے کی وجہ سے میر کے ذہن سے صبح والا واقع نکل چکا تھا۔

وہ سوں سوں کرتی رخ موڑ کر کھڑی ہو گی۔

جا کر کھانا گرم کرو میں فریش ہو کر آتا ہوں"۔وہ کہتا مڑ گیا۔"

وہ دکھ سے اس کی پشت کو گھور رہی تھی۔

میر واپس آیا تو وہ ٹیبل پر بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔

چپ چاپ دونوں نے کھانا کھایا۔

شرافت سے کچن سمیٹ کر کمرے میں چلو۔ میں تھوڑی دیر بعد آتا ہوں"۔"

وہ اٹھ کر نمبر ملاتا باہر نکل گیا۔

جب کمرے میں آیا تو وہ تکیہ کو بانہوں میں بھرے سو رہی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے لیٹتے اسے کھینچ لیا۔

عریشہ کی جان ہوا ہوئی ۔

صبح سورج کی روشنی چھن چھن کرتی کھڑکی سے کمرے میں آ رہی تھی۔

اس کے چہرے پر پڑی تواس کی آنکھ کھولی۔اس نے اپنے پہلو میں دیکھا میر نہیں تھا۔

وہ تیزی سے اٹھی۔وہ لیٹ ہو چکی تھی۔ جلدی سے فریش ہوئی گیلے بالوں کا جوڑا بنا کر کیچر لگایا۔

باہر آئی تو وہ جا چکا تھا۔

وہ صوفے پر لیٹ گی۔اس کے پاوں کا زخم گہرا ہو چکا تھا وہ بھی خودداذیتی کی انتہا پر تھی۔

اس کو جیسے فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا۔کچھ دیر کے بعد اٹھی جوس بنایا۔

پی کر صفائی کی۔پاستہ بنا کر لنچ گیا۔کپڑے دھونے والے کافی پڑے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ دھو کر چھت پر پھیلاے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

واپس آ کر ڈنر کی تیاری کرنے لگ گی۔ نو بج چکے تھے اب وہ کھانا اچھا بنا لیتی تھی۔

نیٹ سے دیکھ کر اس نے بہت سی چیزیں بنانی سیکھ لی تھی۔

میر لاک کھول کر آیا تو وہ ڈائینگ ٹیبل پر سر رکھے سو رہی تھی۔
فریش ہو کر آیا تو وہ اسی پوزیشن میں سو رہی تھی۔

"عریشہ۔۔۔۔"

اس نے آواز دی تو اس نے سر اٹھا کر سرخ آنکھیں لیے اسے دیکھا۔

اسے سامنے دیکھ کر سیدھی ہوئی ۔

دونوں نے کھانا کھایا۔وہ کھا کم رہی تھی۔

چمچ چلا رہی تھی۔

اک کپ کافی کا بنا کر ٹی وہ لاونج میں مجھے دو"۔"

نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے اسے کہتا ادھر سے چلا گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ پروگرام دیکھنے میں مگن تھا

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جب وہ مگ رکھتے واپس مڑی میر نے اس کو جاتے دیکھا۔

❤❤❤❤

ساڑھے تین منتھ کی پراگیننسی تھی صحت اچھی ہونے کی وجہ سے اسکا جسم بھرا بھرا لگ رہا تھا۔

اس نے خود کوڈپٹے رخ موڑنہ چاہا۔لانگ فراک ہونے کی وجہ سے اسکے پاوں تو نظر آ نہیں رہے تھے لیکن

جہاں وہ قدم بڑھا رہی تھی پیچھے خون کے نشان چھوڑ رہی تھی۔

وہ پریشانی سے پیچھے گیا۔

وہ کمرے کے درمیان پاوں پکڑے بیٹھی رو رہی تھی۔

وہ اس کے پاس آیا۔

"یہ کیسے ہوا؟"

میر نے پاس بیٹھتے پوچھا

اس نے شکوہ بھری نگاہوں سے دیکھا۔

چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہے"۔"

اس نے ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔

اپنے سامنے کھڑا گیا۔

چھوڑے مجھے "اس نے ہاتھ جھٹکتے کہا تھا۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آپ کو کیا فرق پڑتا ہے میں جیوں یاں مروں۔آپ اپنی دنیا میں گم رہے آپ کے لیے بس بچہ اہم ہے"
نہ؟"

وہ سسکتے ہوے بولی۔

وہ لب بھینچے کھڑا تھا۔

سین کری ایٹ نہ کرو۔چپ چاپ میرے ساتھ چلو"۔"

ڈاکٹر نے زخم صاف کر کے بیڈیج کر دی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

❤❤❤❤

گھر آ کر وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

میر لیپ ٹاپ گود میں رکھے آفس ورک کر رہا تھا۔

عریشہ اسکے چہرے کو غور سے دیکھ رہی تھی ۔

کبھی وہ بہت مہربان ہوا کرتا تھا۔

لیکن اک دم سے وہ بے رحم بن گیا تھا۔

اب عریشہ اسکی طرف بڑھنا چاہتی تھی۔لیکن وہ بےاعتنائی برت رہا تھا۔

شام کی چاے کا وقت ہو رہا تھا۔

وہ خود کو سنبھالتی اٹھی۔

وہ انتظار میں تھی کہ میر اسے روکے گا۔لیکن میر نے اسے مخاطب نہیں گیا تھا۔

❤❤❤

غصے میں چاے بناتے اس نے کپ پٹختے ہوے شلیف پر رکھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

ٹھا کی آواز سے زمین بوس ہوا میر تیزی سے کچن میں آیا تھا

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے اک نظر گھبرا کر میر کو دیکھا اور پھر کپ کو۔

میر نے فریج میں سے پانی نکال کر گلاس میں ڈالا اور جس خاموشی سے آیا تھا

اسی سے واپس چلا گیا۔

❤❤❤❤

میر رات کو صوفے پر سویا ہوا تھا

۔اس نے کروٹ بدلی تو نظر بیڈ پر ڈالی۔

بیڈ خالی دیکھ کر یکدم اٹھا تھا۔

واشروم اور بلکونی میں دیکھا ادھر بھی نہیں تھی۔

تیزی سے کمرے سے باہر آیا۔

سسکیوں کی آواز پر اس کے قدم جامد ہوے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ دھیرے سے چلتا جس سمت سے آواز آ رہی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس سمت آیا۔وہ صوفے کے پیچھے بیٹھی بری طرح رو رہی تھی۔
عریشہ"میر کے پکارنے پر وہ ڈر گی۔'

ڈر سے کانپنے لگی تھی۔

مم میر گولیاں۔۔۔۔"وہ اس دن کے واقعہ سے ٹرامائز ہوئی تھی۔"

م۔مم۔۔۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے"۔"

اس نے اسے ساتھ لگا لیا تھا۔

اس کا جسم لز رہا تھا۔

وہ اس ایکسیڈینٹ سے ابھر ہی نہیں پائی تھی۔
شش ۔۔۔۔کچھ نہیں ہو گا"۔"

میر کو وہ نارمل نہیں لگ رہی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ اسے کھڑا کرتے بانہوں میں بھرتے بیڈ پر لے آیا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اس سے لپٹی اس کے جذبات کو ابھار رہی تھی۔

وہ خود کوڈپٹتے ہوے اس کے بالوں میں ہاتھ چلانے لگا۔

عریشہ ہچکیاں لیتی ہوئی سو گی۔

میر اسکی حالت دیکھ کر ساری رات نہیں سویا تھا۔

وہ تو سمجھ چکا تھا وہ نارمل ہو چکی ہے۔

لیکن آج کی اسکی حالت دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا تھا۔

وہ اس سے ناراض تھا۔

وہ چاہتا تھا وہ اسے منائے۔

لیکن اسے تو فرق ہی نہیں پڑھ رہا تھا۔

اسی جھنجھلاہٹ میں وہ غصہ کر جاتا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

❤❤❤❤

اگلی صبح وہ فریش ہو کر باہر نکلا اس نے اک نظر سوئی ہوئی عریشہ پر ڈالی۔

فون اٹھا کر کال ملائی۔

ہاں بولو وریام کیا رپورٹ ہے؟"۔ "

سر میڈم انابیہ کے بورڈنگ سکول میں اس سے ملنے گی تھیں ۔"

”دراصل وہ آپ لوگوں کا پتہ لگانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اوکے تم ان پر نظر رکھو

میر نے کہتے کال ڈراپ کی ۔

کال سننے کے بعد اس نے ناشتہ بنایا۔

اور اپنے فرینڈ کو اک اچھی سی میڈ کا بندوبست کرنے کو کہا۔

آج اس نے آف لینے کا سوچا۔

عریشہ اٹھ کر باہر آئی۔

وہ ٹیبل پر ناشتہ لگا رہا تھا۔

عریشہ نے نظریں چرائی۔

میر ہلکا سا مسکرایا۔

وہ ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

دونوں نے ناشتہ کیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے برتن اٹھا کر کچن میں رکھے ۔

پھر کچھ سوچتے برتن دھوئے۔

کچن اچھے سے صاف کیا۔

عریشہ ٹی وی لاونج میں بیٹھی ہوئی تھی۔

چلو بینڈیج چینج کروا آئے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اس کی چادر اور بیگ ادھر ہی لے آیا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہوسپٹل سے واپسی پر اس نے ریسٹورینٹ کے باہر گاڑی روکی۔

ویٹر وینیو کارڈ سامنے رکھا۔

دونوں نے اپنی مرضی کا کھانا آرڈر کیا۔

کھانا کھانے کے بعد گھر آئے تو میر ٹی وی لاونج میں لیپ ٹاپ لے کر بیٹھ گیا۔

وہ کمرے جا کر لیٹ گی کافی دیر کے بعد اسے نیند آئی۔

میر فری ہوا تو اسے دیکھنے کمرے میں گیا۔

رات کے آٹھ بج رہے تھے۔

اس نے پیزا آڈر کیا۔

وہ اٹھی تو میر سامنے صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔وہ اٹھی ۔

جا کر فریش ہوئی۔

کمرے سے باہر نکلنے لگی۔

کھانا بنانے کا سوچ رہی تھی۔

میں نے پیزا آڈر کیا ہے کھانا رہنے دو"۔"

آج تو ہری مرچ کو بڑی ہمدردی ہو رہی ہے ۔وہ سوچ رہی تھی۔

اگلے دن صبح صبح بیل بجی عریشہ نے دروازہ کھولا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

سلام بیگم صاحبہ میر صاحب گھر پر ہیں؟ ”میڈ تھی۔“

وہ میر کو چکا کر لے آئی۔

میر نے تسلی کر کے عریشہ کو کہا اسے سارا کام سمجھا دے۔
میر ریڈی ہونے چلا گیا ۔

ناشتہ کے بعد وہ گھر سے نکل گیا۔

میڈ شام کو گھر چلی گی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر آیا۔

عریشہ نے پانی دیا۔

انگلیاں چیخ رہی تھی۔

اس نے جب کچھ بولنا ہوتا تھا وہ تب ایسے کرتی تھی۔
میر نے نظریں پھیر لی۔

”مم۔۔۔میر۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔مجھے نہ گول کپے کھانے ہیں“

آج بہت دنوں بعد اس نے کوئی فرمائش کی تھی ۔

اس نے چابی اٹھائی اور باہر نکل گیا۔

اس نے ایسے پوز کیا جیسے اس نے سنا ہی نہ ہو۔
وہ منہ کھولے کھڑی رہ گی۔

وہ غصے میں ادھر سے ادھر ٹہل رہی تھی۔
جب اک دم دروازہ کھولا تھا۔
وہ آنکھیں پھاڑے سامنے دیکھنے لگ گی۔
میر ہاتھ میں شاپر پکڑے آیا تھا۔وہ جا کر صوفے پر بیٹھ گی۔میر پلیٹس میں ڈال کر لے آیا تھا۔
اس کے سامنے رکھتے میر نے اپنی پلیٹ اٹھا لی تھی۔ وہ کن اکھیوں سے دیکھ رہی تھی۔ میر مزے لے لے کر کھا رہا تھا ۔وہ چاہتی تھی میر کہے۔
لیکن وہ کھا تا رہا۔اس سے بھی رہا نہ گیا۔اس نے پلیٹ اٹھا لی

پھر ریس لگ گی۔ختم ہوے تو جان چھوٹی۔

❤❤❤❤

اگلے دن وہ آفس میں بزی تھا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

لنچ کرنے کا بھی ٹائم نہیں ملا تھا۔شام کے پانچ بج رہے تھے۔

گھر سے کال آئی تھی وہ جلدی میں آفس سے نکل آیا۔
وہ گھر آیا تو عریشہ بیڈ پر بیٹھی رو رہی تھی۔
میڈ پانی کا گلاس لیے پاس کھڑی تھی۔

اسکو سامنے دیکھ کر میڈ باہر نکل گی۔

وہ پوچھ پوچھ کہ تھک گیا تھا کہ ہوا گیا ہے۔وہ بس روے جا رہی تھی۔

"سٹاپ اٹ عریشہ میں ابھی زندہ ہو"۔

اس نے چینخ کر کہا۔

اس نے خائف نظروں سے سے میر کو دیکھا تھا۔

"بتانا پسند کرو گی کہ ہوا کیا ہے؟"۔

دانت پر دانت جما کر پوچھا تھا۔

اس نے ڈوبٹے سے بازو باہر نکلا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جس پر کافی سوزش تھی۔

پریشانی سے قریب آیا

"یہ کیسے ہوا؟"
وہ نظریں جھکا گی۔

"بتاو ہوا کیا ہے؟"

اس نے دوبارہ پوچھا۔
و۔۔۔وہ ۔۔۔م۔۔۔میں۔۔۔واش روم میں سلپ ہو گی تھی"۔""

اس نے روتے ہوئے بتایا تھا۔

وہ اسے لے کر ہوسپٹل آیا۔

ڈاکٹر نے ایکسرے کیا۔اور بتایا فریکچر ہوا ہے ۔اس نے بینڈیج کر دی۔

آرام کے کرنے کو کہا تھا۔

وہ کمر کے بل گری تھی اس کا بازو مڑا تھا

اس کی کمر میں بھی درد تھا۔لیکن وہ ڈاکٹر کو بتا نہیں سکی تھی۔

اب اس سے نہ بیٹھا جا رہا تھا نہ لیٹا جا رہا تھا۔

"کیا ہوا ؟"

کوئی پرابلم ہے میر کو اس کے چہرے سے اندازا ہوا تھا اسکو کوئی مسلہ ہے۔

ن۔۔نن۔۔۔نہیں۔۔۔اس نے بوکھلاتے کہا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اوکے تو پھر لیٹ جاو۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

لیٹتے اس کے منہ سے سسکی برآمد ہوئی۔وہ پریشانی سے اسکی طرف آیا جو اٹھ کر بیٹھ چکی تھی

مم۔۔۔میری ۔۔۔کمر ۔۔۔۔میں بھی چوٹ لگی تھی"

بہت پین ہے"۔

اس نے چہرا جھکاے کہا تھا۔

لاو دکھاو۔۔۔میر نے اس کی طرف آتے کہا۔اس نے میر کا ہاتھ پکڑ لیا۔

مم۔۔۔میر میں نے کہا میری کمر پر چوٹ لگی ہے"۔۔۔"

شرم آڑے آ رہی تھی۔۔۔

وہ ہاتھ چھڑواتا باہر نکل گیا۔

مم۔۔۔۔میر۔۔۔۔میری بات تو۔۔۔۔سنیں"اس نے لب کاٹتے کہا تھا"
اس نے سمجھا وہ ناراض ہو گیا ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کچھ دیر کے بعد میڈ آئی اس کے ہاتھ میں آئنمینٹ تھی۔۔

اس نے عریشہ کے لگائی پھر پین کلر دی۔تو وہ لیٹ گی۔

❤❤❤❤❤❤
اگلے دن
وہ کمرے میں سے باہر آئی میر فون سن رہا تھا

ہاں بولو کیا رپورٹ ہے۔ چلو ڈھونڈنے دو۔لیکن تم ان سے نظر نہیں ہٹانا۔اوکے"۔"

میر نے کال ڈراپ کی۔برہان کالنگ لکھا آنے لگا۔

ہاں بولو بھائی"۔سلام کرنے کے بعد برہان نے کچھ کہا تھا"

کہاں یار۔معافی تو دور کی بات ہے۔اس کو تو اپنی غلطیوں کا احساس نہیں ہوا ہے۔"

نہیں برہان تم اس سے کوئی بات نہیں کرو گے۔

جب اس کو نہیں فرق نہیں پڑتا تو اس سے بات کرنے کا مطلب ہی نہیں۔تم اس کو اسکے حال میں خوش رہنے دو"۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عریشہ جو پیچھے کھڑی سن رہی تھی سن ہوئی تھی
چپ چاپ واپس چلی گی۔
💜💜💜💜

رات کو اسے بے چینی ہو رہی تھی۔میر تو آرام سے سویا ہوا تھا وہ کروٹ پر کروٹ بدل رہی تھی۔

عریشہ اٹھی اٹھ کر بلکونی کیطرف چلی گی۔

میر نیند میں تھا اسے لگا کوئی وجود ان کے کمرے میں آیا ہے

پھر اسے محسوس ہوا کوئی اسکے بہت قریب آیا ہے۔وہ اس پر جھکا تھا

میر نے بجلی کی سی تیزی سے اس وجود کو پکڑتے پیچھے کی طرف دھکیلا تھایکدم بیڈ سے کھڑے ہوتے لائیٹ آن کی۔

سامنے والا ڈریسنگ ٹیبل سے جا ٹکرایا تھا۔

آاااااااا۔۔۔۔۔۔اسکے منہ سے چینخ برآمد ہوئی تھی"۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے بھرتی سے سائیڈ ٹیبل پر پڑا پسٹل اٹھاتےاس پر تانا تھا

اسکی پیشانی پر ڈریسنگ ٹیبل کا کونا لگا تھا۔

خون کا فوارا ابل پڑا تھا۔

سامنے والا پیشانی پر ہاتھ رکھتے سیدھا ہوا تھا۔

سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ کر اسکے ہاتھ سے پسٹل چھوٹ کر گرا تھا

سامنے والا ڈھڑام سے زمین بوس ہوا تھا۔

میر کی پیشانی پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے چمکنے لگ گے تھے

وہ بجلی کی سی تیزی سے نیچے گرے وجود کے پاس پہنچا تھا

"ی۔۔۔یہ۔۔۔۔۔ک۔۔۔کک۔۔کیا۔ہو گیا؟"

"م۔مم۔ میں نے یہ کیا کر دیا

"عریشہ۔۔۔اٹھو۔۔۔آنکھیں۔۔۔کھولو۔۔۔آئی ایم رئیلی سوری۔۔۔پلیز ادھر دیکھو۔۔۔۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ پریشانی سے اس پر جھکا ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ بے ہوش ہو گی تھی۔اس نے نم پلکوں سے کہا تھا

"مم۔میرا۔۔۔فون"

میر اسے بیڈ پر لٹاتے فون کو جھپٹا۔ڈاکٹر کو کال کر دی۔

اس نے میڈیسن باکس لے کر اس کی پیشانی سے زخم کو صاف کیا تھا

صد شکر کہ اسکی پیشانی پر گہری چوٹ نہیں لگی تھی

کچھ دیر بعد بیل بجی ۔

اس نے تیزی سے جا کر دروازہ کھولا۔

دونوں مسٹر اور مسسز امجد تھے۔انہوں نے انجکیشن لگایا۔

ڈاکٹر نے آکر زخم کا معائنہ کیا تھا۔اس نے بھی بتایا کہ چوٹ گہری نہیں ہے

وہ دہشت کی وجہ سے بے ہوش گی تھی

کچھ دیر کے بعد اسے ہوش آ گیا۔

میر کی جان میں جان آئی۔
ڈاکٹر فوزیہ گائنا کلوجسٹ تھی۔

انہوں نے پراپر طریقہ سے چیک اپ کیا۔

نیکسٹ ٹائم بی کیئر فل۔اس سچویشن میں گرنا بہت خطرناک ہو سکتا ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر اپنی جگہ شرمندہ تھا صد شکر کہ وہ دونوں ٹھیک تھے۔۔

وہ ان کو باہر تک چھوڑ کر آیا۔

ٹی وی لاونج میں ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا۔

عریشہ ابھی تک شاکڈ تھی۔

اسے بے چینی ہو رہی تھی۔

وہ اسے اٹھانے آئی تھی۔لیکن اس نے اسے دھکا دے دیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر اسکا سامنا کرنے سے کترا رہا تھا۔

صبح وہ اس کے اٹھنے سے پہلے گھر سے جا چکا تھا۔

💜💜💜💜💜

دونوں کے درمیان عجیب سی خاموشی تھی۔

اسی طرح سے دن گزر رہے تھے۔

کچھ دن بعد میر نے دوپہر میں گھر کال کی تھی۔

میڈ نے پک کی۔

میڈم کو بول دو شام میں وہ ریڈی رہے کہیں جانا ہے۔

❤❤❤❤

اس نے پیچ کلر کی فراک زیب تن کی تھی۔

جس کے اوپر سلور کام تھا۔ہم رنگ پاجامہ اور ڈوبٹہ تھا۔

سلور ہی لائیٹ سا نیکلس اور اسکے ساتھ ائیر رنگز پہنے اک کلائی میں کنگن اور دوسری میں میر کا گفٹ کیا بریسلٹ تھا۔نیچرل سا میک اپ کیے فرینچ ٹیل بنائے نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔

ماتھے پر

میڈ شام کو چلی گی۔

میر آفس سے جلدی جلدی نکلتے بھی لیٹ ہو گیا تھا۔ اس نے گھر کے باہر آکر ہارن دیا تھا۔

وہ شانوں پر چادر ڈالتے باہر نکل آئی۔

میر نے اسے بہت دنوں بعد ایسے تیار دیکھا تھا۔
اس کا حسن دیکھ کر اسکی آنکھیں خیرہ ہو گی تھیں۔

اسکا دل الگ لے پر دھڑکا تھا

وہ فرنٹ سیٹ پر آ بیٹھی۔

سلو سلو میوزک بج رہا تھا۔سارا راستہ خاموشی کی نظر ہوا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اک ریسٹورینٹ کے سامنے آکر اس نے گاڑی روکی ۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اسکی سنگت میں چلتی فیملی کیبن کی طرف آئی۔

ڈیکوریشن بہت اچھی تھی۔

کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہوے

آئی ایم رئیلی سوری ہنی۔۔۔۔میں اس دن کے لیے بہت شرمندہ ہوں ۔"

مجھے لگا کوئی ہمارے کمرے میں گھس آیا ہے۔میں تمہیں تکلیف پہنچانے کا سوچ بھی نہیں سکتا ۔

پلیز مجھے معاف کر دو۔ میر نے ٹیبل پر رکھے اسکے ہاتھ کو تھام کر کہا تھا۔

عریشہ تو اسکے اس طرح طرح سے معافی مانگنے پر ہی روح تک شرشار ہو گی تھی۔
ہلکا سا مسکرا دی تھی

کچھ دیر بعد ویٹر کھانا لے کر آ گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ڈنر کرنے کے بعد وہ گھر آ گے۔

❤❤❤❤

واپسی پر گھر میں داخل ہو رہے تھے میر کا فون بجا اس نے عریشہ کو اندر جانے کا اشارہ کیا۔

عریشہ بہت تھک گی تھی۔چینج گیے بنا ہی لیٹ گی۔

میر آیا تو وہ اسی ڈریس میں سو رہی تھی۔

اس نے پاس بیٹھتے جیولری اتار کر سائیڈ پر رکھی۔

پھر اس پر کمبل سیدھا کرتے اٹھا تھا۔

جا کر چینج کیا آ کر لیٹ گیا۔میٹھے میٹھے سے میک اپ کے باوجود وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

💜💜💜💜

اگلے دن میر کے جانے کے بعد عریشہ نے میڈ کو سامان کی لسٹ دی۔

خود گھر کا کام نبھٹایا۔

میر کی فیورٹ ڈیشز بنائی۔

میڈ کو اس نے روک لیا کہ اسے اس کی ہیلپ چاہیے۔

رات کے آٹھ بجے اس نے میر کو کال کر کے کچھ دیر کے لیے گاڑی منگوائی۔

ڈرائیور میڈ کو گھر چھوڑ آیا۔

💜💜💜💜💜

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر گھر آیا تو اس نے بیل دی

اس نے دروازہ نہیں کھولا پھر میر نے کال کی اس نے پک نہیں کی تھی۔

اب وہ حقیقیتاً پریشان ہو گیا تھا۔اس نے گاڑی میں سے چابی لائی۔دروازہ کھول کر

اندر آیا۔

"عریشہ"

"عریشہ"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے اک دو آواز دی

عریشہ کا جواب نہ پاکر کمرے میں چلا آیا۔

کمرے اور واش روم میں بھی نہیں تھی۔فون سائیڈ ٹیبل پر پڑا ہوا تھا

وہ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا کچن میں آیا تھا۔عریشہ اسکی طرف پشت کیے کھڑی تھی۔
وہ تیزی سے مڑی تھی میر سے ٹکرا گی

میر نے پھرتی سے اسے پکڑ لیا
اس کا اک ہاتھ میر کے کندھے پر تھا دوسرے سے اس کی شرٹ کو دبوچ رکھا تھا

میر کا اک ہاتھ اسکی کمر پر تھا۔

وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا

بلیک ساڑھی پہنے ہوئی تھی گولڈن باڈر بنا ہوا تھا سائیڈ پف بنا کر پیچھے سے بال کرل کر کے کھلے چھوڑے ہوے تھے۔

میر بے خود سا اس پر جھکا عریشہ نے آنکھیں بند کر لی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اک دم سے اسکی گرفت سے نکل کر رخ موڑا تھا
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
اس نے جا کر اسکو کندھوں سے تھام کر اسکا رخ اپنی طرف موڑا۔

بلیک ساڑھی پہنے گولڈن جیولری پہنے وہ اسکو بہکانے کا سامان کیے کھڑی تھا

اس نے نظریں جھکاے سرخ چہرا لیے اسکو پیچھے دھکیلا۔

خود رخ موڑ کر کھڑی ہو گی۔وہ مسکرا دیا۔

فریش ہو کر آئے کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے پہلے ہی اتنے لیٹ آئے"۔"

"ہاں اب تو مجھے بھی افسوس ہو رہا ہے لیٹ آنے پر"

جزبوں سے پور لہجے میں بولا

اس نے سلب پر دونوں جانب ہاتھ رکھتے اسے قید کیا تھا جھک کر اس کے کندھے پر تھوڑی ٹکائی تھی
۔

"مم۔۔۔میر جائے نہ۔۔۔۔۔"

اس نے شرماتے کہا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اسکے بولنے سے وہ جیسے ہوش میں آیا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

سانس خارج کرتا پیچھے ہٹا تھا۔

اس نے گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کیا۔

اسکے آنے تک کھانا ٹیبل پر لگا دیا۔

وہ آیا تو وہ محو انتظار تھی۔مسکراتے اسکے ساتھ والی سیٹ سنبھالی۔

پلیٹ سامنے رکھتے اس کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

وہ اس کی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی۔پھیکی ہتھیلی کھول کر بمشکل اس سے پوچھا۔

"میرک۔۔کیا لے گے آپ؟"

میری آنکھوں میں دیکھ لو خود پتا لگ جاے گا۔

میر تنگ نہیں کرے"وہ سرخ چہرا جھکا کر بولی۔"

دونوں نے کھانا کھایا۔پھر مل کر برتن سمیٹے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

❤❤❤❤❤

میر آکر بیڈ پر بیٹھ گیا۔

وہ دروازہ بند کرتی اسکے پاس آکر بیٹھی۔

کچھ پل یوں ہی گزرے

عریشہ نے گود میں رکھا ہاتھ اٹھا کر زیان کے ہاتھ پر رکھا۔

”زیان“

اس نے دھیرے سے پکارا۔

مجھے معاف کردے پلیز۔۔۔میں کچھ بھی غلط نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن میں نے جب جب کچھ صحیح“ کرنے کی کوشش کی مجھ سے الٹا ہوتا چلا گیا۔

اس دن میں ریسٹورینٹ میں بھی سب ٹھیک کرنے گی تھی۔ برہان کے ذریعہ آپ تک پہنچی تھی لیکن وہ سب ہو گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں تھک گی ہوں کیا ہم نارمل لوگوں کی طرح زندگی نہیں جی سکتے؟

میں چاہتی ہوں ہمارے درمیان سب کچھ ٹھیک ہو جاے۔

آئی ایم رئیلی سوری ۔۔۔عریشہ نے آنکھوں میں آنسو لیے کہا تھا۔

اس کے سینے سے لگتی رو پڑی تھی۔

میر نے اسکے گرد حصار قائم کیا تھا

کچھ دیر کے بعد میر نے اسے نرمی سے پیچھے کیا۔

اس نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے تھے۔

عریشہ نے جلدی سے میر کے کان پکڑ لیے تھے۔

سوری ۔۔۔۔ "کہا تھا"

میر کا قہقہ اپل پڑا تھا اسکا شرارتی انداز دیکھ کر۔

"ڈیٹس لائک آ گڈ ہسبینڈ"

وہ اسکا ناک پکڑ کر داباتی بولی تھی۔

"اک بات کہوں ہنی؟"

اس نے گردن اثبات میں ہلائی

میں نہ ہانیہ کو بہت مس کر رہا تھا۔اسی لیے تمہیں اتنا ستایا۔"

لیکن تم تو دبو سی بیوی نکلی۔کہاں گی وہ لڑتی جھگڑتی ہانیہ۔۔۔۔ میں نے تم کو اتنا چڑایا لیکن میں خود تنگ ہو گیا۔پر تم پر اثر ہی نہیں ہوا۔

"پھر دیکھا نہ میرا روعب و دب دبا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے کالر اکڑاتے کہا تھا۔

وہ لب دبائے ہنسی کنٹرول کرتا بے حال ہو رہا تھا۔

”ک۔کک۔۔گیا؟“

وہ اسکے شانے پر مکے برسانے لگ گی۔

میر نے مکا برساتا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگا لیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

”میر آپ نے کچھ دکھانا ہے“

اس نے اسکی نظروں سے بچنے کو گھبرا کر کہا تھا

وہ جو محویت سے اس کا شرمایا روپ دیکھ رہا تھا۔

اس کی بات پر چونک کر اسکی طرف دیکھا۔

پھر اسکے ساتھ بلکونی کی طرف آیا۔

بلکونی کو بہت اچھے طریقے سے سجایا کیا تھا۔

وہ اچھنبے سے دیکھ رہا تھا۔

آج کے دن آپ نے مجھے پرپوز کیا تھا۔
میں چاہتی ہوں دوبارہ سے پرپوز کرے۔

اس نے ریڈ اور وائٹ روز سے سائیڈ کی دیوار کو ڈیکوریٹ کیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

انکے درمیان لائیٹنگ کی تھی لمبی لمبی لڑیاں جل بوجھ رہی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

نیچے بڑا سا دل بنایا تھا۔

پاس پڑا جھولا بھی بہت اچھے طریقے سے ڈیکوریٹ کیا تھا۔

اسکے سامنے ٹیبل پڑا تھا۔

اس کے ساتھ بھی پھولوں کی لڑیاں بہت مہارت سے لٹکائی گی تھی۔

درمیان میں دل بنا ہوا تھا۔

اک نائف دو گلاس پلیٹیں اور چمچ پڑیں تھیں۔

میر سب کچھ حیرانگی سے دیکھ رہا تھا۔

"چلیں کریں"

وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر آگے کو چلی۔

میر نے اک جھٹکے سے اس کو واپس کھینچا تھا وہ اسکے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

میر نے کلائی تھام رکھی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دونوں اک دوسرے کی آنکھوں میں کھوے ہوے تھے۔

عریشہ نے ہاتھ چھڑوانا چاہا

"کوئی زبردستی ہے؟ اگر میں نہ کروں تو پھر؟"

میر نے اسکے قریب ہوتے پوچھا تھا

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

پرپوز کرنے کا تو ٹھیک ہے ۔لیکن گفٹ کیا دوں گا"۔"

اس نے بے چارگی سے کہا تھا۔

کمرے میں ساری جیولری پڑی ہے جو بھی چیز مناسب لگے اٹھالاے"۔"

اس نے تجویز دی تھی

وہ اسے پکڑے دل کے اندر لے آیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اسے ادھر کھڑا کیا خود اک گھٹنہ موڑتے ہوے اسکے سامنے بیٹھا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس کا اک ہاتھ پکڑا تھا

ہنی تم سوچ بھی نہیں سکتی ۔میں نے خود سے بھی زیادہ تم کو چاہا ہے"
میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔اتنا سب کچھ جو ہماری لائف میں ہوا ۔بہت سے اپس ڈاون کے بعد ہم یہاں تک پہنچے ہے کیا تم گزری باتوں کو بھول کر نئے سرے سے میری زندگی کو بہار بناو گی؟"۔

اسکا یوں کہنا اسے معتبر کر گیا تھا

اسکی دیوانگی دیکھ کر عریشہ کی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں

اس نے ٹرانس کی صورت میں گردن ہلائی تھی۔

میر نے اسکا ہاتھ لبوں کو لگا لیا تھا۔

اور پھر کھڑے ہوتے اسکے پاس چلا آیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

ان فسوں خیز لمحوں میں دونوں کے دل کے تار بج رہے تھے انکی خوشی چھپائے نہ چھپ رہی تھی۔

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے جاکر پیچھے سے اسکو اپنے حصار میں لیا۔

تھا۔

اسکی سانس اک لمحے کو تھمی تھی

جیب میں ہاتھ ڈال کر اک ڈبی باہر نکلی تھی۔

میر نے دھیرے سے ہاتھ بڑھایا تھا کندھے سے بال ہٹا کر پینڈینٹ کو اسکی گردن کی زینت بنایا تھا۔

جو آج اس نے آتے ٹائم ہی خریدا تھا۔

کیوں کہ بہت عرصے سے اس نے عریشہ کو کوئی گفٹ نہیں دیا تھا۔

بہت خوبصورت پینڈینٹ تھا۔

ہارڈ شیپ میں تھا۔ اے ۔آر لکھا ہوا تھا۔

چھوٹے چھوٹے ہیرے جگمگا رہے تھے۔

عریشہ نے اپنی انگلیوں سے اس کو چھوا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عریشہ کو یہ سرپرائز بہت اچھا لگا تھا
وہ ہواوں میں اڑ رہی تھی

چاہا جانا کسے اچھا نہیں لگتا۔

میر کی سانسوں کی تپش اسے اپنے کندھے پر محسوس ہو رہی تھی۔

اس نے آہستہ سے اسکا رخ موڑا تھا

اب وہ دونوں آمنے سامنے تھے۔

اس نے اسکی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے قریب کیا۔

اسنے سارے بدن میں سنسناہٹ محسوس کی تھی۔

وہ جتنی بھی بولڈ صیحباب چپ لگ گی تھی

اسکا دل تیزی سے ڈھڑک رہا تھا۔
چہرا سرخی چھلکا رہا تھا۔

دونوں ماحول کے زیرِے اثر تھے۔آج بہت عرصے بعد ہانیہ اور شاہ بنے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

میں نے تمہاری وش پوری کی اب تمہاری باری ہے

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے اسکی طرف جھک کر کہا تھا۔
وہ اسکو دونوں ہاتھوں سے دھکیل کر باز رکھتی اس سے دور ہوئی تھی۔

تیزی سے کمرے میں گی روم فریج سے جا کر کیک نکال کر لے آئی۔

ٹیبل کے سینٹر میں رکھ کر اس نے منتظر نظروں سے میر کو دیکھا۔

وہ دھیرے سے چلتا اس تک آیا تھا۔

عریشہ نے جھک کر دو کینڈل لگائی تھی۔

کینڈل کی لائٹ اسکے حسین مکھڑے کو اور حسین بنا رہی تھی۔

وہ یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔
وہ میر کو ایسے دیکھتے پا کر پلکوں کی جھلمن کو اٹھا گرا رہی تھی۔
اس نے جھولے پر بیٹھتے اسے بھی ساتھ کھینچا تھا

ک۔کیک کاٹے؟"اس نے نائف کو پکڑتے کہا تھا۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
اس نے خود پر بمشکل بندھ باندھتے گردن ہلائی
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ویسے یہ دو کینڈل کیوں لگائی ؟۔"

اس نے عریشہ سے پوچھا تھا

آج آپ نے دوسری بار پرپوز کیا نہ اسی لیے۔

"واہ واہ کیا لوجک ہے"

دونوں نے مل کر کیک کاٹا۔

عریشہ نے کانپتے ہاتھ سے کیک کا چھوٹا سا ٹکڑا اسکے منہ میں ڈالا۔

میر نے اسکی انگلیوں پر کاٹ لیا۔

"آج تو جان لینے کے در پر ہو"

اس نے اس کے لبوں پر لب رکھتے کہا تھا۔

وہ دونوں ہاتھوں سے اسکو پیچھے کرتی اس سے دور ہوئی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اک دم کھڑی ہو گی

اچھا مجھے ریٹرن گفٹ تو دو"۔"

میر نے اک بار پھر اسکے سامنے آتے کہا تھا۔وہ آنکھیں میچیں لز رہی تھی۔

اس کی دیوانگی سے عریشہ کی جان جاتی تھی

میر نے اپنے لب اسکے قریب کرتے کہا تھا۔

کم ان ہنی جلدی کرو نہ"۔"

میر کی بات پر اس نے سٹپٹا کر میر کو دیکھا تھا

وہ کچھ سوچتے میر کے قریب چلی آئی تھی۔

کانپتا ہاتھ اٹھا کر میر کی آنکھوں پر رکھا تھا۔

میر اسکی اس حرکت پر مسکرا اٹھا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

عریشہ اسکی طرف جھکی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس کے گال کو چومتی تیزی سے کمرے کی طرف بھاگی تھی ۔

میر کو جب سمجھ آئی وہ کمرے میں پہنچ چکی تھی۔

وہ مسکراتا اسکے پیچھے گیا تھا۔

وہ کھڑکی کے پاس آکر کھڑی ہو گی۔

شرمائی لجائی سی اس کے دل کے تار چھیڑ رہی تھی۔

میر نے اس کی کلائی پکڑی اس کا دل زوروں سے ڈھڑکا تھا۔

ایسا لگ رہا تھا۔آج اسکا پسلیاں توڑ کر باہر آنے کا ارادہ ہے

اس نے کلائی چھڑوائی
دونوں ہاتھ اٹھا کر اسکی گردن کے گرد رکھے

"آپ کچھ زیادہ فری نہیں ہو رہے؟"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پہلے فری ہونے کا موقع ہی نہیں دیا کبھی

وہ اس کی آنکھوں میں زیادہ دیر نہیں دیکھ پائی تھی۔

اس نے اپنے لب میر کے لبوں پر رکھے تھے۔

میر نے بے خود ہو کر انکو اپنے لبوں میں قید کر لیا۔
اک تو میر کی قربت اوپر سے دیوانگی عریشہ کی سانس بہت تیز ہو گی

میر نے پیچھے ہوتے اسے اٹھایا تھا

آج تو میر کو وہ سرپرائز پہ سرپرائز دیے جا رہی تھی۔

میر نے اسے بیڈ پر لٹایا تھا۔ وہ بیڈ پر لیٹی اکھڑے سانس کو با حال کرنے لگی

میر نے جا کر لائٹ آف کر دی تھی۔

نائٹ لیمپ آن کیا

اس کے پیچھے لیٹتے ہاتھ اسکے پیٹ پر رکھا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"کک کیا کر رہے ہیں؟"

اس نے شرماتے کہا تھا

اپنے بے بی سے ملاقات"۔

میر نے اسکے کان میں سرگوشی کی

اسکی سانسوں کی تپش سے اسکا کندھا جلنے لگ گیا تھا۔

میر اسکو سیدھا کرتا اس پر جھکا تھا۔ اسکے لبوں کو قید کیا تھا

اس کی دیوانگی سے عریشہ کی جان ہوا ہوئی تھی۔

اک طرف وہ اس کے لبوں کو قید کیے ہوے تھا

تو دوسری طرف ہاتھ بڑھا کر اسکے کانوں سے ائیر رنگز نکال رہاتھا۔

اس کے کانوں کی لو تپ اٹھی تھی۔
وہ اس کی گرفت میں مچل رہی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اس کے لبوں کو آزاد کرتے وہ اسکی گردن پر جھکا اس پر جزبات لٹا رہا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آج عریشہ نے اسے دعوت دے کر اتنے سالوں کے بندھے بندھ کو توڑا تھا۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر نیکلس کی ہک کھولی تھی۔

عریشہ نے یہ طوفان برپا کیا تھا اب بندھ باندھنا نا ممکن تھا۔

ساری رات وہ اس پر پیار کی بارش کرتا رہا تھا ۔

نہ خود سویا تھا نہ اسکو سونے دے رہا تھا۔ کچھ دیر پہلے ہی اسکی آنکھ لگی تھی۔

میر نے مسکراتے ہوے پھر سے کھینچ لیا تھا۔

صبح کے دس بج گے تھے پر وہاں پرواہ کسے تھی۔

وہ اس پر جھکا ہوا تھا

ڈور بیل بجنے پر وہ بدمزہ ہوتا پیچھے ہوا تھا۔

عریشہ کا قہقہ نکل گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

بڑے دانت نکل رہے ہے ابھی واپس آ کر بتاتا ہوں"۔"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اٹھ کر ٹی شرٹ پہنتا دروازے کی جانب بڑھا۔

اس نے گردن جھٹک کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا

عریشہ کے ہنستے لب سمٹے تھے

اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑی۔

اس سے پہلے کہ وہ کمرے سے باہر قدم نکلتا۔

"میر رکیں پلیز"

اس نے اس کو قدم باہر نکالنے سے روکا۔

اس نے حیران ہوتے اسکی طرف مڑ کر دیکھا

عریشہ نے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف اشارہ کیا۔

وہ نا سمجھی سے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہوا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اسکا منہ کھل گیا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اک بار عریشہ کو دیکھ رہا تھا تو دوسری بار ڈریسنگ میں نظر آتے اپنے عکس کو۔

جاں بجاں لپسٹک کے نشان تھے۔

عریشہ ہنسی کنٹرول کرتی بے حال ہو رہی تھی۔

اس نے زور سے نچلے لب کو دانت سے دبا رکھا تھا۔

عریشہ کے نمبر پر کال آنے لگ گی۔

اس نے نمبر دیکھتے میر کی طرف فون بڑھایا۔
میڈ تھی۔

وہ باہر دروازے پر کھڑی تھی۔

"آج تم آف کر لو"

میر نے عریشہ کی طرف گہری نظروں سے دیکھ کر کہا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

عریشہ نے سٹپٹا کر میر کی طرف دیکھا تھا

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسکی آنکھیں بہت کچھ کہہ رہی تھیں۔

اسکے لب سمٹے تھے

اب کچھ دیر پہلے والی سچویشن میں میر تھا اور عریشہ گھبرائی سی تیزی سے اٹھی

میر نے کال ڈراپ کی وہ تیزی سے جا کر واش روم میں بند ہو گی تھی

وہ بیڈ پر گرا لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔

عریشہ کی ایسی حالت اسے مزہ دے رہی تھی۔

وہ فریش ہو کر نکلی۔

میر بازو کے سہارے لیٹا اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

اٹھتا اس تک آیا

عریشہ نے ٹاول پکڑا کر واش روم کی طرف دھکیلا۔

اس کے فریش ہونے تک اسنے بالوں کو ڈرائی گیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

بالوں کی آبشار کو کمر پر ڈالتے اس نے سارا کمرا سمیٹا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ باہر نکلا۔

ریڈی ہو کر کہا

"چلو باہر سے ناشتہ کر کے آتے ہیں"

عریشہ نے ہاتھ کھینچ لیا۔

جی نہیں ناشتہ گھر پر کرے گے۔"

وہ بھی ہیلدی والا۔
آپ کے ان پیارے ہاتھوں سے بنا ہوا"۔

میر جو خوش ہوا تھا کہ گھر کا ناشتہ کرنے کو ملے گا

اسکی آخری بات پر اسکے لب سمٹے تھے۔
اس نے بے چارگی سی اسکی طرف دیکھا تھا۔

چلیں ہمیں بھوک لگی ہے"۔"

اس نے آنکھیں پٹپٹا کر کہا تھا

پھر دونوں نے ساتھ میں مل کر ناشتہ بنا یا تھا۔

شام میں دونوں شاپنگ پر گے تھے۔

وہ آج اور حسین لگ رہی تھی۔

واپسی پر لانگ ڈرائیو کے لیے نکل گے۔

ڈنر باہر سے گیا تھا۔آج کا دن دونوں نے ساتھ سپینڈ کیا تھا۔عریشہ کی خوشی دیدنی تھی۔
اسکے ہر ہر انداز سے خوشی جھلک رہی تھی۔

❤❤❤❤❤

انابیہ کے سکول میں رزلٹ اناونس ہونا تھا۔
میر زیان شاہ کو بطورِ خاص گیسٹ مدعو کیا گیا تھا۔
انابیہ نے عریشہ کو آنے کا کہا تھا۔

وہ دونوں ٹائیڈ سکیورٹی کے ساتھ ادھر پہنچے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

گاڑی سے اترتے میڈیا کا رش انکے اردگرد لگ گیا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے عریشہ کو تھام لیا۔

وہاں پر ان کی فیملی پہلے سے موجود تھی۔

برہان اسے لے کر اندر چلا گیا۔

تھوڑے بہت سوالوں کے جواب دے کر وہ بھی اندر چلا گیا۔

جا کر اسٹیج پر بیٹھا تھا۔

انابیہ اور عریشہ باقی فیملی ممبرز کے ساتھ بیٹھیں تھیں۔

فنکشن بہت اچھا چل رہا تھا۔ عریشہ انجوائے کر رہی تھی

انابیہ کی فرسٹ پوزیشن آئی تھی۔

اسکا نام اناونس ہوا تو اسکے پیرنٹس کو بھی اسٹیج پر بلایا گیا۔

وہ عریشہ کا ہاتھ تھام کر آئی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر بھی اپنی سیٹ سے اٹھتا انکے پہلو میں آ کھڑا ہوا تھا۔
یہ کان کر کہ میر شادی شدہ ہے بہت سی لڑکیوں کے دل پر ہاتھ پڑا تھا۔

اک بچے کے لیے اس سے خوشی کی بات کیا ہو گی کہ وہ اپنی کامیابی کا انعام اپنے پیرنٹس کے ہاتھ سے لے"۔

اناونس کرنے والی ٹیچر نے کہا تھا۔

میر کو سٹاف نے ٹرافی پکڑائی تھی۔

پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا تھا

انعام دینے کے بعد انکو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کو کہا۔

میر نے جھک کر انابیہ کو اٹھا لیا۔

ڈائز کے سامنے جا کر کھڑے ہوے۔

میر نے عریشہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"چھوڑے میر کیا کر رہے ہیں"

اس نے ہاتھ چھڑواتے سر گوشی کی۔
لیکن وہاں اثر کسے تھا۔

کچھ دیر کی سپیچ کے بعد میر کی یوں ہی نظر سامنے کی عمارت پر پڑی۔

اور پھر بغل میں کھڑی عریشہ کی پیشانی پر پڑی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

سرخ نشان حرکت میں تھا۔

اس نے وہاں ہی تقریر ختم کی عریشہ کا ہاتھ تھام کر تیزی سے سٹیج کی بیگ سائیڈ پر چلا گیا۔

اس دوران وہ اپنا ہاتھ چھڑوانے کی پوری کوشش کر رہی تھی

”میر چھوڑے سب دیکھ رہے ہیں۔“
وہ روہانسی ہو گی تھی

”تو دیکھنے دو میں نے اپنی ہی بیوی کا ہاتھ پکڑا ہے“

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے دھیرے سے کہا۔

اس کو اسکی یہ حالت مزہ دے رہی تھی

جبکہ بہت سے لوگوں کی نظروں میں انکی جوڑی کو دیکھ کر ستائش تھی۔

اور بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جن کی نظروں میں حسد اور جلن بھی تھی

سٹیج سے نیچے اترتے وہ اس کو اک کمرے میں لے آیا۔

پھر برہان کا نمبر ملایا۔

عریشہ اور انابیہ کو اک کمرے میں بٹھایا۔

برہان کمرے کے باہر آیا تو وہ تیزی سے سپاٹ چہرا لیے باہر آیا۔

"کیا ہوا بھائی؟"

برہان جو تیزی سے اس کی جانب آیا تھا۔پریشانی سے پوچھا۔

اس نے آہستہ آواز میں کچھ برہان کو بتایا تھا۔

وہ برہان کو ان کے پاس چھوڑتا واپس سٹیج پر گیا۔

کچھ دیر کے بعد فنکشن اختتام پذیر ہوا۔

وہ اجازت لیتا نکلا۔

..___

وہ جا کر گاڑی میں بیٹھا۔

برہان عریشہ کو ساتھ لیے آیا۔

میر کی گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر اسے بٹھایا۔

گاڑی پارکنگ سے نکلی تو لمبی گاڑیوں کی قطار اسکی گاڑی کے پیچھے تھی۔

راستے میں اس نے اپنی گاڑی الگ کر لی۔

کچھ دیر بعد میر نے دیکھا اک گاڑی انکی گاڑی کا پیچھا کر رہی ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اب دونوں گاڑیاں تیزی سے اگے پیچھے تھیں۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

یکدم انکی گاڑی کو پیچھے آتی گاڑی نے کراس کیا۔

وہ گاڑی اک سپیڈ سے اسکے سامنے جا رکی ۔

میر نے تیزی سے بریک لگائی۔ٹائر چڑچڑانے کی آواز خالی سڑک پر گھونجی۔

میر نے سرخ آنکھیں لیے سامنے دیکھا

گاڑی میں سے دو لوگ تیزی سے باہر آئے تھے

میر سرد تاثر لیے باہر نکلا۔

آنکھیں قہر برسا رہی تھیں۔

وہ انکے سامنے آ کھڑا ہوا

اک آدمی نے میر پر گولی چلائی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر کراہ کر لڑکھڑایا۔زمین بوس ہوا تھا

دوسرا آدمی تیزی سے گاڑی کی جانب گیا۔

عریشہ کو گاڑی سے گھسیٹتے باہر نکلا۔

"چ۔۔۔چھوڑو ۔۔۔مجھے"

اس نے مزاحمت کرتے کہا تھا

""""""میر۔۔۔۔""

میر اسکی پکار پر تکلیف سے بند ہوتی آنکھوں کو کھول کر اک جھٹکے سے اٹھا تھا۔

اس نے خوف و ہراس سے پور لہجے میں پکارا تھا۔

دوسرے آدمی نے اک بار پھر ٹریگر دبایا تھا۔

فضا میں نسوانی چینخ گونجی تھی۔

میر پتھر کا ہو گیا تھا

عریشہ نے پیٹ پر رکھا ہاتھ اٹھا کر دیکھا تھا۔جو خون سے لت پت تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ نیچے گری بن آب کی مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔

فضا اک بار پھر ٹھا کی آواز سے گونجی تھی۔

پیچھے سے لگی گولی سینے کو چیرتی باہر نکلی تھی۔

میر کراہ کر منہ کے بل زمین پر گرا تھا۔
خون کا ذائقہ اسکے منہ میں گھلنے لگ گیا تھا۔

اس آدمی نے میر کو پاوں سے ٹھوکر مار کر سیدھا کیا تھا۔

میر نے بند ہوتی آنکھوں کو کھولا تھا۔

تکلیف کے باعث اسے سانس لینے میں دقت ہو رہی تھی۔

اسکا سانس اکھڑ رہا تھا

اس آدمی نے اسکے دل کا نشانہ باندھا تھا۔

موت اس کے سامنے کھڑی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

سامنے کھڑی گاڑی کا درواز کسی نے پاوں کی ٹھوکر سے کھولا تھا

میر نے پھٹی آنکھوں سے سامنے دیکھا تھا

اسکا وجود ساکن ہوا تھا۔

وہ باہر نکلا انسان تنفر سے چلتا عریشہ کے پاس جا کر رکا تھا۔اسکے چہرے سے چادر ہٹائی تھی۔

اب جھٹکا لگنے کی باری اس انسان کی تھی جو اس سب کا ماسٹر مائنڈ تھا

نیچے گرے وجود نے اس انسان کو گردن سے دبوچا تھا۔
اور اٹھ کھڑی ہوئی تھی

حملہ اس قدر اچانک ہوا تھا
کہ اس انسان کو سمجھنے کا موقع نہیں ملا تھا

اک دم اک اور گاڑی آکر رکی تھی

برہان بجلی کی سی تیزی سے گاڑی سے باہر نکلا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اور ساتھ میں کچھ آفیسرز بھی تھے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

لیکن سامنے نظر پڑتے ہی وہ شاکڈ ہو گیا تھا۔

دل ودماغ میں جھگڑ چلنے لگ گے تھے۔

اسکے قدم جیسے زمین نے جھگڑ لیے ہوں۔اٹھنے سے انکاری ہو گے تھے۔

آفیسرز نے باہر نکلتے ہی ان لوگوں کو حراست میں لیا تھا

میر آنکھیں جھپک جھپک کر خود کو جگاے رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

وہ بہت تکلیف میں تھا۔

برہان نے نفرت سے سامنے کھڑے انسان سے رخ موڑا تھا۔جس کو پولیس نے اپنی حراست میں لیا تھا

برہان کے اندر چھناکے سے کچھ ٹوٹا تھا۔

وہ طیش سے لہو رنگ آنکھیں لیے اس انسان کی طرف بڑھا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

برہان"میر کےلب آہستہ سے ہلے تھے"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس کے پکارنے پر اسکے قدم رکے تھے

آنکھوں سے بہتے پانی کو بے دردی سے رگڑتا میر کے پاس پہنچا تھا

جا کر پنجوں کے بل بیٹھا تھا

میر سر اٹھ جاے سارا کام پلین کے مطابق ہو چکا ہے۔

آپ کا چھپا ہوا مجرم سامنے ہے

عریشہ نے کہا تھا۔جو در حقیقت اسکی ساتھی نتاشا تھی۔

برہان نے دونوں کو بلٹ پروف جیکٹ پہنائی تھی۔

لیکن وہ جب نتاشا کو لینے کیا تھا تو میر نے جیکٹ اتار دی تھی۔

کیوں کہ وہ اپنے اس دشمن سے واقف تھا

لیکن وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ انسان اپنی نفرت میں کہا تک گر سکتا ہے

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

میر جان چکا تھا کہ عریشہ کی جان خطرے میں ہے

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسی لیے اس نے برہان کو کال کر کے بلویا تھا۔

اور برہان نے ساتھی نتاشا کو کال کر کے سارا پلین سمجھایا تھا

وہ اسی طرح کا ڈریس پہنے آئی تھی۔

اس نے چہرا ڈھک لیا تھا

برہان نے اسے گاڑی میں جا کر بٹھا دیا تھا

اور پھر واپس جا کر پچھلے دروازے سے انابیہ اور عریشہ کا باہر لے کر نکلا تھا۔

گاڑی وہ پہلے ہی ادھر کھڑی کر چکا تھا۔

خود عریشہ اور انابیہ کو گھر ڈراپ کیا تھا۔

وہ میر سے رابطہ میں تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

لیکن یکدم گاڑی رکنے کی آواز آئی تھی۔اور پھر کال ڈسکنکٹ ہو گی تھی۔

وہ لوکیشن ٹریس کرتا ادھر آیا تھا لیکن یہ کیا؟؟

بھائی اٹھے۔

برہان نے آگے بڑھ کر سہارا دینا چاہا۔

وہ سب سمجھے تھے میر ڈرامہ کر رہا ہے لیکن یہ کیا۔اسکے کپڑے اور سڑک سرخ ہو چکی تھی۔

نیچے چیکٹ نہیں تھی

برہان نے تیزی سے شرٹ کے بٹن کھولے تھے

اسکا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔چہرے کی رنگت متغیر ہوئی تھی

میر بے ہوش ہو چکا تھا

بھائی۔۔ ادھر دیکھے نہ ۔۔۔میری طرف دیکھے ۔۔۔پلیز۔۔۔آنکھیں کھولے۔۔۔وہ دیوانہ وار چلایا تھا۔"

"بھائی آپ ایسے کیسے کر سکتے ہیں؟اٹھ جاے نہ بھائی"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

برہان نے اسے جھنجھوڑا تھا اسکی آہ وکریہ زری سے سب کی آنکھیں نم ہو گی تھیں

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ کرتے میر کے چہرے پر گر رہے تھے۔

سر میر سر کو ہوسپیٹل لے کر چلیں۔۔۔وہ شدید زخمی ہیں۔نتاشا نے اس کے کندھے کو ہلاتے اسکو ہوش میں لاتے کہا تھا

پھر ہمت جمع کرتے اس کو بھرتی سے اٹھاے پاس آئی ایمبولیس میں لٹایا تھا۔

اس کا ہاتھ پکڑ کر لبوں سے روتے ہوئے لگایا تھا۔

بھائی یار بے وفائی مت کرنا۔مجھے اکیلے نہیں چھوڑنا میں جی نہیں سکوں کا آپ کے بنا۔"

ہر کام زندگی میں ساتھ گیا۔پھر اس کام میں کیسے آپ نے مجھے پیچھے چھوڑ دیا"۔

وہ روتے اسکی پیشانی چوم رہا تھا۔

ایمبولیس آکر ہوسپٹل کے باہر رکی تو بہت سے لوگ حرکت میں آئے تھے

کوریڈور میں سٹریچر گھسیٹتے برہان کا دل عجیب طریقے سے ڈھڑک رہا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عریشہ انابیہ کے لیے کھانا لے کر اسکے کمرے میں آئی تھی۔

کھٹکے کی آواز پر انابیہ نے فوٹو فریم تکیے کے نیچے چھپایا تھا۔

عریشہ نے اسے ایسا کرتے دیکھ لیا تھا۔

"لٹل پرنسسز کیا چھپایا جا رہا ہے ؟"

عریشہ نے کھانے کی ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھی تھی۔

اور تکیے کے نیچے سے وہ فریم نکالا تھا نیہا اور کاشف کی پک تھی۔

"ماما پاپا کو مس کر رہی ہو؟"

عریشہ نے اسے پاس بٹھاتے استفسار کیا تھا۔

مما تو کبھی بنی ہی نہیں میری اور پاپا انکو تو میں نے دیکھا ہی نہیں۔وہ کیوں چلے گے۔ان کو تو رکنا چاہیے تھا نہ؟"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اس نے روتے ہوے عریشہ سے سوال کیا تھا عریشہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پر آپ کو پتہ ہے میر پاپا نے مجھے کبھی دونوں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔"
وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے میرے پاپا سے پرامس کیا تھا کہ وہ انکے بچے کا دھیان رکھے گے۔

لیکن اب میں خوش ہوں کیوں کہ مجھے مما بھی مل گئیں ہیں اب نیو بے بی بھی آے گا۔میری بھی فیملی ہو گی"۔

عریشہ نے اسے ساتھ لگا لیا تھا۔

چپ میرا بچہ اب اور نہیں رونا نہیں تو مما بھی رو دے گی اب بس کر دو"۔"

فریش ہو کر آو مل کر کھانا کھاتے ہیں اس کے آنسو پونچھتے اسے واش روم کی طرف بھیجا تھا۔

وہ بے خیالی میں اٹھی تھی۔اس کی گود میں رکھی فوٹو زمین بوس ہوئی تھی چھناکے سے اسکا کانچ ٹوٹ کر بکھرا تھا۔

ملازمہ تیزی سے کمرے میں آئی تھی عریشہ نے گھبرا کر فوٹو اٹھانی چاہی۔

کانچ کا ٹکڑا کھڑا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

عریشہ کی کلائی میں چپ گیا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آاااا وہ سسکی تھی۔

میڈم سنبھل کے "۔"

ملازمہ نے کہا تھا۔

اسی اثنا میں زویا چلی آئی تھی۔

اس نے کانچ کانپتے ہاتھوں سے نکالا تھا۔ زخم گہرا نہیں تھا۔اس نے زخم صاف کر کے بینڈیج کر دی۔

کھانا کھا کر وہ لوگ باہر آے تھے

یہ میر کہا رہ گے وہ بڑ بڑائی کمرے میں سے فون لے کر آئی۔

ٹی وی آن تھا۔

وہ کمرے سے نکل کر نیچے آتے ہوے نمبر ملانے لگی۔

اسکی نظر نیچے چلتے ٹی وی پر پڑی۔

فون چھوٹ کر نیچے گرا تھا

اسکو سب گھومتا محسوس ہوا تھا۔

اس نے ریلنگ کا سہارا لیا تھا۔

میر زیان شاہ پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے

اس سب کے پیچھے کون ہے اب یہ تو میر زیان کے ہوش میں آنے کے بعد ہی پتہ چلے گا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ شدید زخمی حالت میں لاے گے ہیں۔

مزید اب ڈیٹ کے لیے ہمارے ساتھ رہیے گا۔

فق چہرا لیے آنکھیں پھاڑے سامنے کی سکرین کو دیکھ رہی تھی۔

زویا جو کچن سے اسکے لی جوس لے کر آئی تھی ۔عریشہ کو ایسے گرتے دیکھ کراسکے ہاتھ سے گلاس چھوٹ گیا۔

”عریشہ کیا ہوا ہے؟“

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

انہوں نے پریشانی سے اس کا چہرا تھپتھپایا۔

ملازمہ بھاگ کر پانی لے آئی۔

انہوں نے اسکے چہرے پر پانی کے چھینٹے گراے۔

وہ آہستہ سے آنکھیں کھولتی اٹھ کر بیٹھی تھی۔

آر یو اوکے۔چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں“۔“

زویا نے پریشانی سے اسے کھڑا کرتے کہا تھا۔

وہ اسکے ساتھ لگ کر ڈھاڑے مار کر رو دی تھی۔

"میڈم وہ دیکھے ٹی وی پر میر اور برہان سر"

میڈ نے کہا تھا۔

آواز سلو ہونے کی وجہ سے زویا کا دھیان ٹی وی پر نہیں تھا۔

سامنے برہان کوریڈور میں تھا اسکے کپڑے خون سے رنگے ہوے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اک طرف میر کو جب اپریشن تھیٹھر میں لے کر جا رہے تھے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ ویڈیو چل رہی تھی

وہ شل ہوئی ٹانگوں کے ساتھ دیوار کا سہارا لیے کھڑا تھا۔

اسکے اندر باہر سناٹا چھایا ہوا تھا۔

موت کا سا گہرا سکوت تھا

پاپا اور کچھ آفیسرز بھی ساتھ ہی تھے۔ میر کو اپریشن تھیٹر لے کر گے ہوے تھے۔
وہ اندر زندگی اور موت کی درمیان لٹک رہا تھا۔

اور باہر برہان سولی پر لٹکا ہوا تھا۔

زندگی نے یہ کیسا کھیل کھیلا تھا

زویا بھی منجمند ہوئی تھی۔
عریشہ ہاتھ چھڑواتی کمرے کی جانب ڈوری تھی

”عریشہ پلیز سنبھل کہ۔۔۔۔۔“

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میڈ اور زویا بھی اسکی پیچھے بھاگی تھی۔

بی جان بھی شور سن کر باہر آئی تھیں

”زبیدہ کیا ہوا ؟کیسا شور ہے؟“
انہوں نے پریشانی سے میڈ سے پوچھا تھا۔

وہ واش روم گھسی۔

کچھ دیر بعد تیزی سے دوازہ کھول کر کمرے میں آئی تھی۔

پانی کے قطرہ چہرے سے نیچے گر رہے تھے اس نے جاے نماز کب بورڈ سے نکالی۔

زویا اور میڈ جس طرح سے آئی تھیں اسی طرح واپس چلی گی۔

نیچے آئی تو بی جان کھڑی تھیں۔

"زویا پتر سب خیریت ہے نہ کیا ہوا ہے؟"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

انہوں نے ہولتے دل سے پوچھا تھا۔

"وہ۔۔۔ وہ ۔۔۔بی جان۔۔۔۔میر بھائی کا اک چھوٹا سا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے۔

زویا نے ان سے حقیقت چھپائی تھی۔تا کہ انکی طبیعت نہ خراب ہو جاے۔ وہ لڑکھڑائی تھیں۔

"بی جان"

دونوں نے انکو تھامے صوفے پر بٹھایا تھا۔

بی جان نے ملازم کو پکارا تھا۔اس کو پیسے دے کر بکرا لانے کو کہا۔

کچھ دیر بعد ملازم اک کالا بکرا لے کر آیا۔جس کا انہوں نے صدقہ دیا تھا

عریشہ اپنے رب کے سامنے سجدے میں گر پڑی تھی

اے میرے اللہ۔۔۔"اس نے روتے تڑپتے پکارا تھا۔"

اے اللہ تو رحمن ہے رحیم ہے۔"
ہم گناہ گار خطا کار بندے ہے تیرے 'تو معاف کرنے والا ہے۔
اے مسیحا تُو۔۔۔تو۔۔ خاموشیوں کو بھی سنتا ہے اے شہ رگ سے قریب مولا تو میرے میر کو لمبی زندگی دے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

ان کو اپنے خفظ و امان میں رکھ۔
اے ستر ماوں سے بڑھ کر پیار کرنے والے اللہ تجھے اس پیار کا واسطہ رحم کر دے میرے میر کو صحت و عافیت خیر و بھلائیوں والی لمبی زندگی دے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

یا ارحم الرحمین رحم کر
میرے اللہ
میرے میر کو زندگی دے سب ٹھیک ہو جاے میرے مولااپنی رحمت کے صدقے نواز دے ۔

اس نے اندر کی بڑھتی گھٹن کو آنسو کے ذریعے باہر نکلا تھا۔

اسکے بعد اس میں بولنے کی ہمت نہیں تھی وہ ڈھاڑے مار مار کر رو پڑی تھی۔ بے بسی کی انتہا پر تھی۔

وہ وہموں اور حدشوں میں گری اپنے رب کے در پر پڑی تھی جہاں سے کوئی اٹھا ہوا ہاتھ خالی نہیں جاتا۔

وہ سجدہ ریز تھی

جب کسی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

یہ لمس

وہ اک جھٹکے سے سیدھی ہوئی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

شاکڈ سی گردن موڑے دیکھ رہی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"م۔۔۔۔میر۔۔۔۔۔۔"

اسکا چہرا دیوانہ وار چوم رہی تھی۔

"آپ ٹھیک ہے نہ ؟"

اس نے روتے ہوے اپنی پیشانی اسکی پیشانی سے لگائی تھی

ہاں ہنی دیکھو میں تمہارے سامنے ہوں۔بلکل ٹھیک ہو"

میر نے اسے کہا تھا

پھر اسکے سینے سے لگتی خود پر اختیار کھو بیٹھی تھی۔

اپریشن تھیٹھر کے باہر لگی لائٹ بند ہوئی تھی۔

برہان نے آنکھیں زور سے بند کر کے کھولی تھی۔

تیزی سے باہر آتے ڈاکٹر کی جانب آیا تھا۔
بکھرے بال اڑی رنگت ڈاکٹر نے اک نظر اسے دیکھا تھا۔

برہان کی جان نکلنے کے در پر تھی۔

خدا کا جتنا بھی شکر ادا کرے کم ہے۔ میر اب خطرے سے باہر ہے۔"

گولی دل سے اک انچ نیچے لگی تھی اک گولی کندھے پر لگی تھی

"ہم نے اپریٹ کر دیا ہے خون زیادہ بہنے کی وجہ سے بے ہوش ہے۔انشااللہ جلد ہوش میں آ جاے گے

ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ انداز میں بتایا تھا

اسکو مانو زندگی کی نوید مل گی تھی۔

"تھینکیو ڈاکٹر"

وہ فرط مسرت سے ڈاکٹر کے گلے لگ گیا۔

لیکن جب سمجھ آئی تو اک دم پیچھے ہوا تھا

"آئی ایم سوری ڈاکٹر"

" اٹس اوکے"

ڈاکٹر مسکراتا اسکا کندھا تھپتھپا کر اپنے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔

وہ پاپا کے گلے لگ گیا۔

انکی بھی آنکھیں نم تھیں

حیدر صاحب کے نمبر پر گھر سے پھر سے کال آ رہی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

زویا بیٹا میر کا اپریشن کامیاب ہو گیا ہے اب وہ خطرے سے باہر ہے۔

زویا فون بند کرتی عریشہ کے کمرے میں بھاگی تھی۔

"عریشہ ----"

اسنے بت بنی عریشہ کا کندھا ہلایا تھا۔

اسکے ہلانے پر وہ چونکی تھی۔

"م۔میر------"

اسکے لبوں سے نکلا تھا لیکن میر کی جگہ زویا کھڑی تھی۔

بھابھی کے یوں آنے پر عریشہ کی جان نکلی تھی

وہ اپنی سانس ہموار کر رہی تھی

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عریشہ کو لگا تھا اسکی سانس بند ہو رہی ہے

زویا نے آگے بڑھ کر عریشہ کو گلے لگایا تھا۔

میر بھائی کی سرجری کامیاب ہو گی ہے اب وہ خطرے سے باہر ہے۔

عریشہ جو دم سادھے کھڑی تھی اسکی رکی سانس بحال ہوئی تھی۔

اس خبر نے اس میں رخ پھونک دی تھی۔تشکر سے آنسو بہاتے وہ اپنے رب کا شکر ادا کر رہی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عریشہ میری بات سنو پلیز تم رو کیوں رہی ہو"۔"

"ادھر دیکھو میری طرف"

۔وہ ٹیرس پر کھڑی تھی۔

میر اسکی طرف بڑھ رہا تھا۔

اور وہ گردن ہلاتی پیچھے کی طرف قدم اٹھا رہی تھی۔

"عریشہ روکو۔۔۔میری بات تو سنو پلیز"

"ہنی۔۔۔۔"

عریشہ کا پاوں مڑا تھا وہ ریلنگ سے اچھلتی نیچے جا گری تھی۔

"ہنییییییی۔۔۔"

وہ چینختا ہوا اٹھا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

برہان جو اسکے بیڈ پر سویا ہوا

ہڑبڑاتا اٹھا تھا نیند سے بوجھل آنکھیں کھول کر پوچھا تھا

"میر بھائی کیا ہوا آر یو اوکے؟"

حیدر شاہ صوفے پر آنکھیں بند کیے بیٹھے تھے۔

پریشانی سے کھڑے ہوے تھے

یکدم اٹھنے سے اسکے منہ سے کراہ نکلی تھی

برہان کھڑا ہوتا اس پر جھکا تھا۔اسے آرام سے لٹایا تھا

بھائی آپ ٹھیک ہے نہ؟مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی ۔ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی ؟کیوں کیا" آپ نے ایسے؟

"اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو پھر۔۔۔

وہ نان سٹاپ بولے جا رہا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

میر نے بے چارگی سے حیدر صاحب کو اشارہ کیا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

برخودار سب کچھ تم ہی بول لو گے یاں اسے بھی کچھ بولنے دو گے"۔"

حیدر صاحب کے کہنے پر اسے خیال آیا تھا

پاپا آپ ادھر رکیں میں ڈاکٹر کو بلا کر لاتا ہوں"۔"

وہ چپ ہوتا باہر نکل گیا۔

حیدر صاحب نے اسکی پیشانی چومی تھی۔

اتنے میں برہان ڈاکٹر کو ساتھ لیے کمرے میں داخل ہوا تھا۔

ڈاکٹر نے سارا چیک اپ کیا تھا۔

تین چار دن تک ریکور ہو جاے گے پھر آپ انکو گھر لے کر جا سکتے ہیں۔

ڈاکٹر نے کچھ میڈیسن لکھ کر دی تھی۔

برہان میڈیسن لینے چلا گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"پاپا عریشہ ٹھیک ہے نہ؟"

اس نے دل میں اٹھتے خدشہ کی وجہ سے پاپا کو مخاطب کیا تھا

"ہاں گھر پر ہی ہےرات کو میں نے سب کو منع کر دیا تھا آج سب لوگ تم کو دیکھنے آے گے"

مما آوٹ آف کنٹری گئیں ہوئیں تھیں۔

باقی سب لوگ ہوسپٹل کے لیے نکل رہے تھے۔

زویا اسے بلانے آئی تھی۔

وہ خالی نظروں سے کھڑکی کے پاس کھڑی خلا میں گھور رہی تھی۔

عریشہ چلو میر بھائی کو دیکھنے کے لیے سب ہوسپٹل جا رہے ہیں"۔ "

"بھابھی آپ لوگ ہو آئیں میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے"

اگر طبیعت زیادہ خراب ہے تو میں روک جاتی ہوں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"نہیں بس سر میں درد ہے"

آرام کروں گی تو ٹھیک ہو جاوں گی۔

اوکے اپنا خیال رکھنا"۔ "

زویا کہتی نکل گی۔

وہ جا کر لیٹ گی کمبل اوڑھ لیا۔

آنکھیں جلنے لگ گی تھی۔

میں کبھی آپ سے بات نہیں کروں گی۔کمبل کو زور سے دبوچتے رو پڑی تھی

شدت سے رو پڑی تھی

سب لوگ اک ساتھ کمرے میں آے تھے وہ مسکرا دیا تھا۔

بی جان نے پاس آکر اسکی پیشانی چومی تھی

"میرا بچہ اب کیسا ہے ؟"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

بی جان بچہ اب بڑا ہو چکا ہے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

برہان نے منہ بناتے کہا تھا۔

اس سے کہا برداشت ہوتا تھا کہ کوئی اس سے زیادہ میر کو پیار کرے

"جی بی جان میں اب ٹھیک ہوں"

اس نے ادھر ادھر دیکھتے کہا تھا

لیکن جس کو دیکھنا چاہتا تھا وہ تو آئی ہی نہیں تھی۔

اسکی بے چینی محسوس کر کے زویا دھیرے سے بولی تھی۔

میر بھائی عریشہ کی طبیعت ٹھیک نہیں اسی لیے نہیں آئی"۔"

میں نے ہی آرام کرنے کا بولا تھا۔

اس نے گردن ہلائی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مسکرا کر پاس بیٹھی انابیہ کا ہاتھ تھاما تھا جو اسے ایسے دیکھ کر ہریشان ہو گی تھی۔

"ڈونٹ وری میں بلکل ٹھیک ہوں اک دو دن تک گھر آ جاوں گا"

انابیہ نے اسکا گال چوما تھا۔

برہان کو پاپا نے گھر بھیج دیا تھا تاکہ ڈریس چینج کر آے۔

اور کچھ دیر آرام کر لے رات تک وہ رکیں گے اور پھر رات کو برہان رک جاے گا۔

وہ ان کے ساتھ گھر آیا تھا۔

گھر آکر اس نے چینج کیا۔

لنچ کیا۔سونے کے لیے کمرے میں آ گیا۔

رات کے آٹھ بجے زویا نے اسے جا کر جگایا۔

بریان اٹھ جاے اور کتنی دیر سوے گے۔دیکھیں آٹھ بج گے ہے"۔"

وہ جلدی سے اٹھ بیٹھا تھا۔

فریش ہو کر باہر آیا۔زویا کھانا لگا رہی تھی۔

اس نے عریشہ کو ڈھونڈا وہ کہی نظر نہیں آئی تھی

اس نے جا کر میر کے کمرے کے دروازے پر دستک دی ۔

"کون ہے؟"

عریشہ کی آہستہ سے آواز آئی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اندر چلا آیا۔

وہ بیڈ پر بیک کراون سے ٹیک لگائے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے تیزی سے آنسو صاف کیے تھے

"اب طبیعت کیسی ہے؟ "

برہان پوچھا تھا

اس نے جواب دیا۔

میں ٹھیک ہوں"۔"

"بھائی کا نہیں پوچھے گی؟"

برہان نے کہا تھا

"ک کک۔۔کیسے ہے وہ؟"

اس نے ہکلاتے پوچھا تھا۔

"ریڈی ہو جاے ہم ہوسپٹل جا رہے ہیں"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اس کی سنے بنا ہی باہر نکل گیا۔

سب ڈنر کر رہے تھے۔

جب وہ چادر شانوں پر پھیلاتی آئی تھی۔

آو عریشہ ڈنر کر لو۔"

"میں نے میڈ کو بھیجا تھا شاید بھول گی تھی

زویا نے کہا تھا

بھابھی وہ مجھے بول کر آئی تھیں"
میں ہوسپٹل جانے کے لیے ریڈی ہو رہی تھی"۔

وہ کرسی گھسیٹتے بیٹھ گی تھی۔

مشکل سے چند نوالے لیے تھے۔

"بھابھی چلیں؟"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے ہاتھ صاف کرتے کہا تھا۔

زبیدہ جاو میرے کمرے سے میرا پرس اور موبائل لے آو"۔"

اس نے میڈ سے کہا تھا۔

اس نے لا کر دیا تو وہ اٹھی۔

زویا اس کے ساتھ باہر تک آئی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں پاپا کے ساتھ واپس آ جاوں گی"۔"

اسنے زویاسے کہا تھا

زویا ہنس دی۔

نہیں تم رک بھی سکتی ہو میں برہان کو بول دوں گی کہ وہ تم لوگوں کو پوری پرائیوسی دے گا"۔"

زویا نے ٹانگ کھینچتے کہا تھا۔

وہ چھنیب گی تھی۔

پھر وہ آکر بیٹھی تو برہان نے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔

وہ لوگ ہوسپٹل آے تو پاپا صوفے پر بیٹھے ٹی وی پر کوئی پروگرام دیکھ رہے تھے۔

السلام علیکم
دونوں نے دھیرے سے سلام کیا تھا۔

انہوں نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں مروڑ رہی تھی۔

پاپا آے کافی پی کر آتے ہیں۔

وہ بھی اسکا اشارہ سمجھ کر نکل آے تھے

میر دوائیوں کے زیرے اثر سو رہا تھا

وہ قدم اٹھاتی اس کے قریب آئی تھی۔

اسکا دل لرزہ تھا۔ہاتھ میں پکڑا پرس چھوٹ کر نیچے گرا تھا

وہ پٹیوں اور نالیوں میں جھگڑا ہوا تھا

درد کی ان دیکھی سی لہر نے اسکے پورے وجود کو جھگڑا تھا۔
بے اختیار آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر گالوں پر پھسلے تھے

اسکے ہاتھ کو آہستہ سے اٹھاے لبوں سے لگایا تھا۔

پیشانی پر بکھرے بالوں کو سنوارا تھا۔

اسکی بوجھل پلکوں میں ہلکی سی جنبش ہوئی تھی۔

وہ اٹھی نیچے گرا پرس اٹھاتی تیزی سے کمرے سے باہر نکلی تھی۔

عریشہ نے مخروطی انگلیوں سے بہتے آنسو کو صاف کرتے سامنے دیکھا تھا۔

پاپا اور برہان آ رہے تھے۔

پاپا گھر چلیں"۔"

اس نے نظریں جھکائے کہا تھا۔

برہان ہم چلتے ہیں تم میر کا دھیان رکھنا ضرورت پڑی تو مجھے کال کر لینا۔

پاپا نے اسے کہا تھا۔

" اوکے"

وہ ان کو گاڑی تک چھوڑ کر گیا تھا۔

واپس آیا تو میر جاگ رہا تھا۔

"کوئی آیا تھا؟"

میر نے سوال کیا تھا۔

"کون؟"

اس نے انجان بنتے پوچھا تھا۔

مجھے لگا کوئی تھا"۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے کھوے کھوے انداز میں کہا تھا

میر کو ابھی بھی اپنے ہاتھ اور پیشانی پر لمس محسوس ہو رہا تھا۔

"اچھاااا"

"مجھے تو کوئی نظر نہیں آ رہا۔کوئی چڑیل وڑیل تو نہیں عاشق ہو گی؟

برہان نے اک آنکھ دبا کر کہا

"فضول کی جتنی مرضی بکواس کروا لو"

اسنے چڑ کر کہا تھا۔

عریشہ گھر آئی تھی۔

بیڈ پر بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

ساری رات میر کی زخمی حالت نے اسے سونے نہیں دیا تھا۔

اگلی صبح اٹھی پاس سوئی انابیہ پر کمبل ٹھیک کیا۔

پھر وضو کرکے آئی۔نماز پڑھنے کے بعد وہ کھڑکی کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔

صبح کی مہکتی فضا نے اس کو پر سکون کیا تھا۔

وہ چلتی صوفے پر آ کر بیٹھ گی۔

میر کی بری طرح یاد آ رہی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ اٹھ کر کمرے سے باہر آئی سڑھیاں اتر کر بی جان کے پاس چلی آئی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ بیٹھ کر ذکرو اذکار پڑھ رہی تھی۔

اسے دیکھ کر مسکرائیں تھیں۔

وہ جا کر بی جان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گی ۔

اسے سکون مل رہا تھا۔

بی جان فارغ ہوئیں تو انہوں نے تسبیح سائیڈ ٹیبل پر رکھی تھی۔

”پتر کیسی طبیعت ہے؟“

بی جان نے نرم مسکراہٹ لیے پوچھا

”بی جان اب بہتر ہوں“

اتنے میں ملازمہ نے آکرناشتہ لگنے کا پیغام دیا تھا۔

حیدر شاہ کا مینجر گھر آیا تھا۔

کچھ پیپر سائن کروانے تھے۔

وہ اسکو فارغ کرتے خود بھی ہوسپٹل کے لیے نکل گے۔

عریشہ اور زویا ٹی وی لاونج میں بیٹھ گی۔

انابیہ سڑھیاں اترتی آئی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"مما مجھے ناشتہ کرنا ہے"

اس نے عریشہ کی گود میں سر رکھتے صوفے پر لیٹتے کہا تھا۔

چلو پہلے فریش تو ہو کر آو"۔"

عریشہ نے پیار سے بال سنوارتے کہا تھا۔

عریشہ اٹھنے لگی۔

عریشہ تم بیٹھی رہو"۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

آو انا میں مدد کرتی ہوں"۔"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اسے کمرے میں لے کر آئی تھی۔

عریشہ نے اسکے لیے ناشتہ تیار کیا تھا۔

بی جان مالی سے لان صاف کروا رہی تھی

لنچ کرنے کے بعد زویا اور برہان انابیہ کے ضد کرنے پر اسکو ہوسپٹل لے گے تھے۔

ہر آہٹ پر وہ نظریں اٹھا کر بڑی آس سے سامنے دیکھتا تھا۔

لیکن ہر بار ناکامی ہی ملتی تھی۔

ہوسپٹل سے واپسی پر وہ لوگ آئس کریم پالر آے تھے آئس کریم پیک کروا کر گھر لے آے تھے۔

زویا کچن میں آئی تو عریشہ ڈنر تیار کر چکی تھی۔

”عریشہ تم رہنے دیتی ۔کیا ضرورت تھی کچن میں آنے کی؟۔میں آ کر بنا لیتی ابھی کافی ٹائم تھا۔“

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

میں بور ہی رہی تھی ۔اسی لیے کچن میں چلی آئی”۔“

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے پہلی دفعہ گھر میں کھانا بنایا تھا۔

سب نے بہت تعریف کی تھی۔

وہ آسودگی سے مسکرا دی تھی۔

عریشہ نے میر کے لیے بھی سوپ بنا کر بھیجا تھا۔

برہان لے کر آیا تو میر نے اسکے پیچھے دیکھا شاید وہ بھی ساتھ آئی ہو۔

پاپا ڈرائیور کے ساتھ چلے گے ۔

برہان اپنی گاڑی میں آیا تھا۔

برہان نے سوپ کا باول اس کی طرف بڑھایا۔
میر کی بے چینی دیکھ کر وہ بولا

"وہ خود تو نہیں آئی یہ لیجیے بھابھی کے ہاتھوں سے بنا سوپ پی کر گزارا کرے"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے گھورا ۔

سوپ کا چمچ برہان نے بھر کر اسکے منہ میں ڈالا سوپ بہت ٹیسٹی تھا۔

کیوں کہ اسکے دائیں کندھے پر گولی لگی تھی اس لیے ابھی وہ خود سے کھا پی نہیں سکتا تھا۔

برہان "میر نے پکارا تھا۔"

جی بھائی"برہان نے پاس کھڑے جواب دیا۔"

”برہان وہ کدھر ہے ؟“

میر نے پوچھا۔

”کون بھائی؟“

اسکے لبوں پر شرارت بھری مسکان تھی۔

برہان میں عریشہ کا نہیں پوچھ رہا“۔“
اس نے تنک کر کہا تھا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اس نے گھور کر کہا تھا

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس کی بات سنتے برہان کے لب سمٹے تھے زور سے مٹھیاں بھینچی تھی۔

عریشہ جو میر کو دیکھنے آئی تھی دروازے پر رک گی۔

دونوں کی بات سنی چاہی۔

بھائی آپ ٹھیک ہو جاے پھر بات کرے گے“۔“

برہان نے فرش کو گھورتے کہا تھا۔

برہان مجھے ابھی کہ ابھی اس جگہ لے کر چلو"۔"

وہ ضدی لہجے میں مخاطب ہو تھا۔

-" لیکن بھائی"

برہان منمنایا۔

تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا۔میں ابھی ان سے ملنا چاہتا ہوں"۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اس نے ڈرپ کی نالی نکالی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اٹھ کر کھڑا ہوا تو سب گھومتا محسوس ہوا۔

بھائی "برہان نے بھرتی سے تھاما تھا"

عریشہ دروازے کے پار کھڑی سن رہی تھی۔

میر نے برہان کی ہڈ لے کر پہن لی چہرا اس سے ڈھک لیا

عریشہ تیزی سے سائیڈ پر ہوئی۔

وہ دونوں باہر نکلے تو عریشہ بھی تیزی سے باہر آئی تھی۔

برہان نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی میر ساتھ بیٹھ گیا۔

گاڑی ہوسپٹل سے نکال کر روڈ پر ڈالی تو عریشہ بھی گاڑی نکالتی ان کے پیچھے نکلی۔

یہ لوگ کہاں جا رہے ہیں۔

اس نے پریشانی سے سوچا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

گاڑی اک اپارٹمنٹ کے سامنے رکی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عریشہ نے بھی تھوڑے فاصلے پر گاڑی روک دی تھی۔

انک پیچھے داخل ہوئی تھی۔

وہ لوگ سڑھیاں اترتے پیچھے کی جانب گے۔

وہ بھی دبے پاوں انکے پیچھے پیچھے آ رہی تھی۔

وہ لوگ تہہ خانے میں داخل ہوے

برہان آگے تھا۔

نیچے گرا ناتواں وجود تیزی سے اٹھا تھا۔

بکھرے بال سرخ آنکھیں۔ آنکھوں کے نیچے ہلکے پڑے تھے۔ وہ ہذیانی انداز میں برہان کی طرف بڑھی تھی۔

م۔۔۔مجھے پتہ تھا۔میرا بیٹا ضرور آے گا۔تم کو تو مجھ ہر بھروسہ ہے نہ میں ایسا کچھ نہیں کر سکتی"۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اسکے سینے سے لگی بول رہی تھی

اس نے طیش سے انکو پیچھے ہٹایا تھا۔

برہان کے پیچھے کھڑا میر سامنے آیا تھا۔

ان کا رنگ اڑا تھا آنکھوں میں خوف لیے اک قدم پیچھے ہوئی تھیں۔

"ایسا کیوں کیا آپ نے بھائی کے ساتھ ؟کیا بگاڑا تھا انہوں نے آپکا؟"

برہان نے لہو رنگ آنکھوں سے ان کو بازوں سے پکڑے جھنجوڑا تھا۔

شروع دن سے آپ کو بھائی پسند نہیں تھے لیکن مجھے یہ نہیں معلوم تھا آپ نفرت میں اس حد تک چلی جاے گئیں۔کہ بھائی اور بھابھی کو جان سے مارنے کی کوشش کی "۔

باہر کھڑی عریشہ کے کان سائیں سائیں کرنے لگ گے تھے۔

ب۔۔بب۔۔۔برہان تم کو اس نے ورگلایا ہے یہ جھوٹا اور مکار ہے"۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

انہوں نے کہا تھا۔

بس مسسز حیدر شاہ اب اک اور لفظ نہیں ورنہ میں بھول جاو گا کہ میرے سامنے میری ماں کھڑی ہے"۔

وہ ڈھاڑا تھا

کوئی اتنی نفرت کیسے کر سکتا ہے"۔

وہ زور سے چلایا تھا۔

عریشہ نے دیوار کا سہارا لیا تھا۔

ہاں کیا ہے میں نے وہ سب لیکن تمہاری محبت میں کیا ہے" وہ بھی چلائی تھیں۔"

یہ۔۔۔یہ کیسی محبت ہے اس نے انکا ہاتھ جھٹکا تھا"۔"

شروع دن سے وہ تمہاری ہر چیز پر قبضہ کر رہا تھا۔"

تمہاری پھپھو اور انکل کی ڈیتھ کے بعد حیدر شاہ اسے ساتھ لے آے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

تم چار سال کے تھے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اور یہ آٹھ سال کا اس دن پہلی دفعہ میری اور حیدر شاہ کی لڑائی ہوئی تھی۔

اور پھر ہر روز ایسا ہوتا گیا۔وہ تمہاری ہر چیز شئیر کرتا تھا۔

اس کی وجہ سے تم گرے تھے۔اور حیدر شاہ نے تم پر ہاتھ اٹھایا تھا۔

پھر ہر روز ایسا ہونے لگا وہ جیت کر آتا اور تمہارے پاپا تم کو ذلیل کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔

بات بات پر وہ اسکی مثال دیتے تھے۔ تمہارا جھکا سر مجھے بہت تکلیف دیتا تھا۔

اس دن میں نے فیصلہ کر لیا تھا اسکو اب میں کہیں کا نہیں چھوڑوں گی۔

میں چاہتی تھی یہ نیہا سے شادی کر لے۔

وہ جس طرح کی لڑکی تھی۔اس کی زندگی اس نے اجیرن کر دینی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

وہاں سے بھی یہ بچ گیا۔

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پھر عریشہ والا معاملہ سامنے آیا۔

تو مجھے پتا چلا کہ اس کی جان اس طوطے میں ہے۔

میں چاہتی تھی یہ ایسی زندگی جیے کہ پل پل تڑپے

میں نے عریشہ کا ایکسیڈینٹ کرنا چاہا ۔

اسکی قسمت اچھی تھی ۔وہ اس حادثہ سے بچ نکلی۔

پھر نیہا کے ساتھ مل کر میں نے عریشہ کو سیڑھیوں سے گرانا چاہا۔

لیکن بدقسمتی سے زویا گر گی۔ اور تم لوگوں کا بچہ مر گیا۔

اسکے بعد قاتلانہ حملہ کروایا وہ پھر بھی بچ گی۔

نیہا کے ساتھ مل کر اغوا کا پلین بنایا۔وہ لوگ زویا کو اٹھا کر لے گے۔

عریشہ بربادی کے داہانے پر پہنچی ہی تھی بربادی اسکا مقدر بننے ہی والی تھی کہ تم لوگ وقت پر پہنچ گے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

پھر مجھے معلوم ہوا کہ عریشہ ماں بننے والی ہے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں اک اور حصے دار کیسے آنے دیتی۔مجھے تو میر سے پرابلم تھی۔
کجا کہ اور حصے دار وراثت کا اک اور وارث

وہ لڑکی میں نے ہی اس کو تم سے ملنے کو کہا تھا۔

اور عریشہ کو ملنے کے لیے میں نے ہی ہوٹل میں بھیجا تھا۔

اور میرے ہی اشارہ کرنے پر اس نے دھکا دیا تھا۔جو کہ میر نے مجھے دیکھا بھی تھا۔

اسی دن یہ اس کو گھر سے لے کر نکل گیا تھا۔
اس دن کے فنکشن میں میں نے ہی انابیہ کو فورس کیا تھا کہ عریشہ کو آنے کا کہے۔

میں تو سٹیج پر ہی قصہ تمام کراونہ چاہتی تھی۔

لیکن میر اسے لیے نیچے اتر گیا۔

میں موقعے کی تاک میں تھی۔
جو کہ میر نے سیکیورٹی گارڈ کو ہٹا کر دے دیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

پھر سنسان روڈ آتے ہی اس کی گاڑی روکی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پہلے اس پر گولی چلوائی

اور پھر عریشہ کے بیٹ پر میں اسکی جینے کی وجہ اس سے چھین لینا چاہتی تھی۔

نہ یہ جی سکے اور نہ ہی مر سکے"۔
وہ سیاہ چہرے کے ساتھ سب کہتی چلی گی۔

مسسز حیدر شاہہہہہہ"۔"

برہان نے چلاتے ہاتھ اٹھایا تھا جو کہ سن کھڑے میر نے روک لیا تھا۔

میر نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

ب۔۔۔بھائی۔۔۔۔یہ کیسی ماں ہیں؟انہوں نے نفرت میں اندھا ہوکر میرا بچہ مار دیا۔"
قاتل ہے یہ۔اور اب اک اور جان لینے کے در پے تھیں۔ انکی ممتا کہاں جا سوئی تھی۔جو بچہ اس دنیا میں آیا ہی نہیں یہ اس کی دشمن بن بیٹھی تھیں۔ماں کیا ہوتی ہے انکو پتہ ہی نہیں ہے۔'

میر نے روتے تڑپتے برہان کو باہوں کے گھیرے میں لے لیا تھا۔ اک طرف برہان رو رہا تھا تو دوسری طرف میر بے آواز رو رہا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

برہان جیب سے فون نکلا تھا

میر نے فون جھپٹا تھا۔پولیس کو بلوا رہا تھا۔

آج میر راستے میں کوئی نہیں آے گا۔

برہان ہوش میں آووہ ہماری ماں ہے
اگروہ رشتہ بھول گئیں ہے تم تو یاد رکھو نہ کہ ماں ہے

میر نے اسے سمجھاتے کہا تھا۔

ایسی ماں ہوتی ہے بھائی۔ماں کے نام پر دھبہ ہے۔ایسے ماں سے تو ہم یتیم اچھے تھے۔میرا رب ایسی ماں“ کسی کو نہ دے میں انکو انکے کیے کی سزا دوں گا انہوں نے قتل گیا ہے یہ قاتل۔ہے۔

آج اپنے بیٹے نے یہ کیسا تماچہ مارا تھا انکی روح بلبلا اٹھی تھی۔

وہ لڑکھڑا کر گری تھی۔

اس نے نفرت و حقارت سے کہا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

آج میں انکو انکے کیے کی سزا دلوا کر ہی رہوں گا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

”نہیں برہان تم ایسا کچھ نہیں کرو گے“

میر نے اسے روکنا چاہا۔

اگر آج کوئی میرے راستے میں آیا تو میرا مرا ہوا منہ دیکھے گا۔

برہان نے جیب سے پسٹل نکال کر لہرایا تھا۔اور ساتھ وارن بھی گیا تھا۔

میر کا ہاتھ اٹھا تھا۔

چٹاخ کی آواز سے پورا کمرا گونج اٹھا تھا۔

یکدم سناٹا چھا گیا تھا۔

برہان فق چہرا لیے ہاتھ چہرے پر رکھے شکوہ کناں آنکھوں سے میر کو دیکھ رہا تھا۔

میر نے آگے بڑھ کر انکو اٹھایا تھا۔انکے گرد بازو پھیلاتے انکو لے کر سڑھیاں چڑھنے لگ گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عریشہ نے سن وجود لیے اپنےوجود کو گھسیٹا تھا۔

وہ پلر کی آڑ میں جا چھپی تھی۔

میر نے انکو گاڑی میں بٹھایا تھا

انکی گاڑی نکلنے کے بعد وہ بوجھل قدموں سے اس کمرے میں آئی تھی

جہاں برہان ہارا ہوا نیچے بیٹھا ہوا تھا۔

برہان بھائی ”اس نے اسکے کندھے کو ہلایا تھا۔“

ہوں ”اس نے آنسو سے تر چہرا اٹھایا تھا۔“

” گھر چلیں“

وہ خود کو سنبھلتا اٹھا تھا پھر اسکو ادھر دیکھ کر ٹھٹکا تھا۔

لیکن اس وقت وہ کوئی بھی سوال جواب کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔

میر انکو تھامے ٹی وی لاونج میں آیا تو حیدر شاہ پریشانی سے ٹہل رہے تھے۔

میر کہا چلے گے تھے مجھے ہوسپٹل سے فون آیا تھا۔کہ تم لوگ ہوسپٹل میں نہیں ہو۔میں کب سے تم دونوں کا نمبر ملا رہا ہوں پر رابطہ نہیں ہو پا رہا تھا۔

انکو کیا ہوا۔اور یہ واپس لکب آئی؟؟”۔“

انہوں نے اپنی بیوی کو ایسی حالت میں دیکھ کر پریشانی سے پوچھا تھا۔

کچھ نہیں پاپاائیر پورٹ سے طواپسی پر اک جھوٹا سا ایکسیڈینٹ ہوگیا تھا انکو کمرے میں لے کر چلیں”۔“

وہ تینوں کمرے میں چلے آے۔

میر نے سائیڈ ٹیبل سے میڈیسن باکس نکالا۔

پانی گلاس میں انڈھیل کر انکی طرف ٹیبلٹ پڑھائی جو انہوں نے نگل لی۔

عریشہ اور برہان گھر آے تھے ۔

وہ اسکے ساتھ اسکے کمرے میں آئی تھی۔

زویا پریشانی سے کمرے میں ٹہل رہی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عریشہ تم کہا چلی گی تھی۔میں کب سے تمہارا اور برہان کا نمبر ڈائل کر رہی تھی۔وہ ناٹ ریچ ایبل آ رہا تھا"

وہ۔۔۔وہ بھابھی۔۔۔۔میں ہوسپٹل گی تھی۔شاید سگنل پرابلم ہو گی۔""

"آپ برہان بھائی کو دیکھے انکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے"

اس نے میر کی طرف اسکی توجہ دلوائی۔

خود نظریں چراتی باہر نکل آئی

وہ بھی پریشانی سے برہان کی طرف آئی۔

تتے نقوش لہو رنگ آنکھیں۔ڈھلکے کندھے وہ اسکی حالت دیکھ کر گھبرا گی۔

اس نے سہارا دے کر اسکو بیڈ پر بٹھایا تھا۔

اسکے لیے پانی ڈالنے کے لیے مڑی ۔

برہان نے اسے اپنی طرف کھینچا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اسکے ساتھ لگتے ہی ڈھاڑے مار مار کر رو پڑا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

زویا دھک رہ گی تھی۔

میر نے دروازہ ناک کیا تھا۔

زویا اک دم سائیڈ پر ہوئی تھی۔

میر کو سامنے دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔

زویا چاہے مل سکتی ہے"۔"

اس نے زویا کو کہا تو وہ گردن ہلاتی باہر نکل گی۔

میر نے اسکے جانے کے بعد اسکے پاس بیڈ پر بیٹھنا چاہا۔

وہ اک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔

میر نے کھڑے ہو کر اسکا رخ اپنی طرف موڑا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

برہان"اس کی نرم پکار پر وہ اسکے سینے سے جا لگا۔"

پھر جو رویا تو دل کی کثافت دھو ڈالی ۔

"بھائی انہوں نے ایسا کیوں کیا؟"

وہ روتے ہوئے بس اک ہی سوال کر رہا تھا۔

برہان جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔اب بس ختم کر دو سب۔وہ ہماری ماں ہے۔اور ماں تو ماں ہوتی ہے چاہے" جیسی بھی ہو۔سارا قصہ ختم آج کے بعد ہمارے درمیان اس بارے میں کوئی بات نہیں ہو گی۔

"سنبھالو خود کو

اس نے اسکا چہرا ہاتھوں میں لے کر کہا تھا۔

چلو اب آرام کرو صبح ملتے ہیں۔کسی قسم کی کوئی بھی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے"۔

میر نے اسکو بیڈ پر بٹھا کر پانی گلاس میں ڈال کر اسکو پلایا۔

"اب آرام کرو"

میر نے مسکراتے کہا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

زویا دونوں کے لیے چاے بنا کر ٹرے میں رکھ رہی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"زویا"

میر کے پکارنے پر مڑی تھی۔

"جی بھائی"

اس نے مسکراتے پوچھا۔

زویا برہان کی طبیعت ٹھیک نہیں تم چاے میں نیند کی ٹیبلٹ ملا دو تاکہ وہ سو سکے۔

سیڑھیاں چڑھتا کمرے کی طرف آیا۔

ہینڈل گھما کر کمرے میں قدم رکھتے ہی سامنے کا منظر دیکھتے ہی وہ ٹھٹھکا تھا۔

وہ برق رفتاری سے اس تک آیا تھا۔

اس کے دونوں ہاتھوں کو زور سے اپنی گرفت میں لیا تھا۔

وہ ہذیانی انداز میں اسکی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی

بھپھری ہوئی شیرنی بنی ہوئی تھی۔

"مجھے ہاتھ نہیں لگاے۔مجھ سے دور رہے"

"ہنی بتاو تو سہی ہوا کیا ہے؟"

تاسف سے بکھرا کمرا دیکھ رہا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بیڈ شیٹ بیڈ پر کم کارپٹ پر پڑی ہوئی تھی۔

ٹوٹے شوپیس جابجا بکھرے اپنی قسمت کو کوس رہے تھے۔

کشن اک یہاں اور اک وہاں بکھرا پڑا تھا۔

وہ اسے زور سے جکڑے کھڑا تھا۔

”مجھے ہوسپٹل میں دیکھنے کیوں نہیں آئی تھی؟“

”آپ نے ایسا کیوں کیا ؟“

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

عریشہ نے روتے ہوے کہا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

”میں نے کیا گیا؟“

اس نے ناسمجھی سے پوچھا

میں نے اس دن آپ کی گلاسز میں اپنے چہرے پر پڑتا سرخ نشان دیکھ لیا تھا”۔“

آپ جان بوجھ کر انکے سامنے کیوں گے؟۔“

اک سو اک طریقہ ہو سکتا تھا اپنے دشمن کو سامنے لانے کا لیکن نہیں آپ کود پڑے اپنی جان کی پرواہ کیے بنا۔

"اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو یہ سوچ کہ ہی میری جان نکلنے لگتی ہے

میر کے اندر باہر سکون سا چھا گیا تھا۔

اسکے اس طرح کے اظہار سے اس کا سارا غصہ جھاگ کی طرف بیٹھا تھا۔

عریشہ نے اسکے دائیں کندھے پر زور سے مکا جڑھا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اسکے منہ سے بے ساختہ کراہ نکل گی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

م۔۔میر سوری ۔۔۔۔وہ میرا ایسا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا"۔

"اچھاااا تو کیا کرنے کا ارادہ ہے وہ کر لیتے ہیں؟"

عریشہ نے اپنے ہاتھ پر نمی محسوس کی۔

اس نے اپنا ہاتھ اپنے سامنے کیا تو اسکا رنگ اڑا تھا۔

خون سے اسکا ہاتھ رنگا ہوا تھا۔

میر جو مدہوشی میں اسے دیکھتا اس پر جھکنے لگا تھا

اس نے عریشہ کی اڑی رنگت دیکھی۔

""""ہنی تم ٹھیک ہو؟کیا ہوا ہنی؟""

اس نے پریشانی سے استفسار کیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

میر خ۔۔۔خ۔۔۔۔خون"اس نے سہمے ہوئے کہا تھا وہ سیدھا ہوا۔"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسکی بلیک شرٹ ہونے کی وجہ سے خون نظر نہیں آ رہا تھا۔

میر نے اسکی ہتھیلی کو دیکھا تھا۔

"میں برہان بھائی کو بلا کر لاتی ہوں وہ آپ کو ہوسپٹل لے کر جاتے ہیں"

اس نے مڑتے کہا تھا۔

میر نے تیزی سے اسکی کلائی پکڑی۔

رہنے دو ریلکیس میں اپنے فرینڈ کو کال کرتا ہوں"۔"

اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔

اس نے کال کر کے ڈاکٹر عاصم کو گھر پر بلایا تھا۔

چلو گیسٹ روم میں چلتے ہیں"۔"

گیسٹ روم میں آ کر وہ صوفے پر بیٹھا تھا۔

عریشہ پاس کھڑی تھی۔

میر نے ہاتھ پکڑ کر بٹھایا تھا

میر نے شرٹ اتارنی چاہی بازو ہلانے پر درد کی شدید لہر اٹھی

وہ لب بھینچ گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عریشہ نے آگے بڑھ کر کانپتے ہاتھوں سے اسکی شرٹ اتارنے میں مدد کی

خون دیکھ کر عریشہ کی سانس اٹکی۔

خون کندھے سے ہوتا پیٹ اور بازو پر بہہ رہا تھا۔

غیر ارادی کیفیت میں پاس بیٹھی عریشہ نے اس کے رخسار پر ہاتھ رکھا تھا

"میر آپ ٹھیک ہیں؟کیا زیادہ درد ہو رہا ہے۔؟"

اسنے بہتے اشکوں سے نم لہجے میں پوچھا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ عریشہ کو اپنی فکر کرتے دیکھ کر اندر تک شرشار ہو گیا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ ساری تکلیف بھول گیا تھا۔

اس نے اس کا ہاتھ گال سے ہٹا کر لبوں سے لگایا تھا۔

ڈونٹ وری میں ٹھیک ہوں"۔"

انٹر کام پر کال آئی تھی۔

باہر ڈاکٹر عاصم آے تھے۔

اس نے عریشہ کو ادھر سے بھیج دیا تھا۔

"سوری یار اس ٹائم زخمت دی"

اس نے عاصم کو کہا تھا۔

"اتنا فارمل ہونے کی ضرورت نہیں ہے"

اس نے انجکیشن بھر کر لگایا۔سٹیچز نکل گے تھے اس نے لگاے تھے میڈیسن دی۔

ملازم چاے لے آیا۔

چاے پینے کے بعد وہ اسکو خیال رکھنے کا بول کر چلا گیا۔

عریشہ آئی تو میر آنکھیں بند کیے لیٹا ہوا تھا۔

وہ نائٹ بلب آن کرتی آکر بیڈ پر بیٹھ گی ۔

"میر"

اس نے دھیرے سے پکارا۔

"ہوں"

اس نے مندھی آنکھوں سے کہا تھا۔

"مجھے کچھ بات کرنی ہے"

اسکے لہجے میں کچھ ایسا ضرور تھا۔

وہ بے ساختہ اٹھ بیٹھا۔

"کیا بات ہے ؟سب ٹھیک ہے نہ؟"

میر م۔مم۔میں آج ہوسپٹل آپ کو دیکھنے آئی تھی۔"

آپ اور برہان کسی بات پر بحث کر رہے تھے پھر آپ دونوں کو باہر جاتے دیکھا

تو میں بھی آپ کے پیچھے آئی تھی"۔

اس کی بات سن کر میر کو جھٹکا لگا تھا۔

”عریشہ تم“

میر نے کچھ کہنا چاہا تھا۔

”شش“

عریشہ نے اس کے لبوں پر انگلی رکھی تھی۔

اور یہ غیر ارادی طور پر ہوا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

”میں سب سن چکی ہوں“

اس نے ہاتھ ہٹاتے کہا تھا۔

میر نے آنکھیں بند کر کے کھولی تھی

مما پاپا کی اچانک ایکسیڈینٹ میں ڈیتھ کے بعد حیدر ماموں مجھے اپنے ساتھ لے آے تھے۔“

رشتوں کے ترسے ہوے انسان کو فیملی مل گی تھی۔مجھے اور کچھ نہیں چاہیے تھا۔

مما نے جو بھی کیا اپنے بیٹے کی محبت میں کیا۔ہر ماں باپ چاہتے ہیں انکی اولاد کو سب کچھ ملے۔میں نے ان کو ماں مانا ہے۔اور ماں تو ماں ہوتی ہے نہ چاہے جیسی بھی ہو"۔

اس نے نم آواز میں کہا تھا۔

عریشہ نے آگے بڑھ کر اسے ساتھ لگا لیا تھا۔

اس کو بھی کندھے کی ضرورت تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

پھر جو رویا تو ہر غم آنسو میں بہا دیا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جب میر کا دل ہلکا ہو گیا تو وہ سیدھا ہوا۔

اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔

اس نے نظریں چرائی تھی۔

عریشہ نے بھی آنسو صاف کیے۔

مجھے نیند آ رہی ہے کہتے وہ لیٹا اور ساتھ ہی آنکھیں بند کر لی ۔

عریشہ اس پر جھکی تھی میر نے اسکی طرف آنکھیں کھول کر دیکھا حیران ہوا تھا۔
وہ اس پر جھکی تھوڑی آگے کو ہوئی

لبوں پر رینگتی شرارتی مسکراہٹ لیے سائیڈ ٹیبل سے ٹشو پیپر اٹھا کر پیچھے ہوئی تھی۔

سوووں کرتے ناک صاف کیا تھا۔

میر نا چاہتے ہوئے بھی ہنس دیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

"کیاہے؟"میں نے لطیفہ سنایا ہے؟"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عریشہ نے مصنوعی خفگی سے کہا تھا۔

تم خود لطیفہ ہو"اس نے قہقہ لگاتے کہا تھا۔"

"ویری فنی"

عریشہ منہ بناتی لیٹ گی۔

کچھ دیر کے بعد عریشہ بولی۔

"""""میر آپ ٹھیک ہے نہ ؟""

"نہیں خراب ہوں۔تم ٹھیک کر دو؟سمیٹ لو مجھے خود میں"

معنی خیزی سے کہتے اس کے نزدیک آیا تھا۔۔
عریشہ کی کانوں کی لو گرم ہو گی تھی۔

چہرا بلش کرنے لگ گیا تھا۔

میر نے اس پر جھکتے لبوں کو قید کیا تھا۔
وہ پھڑ پھڑا کر رہ گی۔

جبکہ اسکی سانس اکھڑ رہی تھی۔
عریشہ نے اسکا ہاتھ زور سے پکڑا تو اسنے سر اٹھا کر اسکو دیکھا۔

عریشہ نے اس کا ہاتھ اٹھا کر اپنے پیٹ پر رکھا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آپ بھول رہے ہیں تو یاد کروا دوں میں آل ریڈی آپ کو خود میں سمیٹے ہوے ہوں آپ کے پیار میں حصے دار آ چکے ہیں"۔

عریشہ کی آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی مزہ لیتی ہنسی تھی۔

میر نے منہ پسورا تھا۔پیچھے ہٹتے لیٹ گیا۔ہنس لو میں سب سود سمیت لوں گا یاد رکھنا

عریشہ نے ہنستے ہوے اسکے سینے پر سر کھا تھا۔

میر نے مسکراتے ہوے اسکو اپنے حصار میں لے لیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ویسے تمہیں ادھر نہیں جانا چاہیے تھا۔"
اگر کچھ غلط ہو جاتا تو؟ نیکسٹ ٹائم کوئی بھی قدم اٹھانے پہلے سوچنا ضرور تم دونوں میرے جینے کی وجہ ہو"

اس نے سمجھاتے ہوے اسکی پیشانی پر لب رکھے تھے ۔

"آپ کے ہوتے ہوے ہمیں کچھ نہیں ہو سکتا"

"میٹھی مرچی"

عریشہ نے سر اٹھا کر اسکے ناک سے ناک رگڑی تھی۔

میر نے اس لقب پر گھورا تھا۔

پہلے آپ ہری مرچی کی طرح لگتے تھے "
لیکن اب آپ میٹھے ہو گے۔ ہری ہٹا کر میٹھی لگا دیا ہے وہ کیا ہے نہ۔ مجھے آپ کا یہ نام بہت پسند ہے سو چینج نہیں کر سکتی "

اس نے بے چارگی سے کہا تھا۔

اس نے گال کھینچا تو دونوں کا قہقہ بے ساختہ تھے

آج بہت دنوں بعد دونوں اک ساتھ تھے اور خوش تھے کھڑکی سے آتی چاندنی نے دونوں کے خوش رہنے کی دعا کی تھی

عریشہ نے اسکے سینے پر سر رکھے آنکھیں موند لی تھی۔

میر نے سوے سوے اسکو اپنے حصار میں لینا چاہا۔
اس نے ہاتھ بڑھایا

وہ بیڈ پر موجود نہیں تھی

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے آنکھیں کھول کر دیکھا

پھر سامنے لگی گھڑی پر نظر ڈالی
صبح کے پانچ بج رہے تھے۔

وہ گیسٹ روم سے باہر آیا۔

سب اپنے اپنے کمروں میں تھے۔ہر طرف خاموشی کا راج تھا۔

اس نے کمرے میں قدم رکھا۔ہر چیز میں نفاست جھلک رہی تھی۔

وہ جاے نماز پر بیٹھی دعا میں مصروف تھی

وہ مسکراتا فریش ہونے چل دیا۔

واپس آیا تو وہ بیڈ پر ٹیک لگاے بیٹھی ہوئی تھی۔

میر نے نماز کی نیت باندھی۔

وہ بڑھ کر فارغ ہوا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ ابھی تک اسی پوزیشن میں بیٹھی ہوئی تھی
ڈوبٹے کے ہالے میں اس کا چہرا جگمگا رہا تھا۔

میر مسکراتا اسکے پاس آکر بیٹھ گیا۔

کچھ پل بعد وہ اسکی گود میں سر رکھے لیٹ گیا۔

عریشہ نے اک نظر پلیکں اٹھا کر دیکھا پھر شرما کر پلکوں کی چھلمن گرا لی تھی۔

میر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر بالوں پر رکھا۔اسکا ہاتھ پکڑ کر بالوں میں چلایا۔

وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مجھے ادھر اکیلے چھوڑ آئی تھی؟"۔"
میر نے بند آنکھوں سے پوچھا تھا

کافی ٹائم ہوا آنکھ کھل گی تھی دوبارہ نیند نہیں آ رہی تھی تو سوچا جا کر کمرا سمیٹ لوں"۔ "

میر نے کروٹ چینج کی تو میر کا چہرا اسکے پیٹ کی طرف آ گیا۔
گرم سانسیں اسکو پیٹ پر محسوس ہونے لگ گی۔

"کک۔ک۔کیا کر رہے ہے ؟"

اس نے گھبرا کر پوچھا۔

" اپنے بے بی سے ملاقات"

میر نے کہتے اسکے پیٹ پر لب رکھے۔

اس کی ہتھیلی پسینے سے بھیگ گی۔

سانس اٹکی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

"میر پلیز نہیں کرے نہ ؟"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے آنکھیں شرم سے بند کر کے کہا تھا۔

میر کو اسکی حالت مزہ دے رہی تھی۔

چلو میں کچھ نہیں کرتا لیکن پھر تمہیں کچھ کرنا پڑے گا"۔"

میر نے سیدھ لیٹتے چمکتی آنکھوں سے کہا تھا۔

”ک۔کک۔کیا ؟“

اس نے سرخ۔چہرا لیے کہا تھا۔

میر نے اس کی گلے میں لگتی چین کو کھینچا تھا۔

وہ اس کے ساتھ اسکے چہرے پر جھک گی۔

اس کی لٹ کان کے پیچھے سے نکل کر چہرے پر جھولنے لگ گی۔

عریشہ کانپتے لب اس کے لبوں سے مس کرتے اک دم سیدھی ہوئی تھی۔

وہ جو اسکی جھجک کی وجہ سے آنکھیں بند کر چکا تھا۔

اس نے آنکھیں کھول کر دوہائی دی

”یہ یہ چیٹنگ ہے“

”نہیں تو“

عریشہ نے آنکھیں گھوما کر کہا تھا۔

عریشہ نے اسکا سر تکیہ پر رکھا تھا پاس لیٹ گی تھی۔

"تھک گی ہو؟"

میر نے پیار بھرے لہجے میں پوچھا

اس نے گردن ہلائی

وہ بازو کے بل اٹھتا اس پر جھکا۔

اس سے پہلے کہ اسکے لب قید کرتا اسکی جیب میں رکھا فون بج اٹھا۔

وہ منہ بناتا پیچھے ہوا۔

عریشہ کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

وہ نمبر دیکھتے چپل اڑستے بالکونی میں آ گیا۔

اوکے میں دیکھتا ہوں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ کال بند کرتے کمرے میں آیا۔عریشہ اسکے کپڑے نکال رہی تھی۔

عریشہ نے اسکی ریڈی ہونے میں مدد کی

دونوں باہر نکلنے لگے تو اس نے کہا

"عریشہ اک منٹ میری بات سنو"

اس نے اسکو پاس کرتے کہا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

"ج۔۔جج۔۔جی"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے بوکھلاتے کہا تھا۔

تمہارا مما کے ساتھ رویہ نہیں چینج ہونا چاہیے۔"
"جو میں کہنا چاہ رہا ہوں وہ سمجھ آ رہا ہے نہ؟

اس نے بمشکل گردن ہلائی تھی۔

دونوں اک ساتھ برہان لوگوں کے کمرے میں آے تھے۔

دروازہ ناکڈ کیا۔

تو زویا نے دروازہ کھولا۔

اس کی آنکھیں اور ناک سرخ تھی۔اسکے رونے کی چغلی کر رہی تھی۔

برہان سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا۔

"برہان بھائی کیسی طبیعت ہے؟"

عریشہ نے استفسار کیا

"بہتر ہوں"

وہ بمشکل بولا تھا۔

عریشہ جاو ناشتہ تیار کرواو"میر نے کہا تو وہ گردن ہلاتی نکل گی۔"

زویا بھی اسکے پیچھے چلی آئ۔

"برہان بس کرو۔اس طرح ٹینشن لینے سے کیا ہو گا؟"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے سرخ آنکھیں اوپر اٹھائی تھی۔

بھائی مجھے سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ میں کروں

بھائی آپ کے ساتھ اتنا کچھ ہوتا رہا اور میں بے خبر رہا۔

مسسز حیدر سے زیادہ تو مجھے خود پر غصہ آ رہا ہے۔جس کی ناک کے نیچے ہوتا رہا۔اور مجھے کچھ خبر ہی نہیں ہے میں اک اچھا بھائی نہیں بن پایا۔

لیکن مجھے لگتا ہے میں کچھ بڑا کر گزروں گا"۔

وہ شکستہ حالت میں تھا۔

برہان یار کیا ہو گیا ہے؟"سنبھالو خود کو۔ایسے کیسے چلے گا۔جو بھی ہوا اسے اک برا خواب سمجھ کر بھول جاو"

اس نے پیار سے سمجھایا تھا۔
چلو فریش ہو کر آو۔

اس نے اسکو الماری سے کپڑے نکالتے کہا تھا۔

وہ فریش ہو کر نکلا تو میر ادھر ہی بیٹھا ہوا تھا۔

آج میٹنگ ہے۔تم آف لے لو میں اکیلے ہی اٹینڈ کر لیتا ہوں"۔"

کل جو ہوا وہ اسکے حواس پر اس قدر چھا چکا تھا۔
وہ سب کچھ بھول گیا تھا۔

نہیں بھائی چلیں ساتھ ہی نکلتے ہیں۔دونوں ناشتے کے ٹیبل پر آے۔

بی جان کو سلام کرتے بیٹھ گے عریشہ بیٹھ چکی تھی۔زویا بھی جوس کا جگ رکھتی بیٹھ گی۔

ابھی انہوں نے ناشتہ شروع ہی کیا تھا کہ مما پاپا اک ساتھ ٹیبل پر آے تھے۔
برہان نے ہاتھ میں پکڑا جوس کا گلاس ٹیبل پر پٹخا تھا اک جھٹکے سے کھڑے ہوتے کرسی کو ٹانگ مار کر گرایا تھا۔

سب نے دہل کر اسکی جانب دیکھا تھا۔

وہ ادھر سے نکلتا چلا گیا تھا۔

میر تیزی سے اسکے پیچھے گیا تھا۔

حیدر صاحب نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔

"برہان کیا بتمیزی ہے؟"

بھائی میں انکو دیکھتا ہوں تو انگاروں پر لوٹنے لگتا ہوں"۔"

اوکے تم ریڈی ہو جاو پھر ہم ساتھ ہی نکلتے ہیں"۔"

زویا کمرے میں آئی تو برہان بالوں میں ہاتھ پھنسائے بیٹھا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"برہان پلیز خود کو سنبھالیں"

زویا نے پریشانی سے کہا تھا۔

عریشہ کو میر نے آواز دی تو وہ کمرے میں چلی آئی ۔

"کیا ڈھونڈ رہے ہیں؟"

اس نے میر کو دیکھا۔

"میرے دل کا سکون کھو گیا تھا اب مل گیا ہے"

میر نے اسکی کمر پر ہاتھ رکھتے اسے قریب کیا تھا۔

اس پر جھکتے اپنے لب اسکے سامنے کیے تھے۔

"جلدی کرو لیٹ ہو رہا ہوں"

میر نے کہا تھا

آاااا"۔"
وہ پیٹ پر ہاتھ رکھ کر چینخی تھی میر بوکھلاتے ہوئے سیدھا ہوا تھا۔

"""کیا ہوا؟"

وہ قہقہ لگاتی اس سے دور ہوئی تھی۔

میر بےوقوف بننے پر بالوں پر ہاتھ پھر کر رہ گیا تھا۔

پھر تیزی سے آگے آتے عریشہ کے بالوں سے کیچر نکال کر اسکے بال خراب کر دیے تھے۔

وہ دانت کچکا کر رہ گی

اسکی پیشانی چومتے باہر نکل گیا۔

"مٹھی مرچی"

وہ مسکرا کر رہ گی۔

میسج کی بیل بجی مسکراتے ہوئے دیکھا۔شام کو تیار رہنا چیک اپ کے لیے جانا ہے چار بجے تک میں آ جاوں گا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

شام کو وہ آیا تو وہ کمرے میں اندھیرا کیے لیٹی ہوئی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر دبے پاوں فریش ہو کر آیا۔ اسکے پاس بیٹھ کر اسکی آنکھوں پر رکھا بازو نرمی سے ہٹایا۔

وہ پریشان ہو گیا

"ہنی کیا ہوا ہے؟"

وہ بس روے جا رہی تھی

”ہنی بتاو تو سہی نہ کیا ہوا ہے کیسی نے کچھ کہا کیا؟؟“

اس نے ہاتھ پکڑ کر بٹھایا تھا۔

میری۔۔۔کمر میں بہت پین ہو رہا ہے”اس نے سوں سوں کرتے بتایا تھا۔“

چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔

وہ کچھ دیر پہلے ہی فریش ہو کر بیٹھی تھی۔

لیکن یکدم پین شروع ہو گیا اور وہ لیٹ گی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

میر نے الماری میں سے اسکی چادر لائی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسکو سہارا دے کر اٹھایا تھا۔

بازو کے گھیرے میں لیتے ہوے کمرے سے باہر نکلا۔ٹی وی لاونج خالی پڑا تھا

وہ

ملازمہ کو بتا کر نکل آے۔ میر نے تیزی سےڈرائیو کرتے ہوسپٹل کے سامنے گاڑی روکی ۔

پھر اسکو سہارا دیے ڈاکٹر زارا کے کیبن کی طرف لے کر آیا۔

زارا اسکی حالت دیکھ کر اسکی جانب آئی تھی۔

اسکو بیڈ پر لٹایا تھا۔

میر اسکو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔کمرے سے باہر نکل گیا۔

زارا نے چیک اپ کرنے بعد اسکو انجکشن لگایا۔کچھ دیر کے بعد وہ پر سکون ہو گی۔زارا نے اسکو اٹھنے میں ہلیپ دی۔

میر کو کال کر کے کمرے میں بلایا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

"زارا سب ٹھیک ہے نہ؟"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسکے چہرے پر ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔

زارا مسکرا دی

"ڈونٹ وری میر سر سب ٹھیک ہے "

ایسی کنڈیشن میں ہوتا رہتا ہے۔

”آج سے لاسٹ منتھ سٹارٹ ہو گیا ہے“

اس نے کچھ میڈیسن لکھ کر دی۔

”زارا بے بی گرل ہے؟ یاں بوائے؟“
میر نے پوچھا تھا۔

اس نے بتانا چاہا تو عریشہ نے آنکھوں سے منع کر دیا۔

سر اپنی وائف سے پوچھے انکو معلوم ہے“اس نے مسکرا کر کہا تھا۔“

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ دونوں اک ساتھ باہر آے تھے۔

عریشہ سرخ چہرا جھکاے چل رہی تھی۔

میر کو سٹاف رک رک کر سلام کر رہا تھا۔

میر نے گاڑی کا دروازہ کھول کر اسکو بٹھایا گھوم کر خود آکر بیٹھا۔

”ڈنر باہر کرے؟“

میر نے کہا تھا۔

"نہیں گھر پر ہی کرتے ہیں"

اس نے منع کر دیا۔

گھر آکر وہ ٹی وی لاونج میں ہی بیٹھ گی۔

انابیہ انکو دیکھ میر کی گود میں آکر بیٹھ گی۔
"میری پرنسسز کیسی ہے؟"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

"فٹ فاٹ ہوں"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

برہان ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا آیا تھا۔

سامنے سے مما کو آتا دیکھ کر نفرت سے نگاہیں پھیری تھی۔

اور کمرے کی طرف چلا گیا۔
انکی آنکھ سے آنسو نکل کر ہاتھ پر گرا تھا۔

وہ آنسو پیتیں کمرے میں چلیں گی۔

زویا پانی کا گلاس لے کر کمرے میں آئی تھی۔

برہان بیڈ پر آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا تھا۔پاوں نیچے کارپٹ پر تھے۔

"برہان پانی پی لیں"

اس کی آواز پر وہ غصے کو دباتا سیدھا ہوا تھا۔

"چاے لاوں ؟"

زویا نے پوچھا تھا۔

برہان نے اسکی طرف دیکھا وہ پریشان تھی۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر پاس بٹھایا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"دن کیسا گزرا ؟؟"

خود کو نارمل کرتے پوچھا تھا

"اچھا گزرا"

اس نے اسکی طرف دیکھتے کہا تھا

"چلو دن جیسا بھی گزرا رات بہت حسین گزرنے والی ہے"

برہان معنی خیزی سے کہتا اسکی طرف جھکا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

زویا نے شرما کر اسے پیچھے دھکیلا تھا۔

بھاگتی باہر نکل گی۔

اس کا قہقہ اس نے پیچھے سے سنا تھا۔

وہ باہر آئی تو عریشہ میڈ کی مدد سے کھانا ٹیبل پر لگوا چکی تھی۔

"زویا۔۔۔"

عریشہ نے پکارا لیکن وہ اپنے ہی خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی۔

" زویا"

اسنے کندھے پر ہاتھ رکھتے پکارا

"""ہاں؟ تم نے کچھ کہا؟"

اس نے چونکتے کہا تھا۔

"لال گلاب کیوں ہو رہی ہو؟"

"کیوں کہ مجھے لال گلاب بہت پسند ہیں"

برہان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔

عریشہ بے ساختہ ہنسی تھی۔

"برہان"

زویا نے کہا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

چلو ڈنر کریں بہت بھوک لگی ہے"۔"

برہان نے ہاتھ پکڑے کہا تھا۔

ڈنر کرنے کے بعد وہ دونوں ٹی وی لاونج میں بیٹھے ہوے تھے

زویا کچن میں تھی۔

عریشہ کو اس نے زبردستی کمرے میں بھیج دیا تھا۔
انابیہ بھی اسی کے ساتھ تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

مما نے ڈنر کمرے میں کیا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پاپا آے تو انکے پاس ہی بیٹھ گے۔

پاپا ڈنر کر لیں زویا نے آکر کہا تھا۔

میری کسی کلائنٹ کے ساتھ میٹنگ تھی ادھر ہی ڈنر کر لیا تھا۔

"برہان کوئ مسلہ چل رہا ہے صبح کیوں تم نے اتنا مس بی ہیو کیا تھا؟؟"

ان کے سوال کرنے پر دونوں کا رنگ اڑا تھا۔

برہان نے لب کھولے تھے میر نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر دبایا تھا۔

اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں منع کیا تھا

”کچھ نہیں میری بات ہوئی ہے اس سے آفس میں کوئی مسلہ چل رہا تھا“

میر نے جواب دیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

”ڈونٹ وری بیٹا زندگی میں اتار چڑھاو تو آتے رہتے ہیں“

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

”پاپا چاچو چاچی سے بات ہوئی ؟“

میر نے پوچھا تھا

آج دن میں ہوئی ہے تھوڑے دن تک لوٹ آے گے“۔”

انہوں نے جواب دیا تھا۔

”چلو جا کر تم لوگ بھی آرام کرو۔میں بھی تھک گیا ہوں“

حیدر صاحب نے کہاتھا

"پاپا پھر آپ مانتے ہے نہ کہ آپ بوڑھے ہو چکے ہیں؟"

برہان نے شرارت سے کہا تھا۔

میر اور پاپا ہنس دییے تھے۔

ابھی نہیں برخودار ابھی تو میں نے تم دونوں کے بچوں کے ساتھ کھیلنا ہے۔ انکے ساتھ زندگی کے پل جینے ہیں۔انکی شادیوں میں بھنگڑے ڈالنے ہیں پھر بعد میں سوچوں گا کہ بوڑھا ہو گیا ہوں کہ نہیں؟"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

انہوں نے جزبات سے پور لہجے میں کہا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے ہنستے قہقہ لگاتے برہان کی طرف دیکھا تھا۔
وہ ہنس تو رہا تھا لیکن اس کی آنکھیں اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھیں۔

پاپا کمرے میں چلے گے۔

"برہان چلو واک پر چلتے ہیں"

میر نے کہتے کندھے پر شال درست تھی۔

دونوں چلتے ہوئے لان میں چلے آئے۔

کچھ پل خاموش چلتے رہے تھے۔

"برہان کیا چھپا رہے ہو؟"

میر نے اسکے سامنے رک کر کہا تھا۔

""ک۔۔۔کیا چھپایا؟"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

"تم دونوں میں سب کچھ ٹھیک ہے نہ؟"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جی بھائی سب ٹھیک ہے"۔"

"ادھر میری طرف دیکھو"

"زویا کے ساتھ ہوئے حادثے کے بعد رپورٹ ٹھیک آئی تھی؟"

میر کے سوال کرنے پر اسکا رنگ اڑا تھا۔

"بھائی وہ۔۔۔وہ۔۔۔۔"

برہان کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا بولے۔

"برہان جو صحیح ہے وہ بتاو؟"

اس کی آنکھ سے آنسو بہہ نکلا تھا۔

اس نے بے بسی سے آنکھیں بند کی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر شاکڈ ہوا تھا۔

برہان ۔۔۔میر نے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

" بھائی زویا اب کبھی ماں نہیں بن پاے گی"

کھٹکے کی آواز پر دونوں نے مڑ کر دیکھا تھا عریشہ اور زویا دونوں فق چہرا لیے کھڑی تھیں۔

عریشہ جو میر کا ویٹ کر رہی تھی وہ کمرے میں نہیں آ رہا تھا عریشہ اسکو دیکھنے باہر آئی تھی۔

زویا نے بتایا کہ وہ واک پر گے ہیں۔عریشہ کو گھٹن سی ہو رہی تھی تو زویا بھی اسکے ساتھ ہی باہر آگی تھی۔

لیکن انکو بات کرتے دیکھ کر دونوں رک گی۔

لیکن جو کچھ برہان نے کہا تھا۔

انکے پاوں کے نیچے سے زمین نکل گی تھی۔

زویا روتی ہوئی کمرے میں چلی گی تھی۔

"زویا۔۔۔زویا میری۔۔بات۔۔۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

برہان کہتے پیچھے بھاگا تھا۔

عریشہ کو میر نے سہارا دے کر لان میں رکھی کرسی پر بٹھایا تھا۔

دونوں خاموش تھے

"عریشہ"

میر نے پکارا

"ہوں؟"

عریشہ نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔

"کمرے میں چلیں؟"

میر نے کہتے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔

اس نے آہستہ سے تھام لیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

میڈ انابیہ کو بی جان کے کمرے میں چھوڑ کر آئی تھی

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دونوں خاموشی سے لیٹ گے تھے۔

عریشہ نے پاس آتے اسکے شانے پر سر رکھا تھا اسکو عادت ہو گی تھی ایسے سونے کی۔

میر نے اسکے بالوں پر بوسہ دیتے اپنے حصار میں لے لیا تھا۔

برہان کمرے میں آیا تو زویا کمبل اوڑھے لیٹی ہوئی تھی۔

برہان نائٹ بلب آن کرتے دوسری سائیڈ پر لیٹ گیا۔

ہاتھ بڑھا کر اسے کھینچتے خود میں بھینچ لیا تھا۔

”جب غم سانجھا ہے تو ساتھ میں رو لینا چاہیے“

دونوں پھر جو روے تو روتے چلے گے تھے۔

کافی دیر کے بعد برہان نے اسکا چہرا اوپر اٹھایا تھا۔
بس اب اور نہیں۔مجھے اپنے رب پر پورا بھروسہ ہے اس پر یقین رکھو۔وہ جلد یاں دیر ہمیں اس نعمت“ سے ضرور نوازے گا”۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے روتے ہوے گردن ہلا دی۔
برہان نے سائیڈ چینج کی تو وہ نیچے ہو گی۔

برہان اوپر آ گیا۔زویا نے اسکی گردن کے گرد بازو حمائل کر دیے تھے۔

اور وہ اس پر جھکتا اپنا پیار نچھاور کرنے لگ گیا۔

صبح کے وقت عریشہ نے میر کاڈریس سلیکٹ کر کے رکھا وہ شاور لے کر نکلا تھا۔
وہ ریڈی ہوا تو عریشہ ٹائی لیے آگے آے۔

وہ اسکی گہری نظریں خود پر محسوس کرتی سرخ پڑی تھی۔

میر نے کمر پر ہاتھ رکھتے قریب کا تھا اسکا ہاتھ رک گیا۔

"میررررر"

"جی جانِ میر"
میر نے اس پر جھکتے کہا تھا۔

"کیا ہے؟"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

عریشہ نے چڑ کر پوچھا تھا

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"صبح ہے ہنی اور کیا ہےاور میرا دل پتہ کیا چاہا رہا ہے؟"

اس نے پاس ہوتے سرگوشی کی تھی۔

عریشہ کو پسینہ آگیا تھا اک دم سے چہرے پر گلال بکھرا تھا۔

"ک۔کک۔کیا؟"

عریشہ نے اٹکتے پوچھا تھا۔

آج میں قیمہ پراٹھا کھاوں گا"۔"

اس نے من موہنی سی صورت دل میں اتارتے کہا تھا۔

اس نے پٹ سے آنکھیں کھول کر دیکھا تھا۔

"میرر"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اس نے اسکے شانے پر مکا چڑا تھا

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"آااا"

میر چینخا تھا۔

سو۔۔۔سوری میر پتہ نہیں یہ کیسے ہو جاتا ہے"۔"

اس نے پریشانی سے کہا تھا

میر ہنستا ہوا دور ہوا تھا

عریشہ نے بیڈ سے کشن اٹھا کر اسکی طرف پھینکا تھا۔

اس نے کیچ کیا تھا

تم جا کر تیار کراو میں تب تک سٹڈی روم میں اک کیس سٹڈی کر لوں"۔وہ پیار سے اسکی پیشانی پر لب رکھتے کمرے سے چلا گیا۔

صبح زویا اٹھی تو نو بج رہے تھے۔

وہ تیزی سے ڈریس لیتی میں شاور لینے چلی گی

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

برہان اٹھ جاے اس نے گیلے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتے اس پر جھکتے کہا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

برہان نے مندھی۔آنکھوں سے اس کی کلائی پکڑ کر اسے اپنے طرف کھینچا تھا۔

برہان چھوڑے نہ پلیز پہلے ہی کافی لیٹ ہو گے۔

برہان نے پیار بھری گستاخی کی۔

پھر اسکو چھوڑ دیا تھا۔

وہ بھی اٹھ کر شاور لینے چلا گیا۔

ریڈی ہو کر باہر آے تھے۔

سلام کرتے ٹیبل تک آے۔

" واہ آج تو قیمہ پراٹھے بنے ہیں"

برہان نے بیٹھتے کہا تھا۔

عریشہ بنا رہی تھی۔جبکہ پاپا اور میر پراٹھوں کے ساتھ انصاف کر رہے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہاں برہان تم لیٹ ہو گے۔بہت ٹیسٹی ہیں۔بڑی بہو کی ہاتھ کے تو اکثر ملتے ہی رہتے ہیں آج چھوٹی بہو" کے ہاتھ کے کھانے کو مل رہے ہیں
پاپا نے کہا تھا

"ارے واہ۔۔۔مزہ آ گیا"

برہان نے پہلا نوالہ منہ میں رکھتے کہا تھا۔

"آج سے پہلے اتنے مزادار نہیں کھاے"

اس نے زویا کو چڑاتے کہا تھا۔

زویا نے چڑ کر برہان کے پاوں پر زور سے پاوں مارا تھا وہ کراہ کررہ گیا تھا۔

میر جو کہ جوس پی رہا تھا دونوں کی حرکت دیکھ کر اچھوکا لگ گیا۔

میر ہنستا ہوا لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔

وہ بے چارہ چپ چاپ ناشتہ کرنے لگ گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

کل رات کو جو بات برہان نے میر کو بتائی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مما بھی اس وقت کھڑکی کی ریلنگ میں کھڑی تھی وہ بھی سن چکیں تھیں

وہ اس وقت سے شاکڈ میں تھی۔

جو کچھ وہ میر کے لیے کرنا چاہا رہی تھی آج انکی اولاد کے ساتھ ہو گیا تھا۔

وہ اس ذات کو بھول کر خود سب کرنے چلی تھی۔

وہ اپنی ہی نظروں میں گر چکی تھی۔

میر کی خاموشی میں انکو سب سے بڑی سزا لگ رہی تھی۔

بھلے اس نے زبان سے کچھ نہیں کہا تھا۔

لیکن اسکا دل تو دکھا تھا نہ اور دلوں میں بسنے والا اللہ بڑا بے نیاز ہے

وہ اپنے کیے پر پچھتا رہی تھیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/

انکی اولاد نے ان سے منہ پھیر لیا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

برہان کا نفرت آمیز رویہ انکی سزا ہی تو تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

روتے روتے نیچے بیٹھتی چلی گی تھی۔

سب کچھ کرکے بھی تہی دامن رہ گی تھی۔

اک دم انکے دل میں خیال آیا تھا۔

وہ اٹھتی واش روم کی جانب چلی گئیں تھیں

عرصہ ہوا وہ نماز چھوڑ چکیں تھیں۔

لیکن آج وہ وضو کیے اپنے پیدا کرنے والے کے روبرو تھیں"
جھکی گردن آنسو سے تر چہرا نماز پڑھ کر انہوں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھاے تھے اک دفع انکی روح
"کانپی تھی۔

شام کے وقت عریشہ زویا کے ساتھ کچن میں مصروف تھی

میر نے بہت بار اسکے نمبر پر ٹرائی کیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

لیکن وہ کال پک نہیں کر رہی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے بریسلیٹ والا کیمرا آن کیا۔

وہ کچن میں مصروف تھی۔

میر رات کو گھر آیا تو عریشہ کمرے میں فریش ہونے کے لیے آئی تھی۔

ڈوبٹہ بیڈ پر پڑا تھا وہ گیلے بالوں کو سمیٹ رہی تھی۔

وہ دبے پاوں پاس آیا تھا۔

آکر پیچھے سے اپنے حصار میں لیا تھا۔

اس نے چونک کر آئینے میں دیکھا تھا۔

میر نے اک ہاتھ سے بالوں کا جوڑا کھول دیے تھے ساتھ ہی بال ہٹا کر اسکی گردن پر لب رکھے تھے۔

اس نے پیٹ پر رکھے میر کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی

اس نے رخ موڑ کر اپنی طرف کیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

میں جب جب تم کو دیکھتا ہوں مجھے ہر بار تم سے عشق ہوتا ہے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ شدت سے بھرپور لہجے میں اسکو اپنے جزبات کا احساس دلوا رہا تھا۔

میر نے اسکی جھجھک سمجھ لی تھی۔

پیچھے مڑتے ڈوبٹہ اٹھا کر اسے اوڑھیا تھا۔

"کہیں باہر چلیں"

میر نے سینے سے لگائے پوچھا تھا۔

"نہیں۔مجھے نہیں جانا۔آپ میری حالت دیکھ رہے ہیں؟"

اسنے اپنے سراپے کی طرف اشارہ کیا تھا۔

تم ہر حال میں خوبصورت ہو چاہے اور موٹی ہو جاو"۔"

میر یہ تعریف تھی"وہ خفگی سے کہتے پیچھے ہوئی تھی۔"

"جانِ میرمیں تو تعریف اپنے طریقے سے کرنا چاہتا ہوں ۔ابھی نہ موقع ہے نہ دستور"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے شرارت سے کہا تھا۔

وہ سرخ چہرا لیے اسکے کشادہ سینے میں منہ چھپا گی تھی۔

"ڈنر پر چلیں "

میر نے پوچھا تھا

میر کافی لیٹ ہوگے ہیں"رہنے دے"

چلو نہ پلیز"۔"

میر اسکو لے کر جانا چاہتا

اسکی خواہش دیکھتے ہوے وہ مان گی تھی۔

اس نے بالوں کو سمیٹا تھا۔میر فریش اپ ہو کر آیا تھا۔

وہ کندھے پر چادر پھیلاتی باہر آ گی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

برہان اور میر کا پلین تھا دونوں کو ساتھ لے کر جانے کا زویا اور برہان بھی اپنے کمرے سے ریڈی ہو کر نکل رہے تھے۔

برہان نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور زویا فرنٹ پر بیٹھ گی

عریشہ اور میر دونوں پیچھے بیٹھ گے۔

دونوں نے الگ الگ ٹیبل ریز رو کروا ے تھے۔

میر اسکو بانہوں کے گھیرے میں لیے دھیرے دھیرے چل رہا تھا۔

بہت سے لوگ انکو ستائش بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے

برہان اور زویا بھی جا کر بیٹھے تو کھانا آرڈر کیا۔

"زویا تم ٹھیک ہو نہ کل جو بھی ہوا؟"

میر نے اسکا ہاتھ تھامتے کہا تھا۔

"ڈونٹ وری برہان رات میں آپ نے ہی کہا تھا۔اپنے رب پر بھروسہ رکھو۔مجھے اب بھی اسی پر بھروسہ ہے۔وہ قدرِ مطلق ہے۔بہترین کار ساز ہے ہر چیز اسکی مٹھی میں ہے۔وہ جب چاہے جس کو چاہے عطا کر سکتا ہے"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اس کے پرسکون لہجے پر وہ بھی پرسکون ہو گیا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"کچھ بھی ہو تم میرے لیے بہت اہم ہو تم سے میری سانسیں جڑی ہیں"۔

زویا اسکے اسطرح اقرار کرنے پر دل و جان سے خوش ہو گی تھی۔

میر نے کرسی کھینچ کر اسے سہارا دے کر بٹھایا تھا۔

میر نے اسکے ساتھ والی کرسی بیٹھنے کے لیے سلیکٹ کی تھی

"اچھا لگ رہا ہے؟ نہیں تو ہم کہیں اور بھی جا سکتے ہیں"

میر نے اسکی طبیعت کی وجہ سے پوچھا تھا۔

"میر میں ٹھیک ہوں"

"ہنی"

عریشہ نے اسکے اس طرح سے پکارنے پر دیکھا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"تم نے مجھے ہمارے بے بی کے بارے میں نہیں بتایا"

عریشہ تو بھول گی تھی لیکن میر کو تو تجسس تھا۔

ویٹر کھانا سرو کر گیا تھا دونوں سیدھے ہو کر بیٹھے تھے۔

وہ عریشہ کے بولنے کا ویٹ کر رہا تھا۔لیکن عریشہ نے کچھ نہیں کہا تھا۔

ڈنر کر کے گھر آنے کے بعد میر چینج کر کے لیٹ گیا۔

عریشہ اور زویا کچھ ڈسکس کرنے رک گئیں تھیں۔

وہ ویٹ کر رہا تھا۔

وہ چینج کرنے کے بعد ہاتھوں کو لوشن لگا رہی تھی میر نے ہاتھ بڑھا کر پاس لٹا لیا تھا۔

"میر"

عریشہ نے خفگی سے کہا تھا۔

"بتاو نہ؟"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرتے پوچھا تھا۔

"کیا۔۔۔؟"

اس نے جان بوجھ کر انجان بنتے پوچھا تھا۔

"ہنی۔۔۔" "تم بتا رہی ہو کہ نہیں؟"

عریشہ نے ہاتھ کے اشارے سے پاس آنے کو کہا تھا۔

"سرپرائز ہے"

وہ جھکا تو عریشہ نے اسکے کان میں سرگوشی کی تھی۔

اسکے مسکراتے لب سمٹے تھے۔

اک دم سے پیچھے ہوتے کروٹ بدلی تھی۔

میر ۔۔۔میری بات تو سنیں نہ میر۔۔۔۔اس نے کندھا ہلاتے کہا تھا"۔"

لیکن وہ اسی طرح لیٹا رہا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اس نے اسکو سیدھا کرنا چاہا وہ خفگی سے سیدھا ہو گیا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عریشہ اسکے بازو پر سر رکھ کر لیٹ گی۔

اسکا دوسرا بازو بھی اپنے گرد پھیلایا تھا۔

وہ تھوڑا تنگ کر کے اسکو بتانے کا ارادہ رکھتی تھی۔

تھکاوٹ کی وجہ سے جلد ہی نیند کی آغوش میں چلی گی۔

میر ویٹ کرتا ہی رہ گیا تھا

عریشہ کی آنکھ کھلی تو میر کہیں جانے کے لیے ریڈی ہو رہا تھا۔

گڈ مارننگ میر”اس نے اٹھ کر پاس آتے کہا تھا میر نے غصے سے اسکا ہاتھ جھٹکا تھا۔“

عریشہ رات والی بات بھول چکی تھی۔

”کہیں جا رہے ہیں؟“

ہاں پندرہ دن کے لیے آوٹ آف سٹی جا رہا ہوں ۔

اس نے گھڑی بند کرتے کہا تھا۔

اتنے دن اس سے دور رہنا عریشہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

”میر پلیز نہیں جاے رک جائیں نہ ۔میر پلیز“

اس نے آنکھوں میں آنسو لیے کہا تھا۔

”ہنی سمجھنے کی کوشش کروجانا بہت ضروری ہے“

اس نے اس کی پیشانی چومتے کہا تھا۔

میر ”عریشہ نے پیچھے سے جا کر اسکو جکڑا تھا“

اس نے رک کر دیکھا تھا۔

”جانا بہت ضروری ہے؟مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا۔رک جاے پلیز“

” ہنی سمجھنے کی کوشش کرو۔ڈیوٹی از ڈیوٹی“

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے کہتے اسکا حصار توڑا تھا۔

وہ چلا گیا تھا عریشہ بیڈ پر بیٹھ گی۔

اسکا دل گھبرا رہا تھا۔

زویا کا دل متلایا تھا۔وہ منہ پر ہاتھ رکھتی واش بیسن کی طرف دوڑی تھی۔

برہان بھی پریشانی سے پیچھے آیا تھا۔

وہ منہ پر پانی کے کے چھینٹے مارتی سیدھی ہوئی۔

برہان نے اسکو سہارا دے کر کمرے میں لایا تھا۔

بیڈ پر بٹھاکر روم فریج سے جوس نکال کر اسکو دیا تھا۔
برہان نے گلاس پکڑ کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا

"طبیعت زیادہ خراب ہے تو ڈاکٹر کے پاس لے کر چلیں؟"

برہان نے اسکو ساتھ لگاتے کہا تھا۔

"نہیں برہان رات کو باہر سے کھانا کھایا تھا شاید اسی وجہ سے فوڈ پوائزنگ ہو گی ہے میں ٹھیک ہوں"

اس نے ساتھ لگے کہا تھا۔

دروازہ ناکڈ ہوا تو وہ تیزی سے دور ہوے۔

دروازے پر میڈ تھی۔

میڈم سب ناشتے کی ٹیبل پر آپ کا ویٹ کر رہے ہیں۔

زویا اور برہان اک ساتھ باہر آے تھے سب کو سلام کرتے بیٹھنے لگی۔

"زویا شام کو ریڈی رہنا بی جان کے چیک اپ کے لیے جانا ہے"
برہان نے ناشتہ کرتے کہا تھا۔

"اچھا"

"پاپا شام کا کیا شیڈول ہے؟"

برہان نے پوچھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

"برہان رات کو نو بجے اک میٹنگ ہے ۔کیوں کوئی کام ہے ؟"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

انہوں نے بتاتے ہوے پوچھا تھا۔چلے رات کو بات ہو گی۔

برہان نے پیپر سے ہاتھ صاف کرتے کہا تھا۔

عریشہ نے بے دلی سے ناشتہ کیا تھا۔کمرے میں گی تو اسکا فون بج رہا تھا۔

مما کا فون تھا۔

" مما"

وہ بہت دکھی تھی میر نے جانے انجانے میں اسے ہرٹ کر دیا تھا۔

اسکی ایسی کنڈیشن تھی میر کو کم از کم ایسے اسکو اکیلے چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا۔

"کیا ہوا میری جان طبیعت ٹھیک ہے نہ؟کچھ ہوا ہے کیا"

وہ سمندر پار بیٹھی بھی اسکا دکھ محسوس کر چکی تھی

"ج۔۔جی مما سب ٹھیک ہے"

عریشہ نے خود کو ڈپٹتے کچھ کہنے سے روکا تھا۔

عریشہ نے پاپا کا پوچھ کر اور کچھ ادھر ادھر کی باتیں کر کے فون بند کر دیا تھا۔

لیکن انکو پتہ چل گیا تھا کہ وہ پریشان ہے انہوں نے اس کے پاپا کو سیٹ بک کروانے کے لیے کہا تھا۔باے چانس شام کی سیٹ مل گی تھی۔

انہوں نے میر کو بتا دیا تھا۔

میر نے ڈرائیور کو کال کر دی تھی کہ وہ انکو رات میں پک کر لے۔

زویا اور بی جان کو برہان پک کرنے آیا تھا۔

وہ عریشہ کو کمرے میں بتانے آئی تھی۔

کہ وہ لوگ ہوسپٹل جا رہے ہیں اس نے کھانا بنا دیا ہے۔

اسے کچن میں جانے کی کوئی ضرورت نہیں۔
انکے جانے کے بعد وہ ٹی وی لاونج میں آکر بیٹھ گی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عریشہ ٹی وی لاونج میں بیٹھی ہوئی تھی

"مماجھ کہیں باہر لے کر چلیں"

انابیہ نے آکر اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا تھا۔

" انا پھر کبھی چلیں گے ابھی میری طبیعت نہیں ٹھیک"

اس نے رسانیت سے کہا تھا۔

”مما پلیز ابھی چلیں نہ میں بور ہو رہی ہوں۔پلیز پلیز پلیز۔۔۔“

وہ باہر جانے کی ضد کر رہی تھی۔

مماٹی وی لاونج سے گزر کر کچن میں جا رہی تھی جب دونوں کو بات کرتے سنا۔عریشہ نے بھی مڑ کر دیکھا تھا۔

”انابیہ بیٹا آو دادو لے کر چلتیں ہیں“

انہوں نے پاس آتے رک کر کہا تھا۔

عریشہ نے حیران ہوتے انکی طرف دیکھا تھا۔

”میں انابیہ کو لے جاوں باہر؟“

انہوں نے جھکی نگاہوں سے پوچھا تھا۔

عریشہ شش و پنج میں پڑ گی تھی۔

اس نے بمشکل اجازت دی تھی

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"لیں جاۓ"

وہ دونوں چلی گئیں

رات کے آٹھ بج رہے تھے ۔

عریشہ فون کو ہاتھ میں پکڑے بے صبری سے میر کی کال کا انتظار کر رہی تھی۔

"میڈم آج میں گھر چلی جاوں؟"

عریشہ نے بے دھیانی میں ہی گردن ہلا دی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عریشہ نے تنگ آ کر میر کے نمبر پر کال ملائی۔

کال اسکے سیکٹری نے پک کی۔

"میر سر کدھر ہیں"

اس نے چونک کر پوچھا تھا

میڈم ہم اس ٹائم آبائی حویلی میں ہیں سر کہیں باہر نکلے ہیں واپس آتے ہیں تو آپ کو کال بیک کرتے ہیں

اسکے کان سائیں سائیں کرنے لگ گے تھے۔

مطلب میر نے مجھے جھوٹ کہا تھا۔

وہ صبح سے ٹینشن میں تھی سوچ سوچ کر ہلکان ہوے جا رہی تھی۔

تین سے چار گھنٹے لگ سکتے تھے ادھر سے گاوں جاتے ہوے۔

اس نے غصے سے چادر لی۔فون کو دبوچتے ہوے باہر آئی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"ڈرائیور"
باہر آ کر اس نے آواز دی تھی

چوکیدار بھاگتا ہوا آیا تھا۔

میڈم کوئی بھی ڈرائیور گھر پر نہیں ہے ۔

اک ائیر پورٹ گیا ہے۔

اک حیدر صاحب کو آفس سے پک کرنے کے لیے گیا ہے۔

اک کو بڑی میڈم لے کر گئیں ہیں۔

اس نے اداب سے سر جھکاے کہا تھا۔

اوکے دروازہ کھولیں"۔"

"لیکن میڈم آپ ۔۔۔ایسے کیسے ۔۔۔۔۔؟"

چوکیدار نے اسکو روکنا چاہا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

"آپ نے سنا نہیں ؟"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے غصے سے کہا تو وہ دروازے کی طرف چلا آیا تھا۔

اسکے نکلنے کے کچھ دیر بعد چوکیدار نے میر کے نمبر پر کال کی تھی۔

سیکٹری نے پک کی تھی۔ چوکیدار نے اسے کہا تھا کہ سر جب آے تو اسے کال کرے۔

میر ابھی تک واپس نہیں آیا تھا۔

لگ بھگ پینتالیس منٹ کے بعد واپس آیا تو اس نے بتایا کہ پہلے میڈم کی کال آئی تھی اور وہ پوچھ رہی تھی کہ وہ کدھر ہیں تو میں نے بتایا کہ حویلی آے ہیں۔

اور پھر کچھ دیر بعد چوکیدار کی کال آئی تھی۔
اس نے عریشہ کو کال کی اس نے پک نہیں کی تھی۔

اس نے چوکیدار کو کال کی تو اس سے اسے پتہ چلا تھا
کہ میڈم اکیلے ہی گاڑی لے کر نکل گی ہے۔

میر کے پیروں سے زمین نکلی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

وہ تو بس اس کو تنگ کر کے آیا تھا کہ وہ کہیں جا رہا ہے ۔

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بس اسکو ستا رہا تھا۔سارا دن مصروف رہنے کی وجہ سے وہ کال نہیں کر پایا تھا۔

اسکی طبیعت کے پیشِ نظر وہ کہیں آ جا نہیں رہا تھا کہ اسکو کسی بھی وقت ضرورت پڑ سکتی ہے۔

وہ عریشہ کے نمبر پر کال ملا رہا تھا لیکن وہ پک نہیں کر رہی تھی۔

کہیں وہ کسی مصیبت میں تو نہیں ہے۔اب اسے لگ رہا تھا ۔

کہ اسکی زرا سی غلطی کوئی بڑی مصیبت لانے والی ہے۔

ڈرائیور گاڑی نکالو۔ اس نے چلاتے کہا تھا۔

پھر اسکے ہاتھ سے چابی چھینتے ہوے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔

کان میں ائیر پیس لگاتے تیزی سے گاڑی باہر نکالی تھی۔
اک ہاتھ سے نمبر ڈائل کر رہا تھا

اک دم کچھ کلک ہوا تھا۔اس نے فون سامنے کرتے کیمرا آن کیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

گاڑی چلتے چلتے اک جھٹکے سے رکی تھی اور عریشہ کی چینخیں سنائی دے رہی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر کا پاوں اک دم بریک پر پڑا تھا۔

عریشہ درد کے مارے چلا رہی تھی بجتا فون ہاتھ سے نیچے گر چکا تھا وہ اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔
عریشہ کی دلخراش چینخ اسکی جان لبوں پر لے آئی تھی
"ہنی"

وہ چینخا تھا۔

لیکن وہ تو سن ہی نہیں رہی تھی۔

اسے لیبر پین شروع ہو چکا تھا۔

وہ بہت تکلیف میں تھی۔

اس نے بے بسی سے نیچے گرے فون کو اٹھایا تھا۔

م۔۔میر۔۔۔۔۔"وہ تڑپتے ہوئے اسے پکار رہی تھی۔"
اسکے کان میں آواز گونجی تھی

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر کا دل لرزا تھا

"ہنی ۔۔کک کیا ہوا؟۔کہا ہو تم۔۔۔۔۔؟"

اس نے سن ہوتے دماغ سے پوچھا تھا

"م میر ۔۔۔۔میری طبیعت ۔۔۔۔م۔میں۔۔۔۔حویلی آنے ۔۔۔۔۔۔"

آاااااا"وہ بات کرتے چینخی تھی۔"

مجھے لوکیشن سینڈ کرو

اس نے اسے کانپتے ہاتھوں سے واٹس ایپ کی تھی۔

اس نے چیک کی تو

وہ ابھی اس سے بہت دور تھی۔

اس نے دوسرا موبائل نکال کر گھر کال کی تھی۔

کسی نے پک نہیں کی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"عریشہ برہان کدھر ہے؟"

وہ۔۔۔وہ۔۔۔بی جان اور زویا کے سااتھ ہوسپٹل گے ہیں۔

میر نے اسکے نمبر پر کال کی جو ریچ ایبل نہیں تھا ؒ

اس نے گاڑی چلاتے سٹیئرنگ پر زور سے مکا مارا تھا۔

"ہنی میری بات سنو"

کوشش کرو گاڑی کسی طرح ہوسپٹل لے جاو تمہاری کیس ہسٹری زارا ہی جانتی ہے اس لیے ہمیں ادھر "ہی جانا پڑے گا۔۔۔۔پلیز کوشش کرو"

اس نے عریشہ سے کہا تھا۔

"میر ۔۔۔۔مجھ۔۔۔سے۔۔۔نہیں۔۔۔ہو۔۔۔پاے گا۔۔۔۔"

اس نے روتے ہوے کہا تھا

"ہنی تم کر سکتی ہو پلیز گاڑی سٹارٹ کرو تمہیں کرنا پڑے گا ہمارے لیے ہمارے بچے کے لیے"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے اس کو ہمت دی تھی۔

میر گاڑی اڑا رہا تھا۔

"ہنی پلیز۔۔۔۔کوشش کرو"

عریشہ بہت تکلیف میں تھی۔

میر نے آڈیو کال ڈسکنگٹ کی تھی ویڈیو کال کی تھی۔عریشہ نے ڈیش بورڈ پر فون رکھ دیا تھا۔

کانپتے ہاتھوں سے گاڑی سٹارٹ کر دی تھی جب جب درد کی لہر اٹھتی تھی وہ چلا اٹھتی تھی۔

وہ تڑپ رہی تھی میر بے بس تھا۔

میر کی گاڑی ہوا سے باتیں کر رہی تھی۔

"آاااا۔۔۔میر۔۔۔۔مم۔میں۔۔۔۔مر جاوں گی۔۔۔۔۔"

تڑپ وہ رہ تھی جان میر کی نکل رہی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے ہوسپٹل میں زارا کو کال کر کے بھی بتا دیا تھا۔

برہان اور زویا ادھر ہی رک گے تھے۔

تکلیف حد سے سوا تھی۔

دونوں اپنی اپنی جگہ بے بس تھے۔

عریشہ کا سر گھوم رہا تھا۔وہ آنکھیں جھپک جھپک کر سامنے دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

میر کی سانس اٹکی ہوئی تھی۔

ہوسپٹل سے تھوڑے فاصلے پر میر کو عریشہ کی گاڑی دکھائی دے گی تھی۔

عریشہ کی حالت زیادہ خراب ہو گی تھی

عریشہ نے سائیڈ پر گاڑی روک دی تھی۔

میر نے پاس پہنچتے بریک لگائی تھی۔

گاڑی سے نکلتا اس کی طرف بھاگا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

گاڑی کا دروازہ شیشہ بجایا تو عریشہ نے سٹئیرنگ پر رکھا سر اٹھا کر دیکھا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر کو سامنے پا کر اس نے دروازہ ان لاک کر دیا تھا۔

اسکو گاڑی سے نکالتے ہوئے متاع حیات کی طرح بانہوں میں بھرا تھا۔

اس کو فرنٹ سیٹ پر بٹھاتے سیٹ بیلٹ لگاتا۔بجلی کی سی تیزی سے گاڑی میں بیٹھتے گاڑی آگے بڑھائی تھی۔

عریشہ نے درد کے مارے اسکا کندھا دبوچا تھا۔

"ہنی میری جان م۔۔۔میں۔۔۔ تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا"

اس نے اسکی تکلیف پر تڑپتے کہا تھا۔

اور ایسے لگ رہا تھا کہ وہ اس سے زیادہ خود کو دلاسہ دے رہا ہے۔

ہوسپٹل کے سامنے گاڑی روکتے بانہوں میں بھرتا اندر کی جانب بھاگا تھا۔

سامنے ہی برہان زویا بی جان اور زارا مل گے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اسٹریچر پر لٹاتے کوریڈور میں اسٹریچر دھکیلتے بھاگے تھے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس کو اپریشن تھیٹھر میں لے کر گے تھے۔

باقی سب اٹکی سانسوں کے ساتھ باہر رکے تھے۔

سب رب کے حضور دعا گو تھے۔

میر کی سانسیں تھمیں تھیں۔

ماوف ہوتے دماغ اور شل ہوتی ٹانگوں کے ساتھ دروازے کو تھاما تھا۔

اس کا تڑپتا وجود اسکی جان نکالنے کے در پر تھا۔

کچھ پل لگے تھے اسے سوچنے میں پھر وہ فیصلہ کرتا دروازہ دھکیلتے اندر داخل ہوا تھا۔

زارا نے آنے والے کو مڑ کر دیکھا تھا۔

جا کر اسکا ہاتھ زور سے تھاما تھا۔ عریشہ نے تکلیف سے بند ہوتی آنکھوں کو جھپک کر دیکھا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسکی جان میں جان آئی تھی۔

اسکا بی پی جو ہائی ہو چکا تھا۔کنٹرول نہیں ہو رہا تھا

اک دم سے نارمل ہونے لگ گیا تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد بچوں کی رونے کی آواز آنے لگ گی تھی۔

عریشہ بے ہوش ہو گی تھی۔

میر اور زارا کے ساتھ باہر آیا تھا۔

سب نے دونوں کو دیکھا تھا۔

ان دونوں کو خالی ہاتھ باہر آتا دیکھ کر سب کے دل رک سے گے تھے۔

برہان تیزی سے آگے آیا تھا۔

بھائی"اس نے دہلتے دل کے ساتھ کہا تھا"

زویا لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔

پیچھے پڑی چیئر پر دم سے گری تھی۔

اسکو لگا تھا وہی ٹائم دوبارہ آگیا ہے جو انکے ساتھ ہوا تھا ۔

پاپا بھی آگے آے تھے

"میر بیٹا سب ٹھیک ہے نہ؟"

انہوں نے پریشانی سے پوچھا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"پاپا۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔"

وہ اتنا کہتا ان کے کندھے کے ساتھ لگ گیا تھا۔

انکے دل میں درد کی شدید لہر اٹھا تھی۔

سب منجمند ہوے تھے

میں نہیں بتا سکتا۔ڈاکٹر زارا بتاے گی"۔"

وہ اک دم کہتے پیچھے ہوا تھا۔

میر سر"وہ اسکے ڈرامے پر منہ کھولے کھڑی تھی اتنا کہا پائی۔"

پھر خود کو سنبھالتی ہوئی بولی

"بہت بہت مبارک ہو ۔عریشہ اور دونوں بچے سیف ہیں"

زارا کے کہنے پر سب کواپنی سماعت پر شبہ ہوا۔

"دو۔۔۔۔دو۔۔۔۔بچے؟"

"سب بے یقینی سے زارا کو دیکھ رہے تھے؟"

"جی ہاں اک بیٹا اور اک بیٹی ہوئی ہے"

زویا جھٹکے سے اٹھتی زارا کے پاس آئی تھی۔

"ت۔۔۔تم سچ ۔۔۔بول رہی ہوں نہ ؟"

اس نے زارا کو جھنجھوڑتے پوچھا تھا۔

"ہاں زویا میں سچ بول رہی ہوں"

یہ خبر سنتے ہی سب میں مانو زندگی کی لہر ڈور گی تھی۔

"ہم مل سکتے ہیں؟"

بی جان نے پوچھا تھا۔

تھوڑی دیر تک کمرے میں شفٹ کر دے گے۔

"میر۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔۔برہان نے اسکو اٹھا کر گھوما ڈالا تھا"

سب رک رک کر انکو دیکھ رہے تھے۔

بی جان نے فرط مسرت سے میر کی پیشانی چومی تھی۔

مما پیچھے چپ چاپ کھڑی تھی۔

میر کی مسکراتے نظر ان پر پڑی تھی۔

وہ چلتا ان تک آیا تھا۔

مما آپ دادی بن گی"۔"

اس نے خوشی سے کہتے انکو ساتھ لگایا تھا۔

انہوں نے اسکا چہرا دونوں ہاتھوں میں بھر کر اسکی پیشانی چومی تھی۔

آج پہلی دفعہ میر کو انکے پیار میں خلوص دکھا تھا۔

"شاہ پتر بچے کدھر ہیں؟"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بی جان نے پوچھا تھا۔

بچوں کو سب سے پہلے انکے مما پاپا دیکھے گے۔

وہ کہتا اندر چلا گیا سب ارے ارے کہتے رہ گے۔

عریشہ کو بچے کے رونے کی آواز آئی اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولی تھیں۔

میر اس پر جھکا مسکرا رہا تھا۔

"مم۔۔۔میر ہمارے بچے؟"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ نڈھال تھی اتنا ہی بول پائی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے اسکو سہارا دے کر بٹھایا تھا۔ پھر نرس نے انکو دونوں بچے لا کر پکڑاے تھے۔

میر کے پاس انکی پرنسسز تھی۔
تو عریشہ کی گود میں قلقاریاں لیتا پرنس تھا

روئی جیسے نرم و نازک سے گول مٹول سے بچے دونوں کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ لے آے تھے۔

عریشہ کو تو مانو یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔

کمرے کا دروازہ کھولتے سب اک ساتھ کمرے میں آے تھے سب نے باری باری عریشہ کو پیار کرتے بچے ان سے لے لیے تھے۔
بی جان نے سب کے لیے یوں ہی ہنستے مسکراتے رہنے کے لیے دعا کی تھی۔

"انابیہ کدھر ہے؟"

عریشہ نے اسکو نہ پاکر سوال کیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ زارا کے اپارٹمنٹ میں ہے

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

زویا نے اسکو کہا تھا
مما پاپا چاچو اور چچی سب اک ساتھ آے تھے

سب سرپرائزڈ تھے

"عریشہ"

مما نے اسکے پاس آتے کہا تھا۔

مما۔۔عریشہ نے روتے ہوئے انکی گردن منہ بازو حمائل کر دیے تھے۔

پھر پاپا کو ملی تھی۔

ولیمہ والے دن کے بعد آج پاپا کو دیکھ رہی تھی۔
انہوں نے ساتھ لگتے پیار کیا تھا۔
اسکے بعد چاچو اور چچی سے ملی تھی۔
بچے کبھی اک کی گود میں تو کبھی دوسرے کی گود میں جھول رہے تھے۔

میر نے برہان کو پاس آنے کا اشارہ کیا تھا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

زویا پہلے ہی عریشہ کے پاس کھڑی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

یہ ہم سب کے بچے ہیں۔"
بھائی ایسے سڑی ہوئی مسکراہٹ کون دیتا ہے"۔
اس نے برہان کو دھپ رسید کی تھی ساتھ میں اسکی ٹانگ کھینچی تھی۔

پھر دونوں بچوں کو برہان اور زویا کی گود میں رکھا تھا

"میر بھائی پارٹی تو بنتی ہے نہ؟"

برہان نے بے بی کی پیشانی چومتے کہا تھا

زویا جو عریشہ کے پاس کھڑی تھی۔

اسکو اک دم سے چکر آیا تھا۔

اس نے عریشہ کا کندھا دبوچا تھا عریشہ نے انکا چہرا دیکھا تھا۔

"بھابھی"

اس نے مسکراتے اس کو تھاما تھا۔

دروازہ کھول کر زارا کمرے میں رپورٹ تھامے آئی تھی۔

سب نے اسکی طرف مڑ کر دیکھا تھا۔

"میرے پاس آپ کے لیے اک اور گڈ نیوز ہے"

زارا نے مسکراتے کہا تھا۔

سب نے اچھنبے سے زارا کی طرف دیکھا تھا۔

"گڈ نیوز یہ ہے"

زارا نے سسپنس کری ایٹ کرتے کہا تھا۔

میر نے پاس آتے اسکے ہاتھ سے کاغذ اچک لیا تھا۔

"میر سر ڈس از ناٹ فیئر"

برہان چلتا ہوا پاس آیا تھا

"ویسے مجھے شبہ ہو رہا ہے تم لوگ ڈاکٹر ہی ہو نہ؟"

برہان نے تھوڑی کھجاتے کہا تھا۔

"برہان بھائی لیٹ نہیں کرے نیوز آپ سی ریلیٹڈ ہے"

زارا نے کہا تھا۔

میر نے رپورٹ کھولنی چاہی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

برہان نے جھپٹ لی۔

جب میرے سے ریلیٹڈ ہے تو میں ہی پہلے دیکھوں گا"۔"

رپورٹ کھولتے ہی حیران پریشان سا پاپا کی طرف آیا تھا۔

زویا نے رخ موڑ کر اپنا سرخ چہرا چھپایا تھا۔

"پاپا آپ دادا بننے والے ہیں"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کہتا ان کے ساتھ لگ گیا تھا۔

"کیاااااا"

میر خوشی سے چیختا اسکی طرف آیا تھا۔

خوشی دوبالا ہو گی تھی

"اک ساتھ اتنی گڈ نیوز"

بی جان کا چیک اپ کروانے کے بعد برہان نے اسکو بھی چیک اپ کروانے کا بولا تھا۔

جس کی رپورٹ ابھی آئی تھی۔

خوشیاں سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھیں۔

سب اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے

میر صوفے پر بیٹھا فون پر مصروف تھا

عریشہ کی مما اسکے پاس بیڈ پر بیٹھی ہوئیں تھیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بچے بے بی کاٹ میں سوے ہوے تھے۔

"مما مجھے گھر جانا ہے"
عریشہ نے انکاہاتھ تھام کر کہا تھا۔

"ابھی آج دوسرا دن ہے۔بیٹا ڈاکٹر کی پرمیشن کے بنا تو نہیں جا سکتے نہ"۔

انہوں نے پیار سے سمجھاتے کہا تھا۔

مما پلیز مجھے یہاں اچھا فیل نہیں ہو رہا۔بہت گھٹن ہو رہی ہے"۔"

اس نے انکی منت کرتے کہا تھا۔

میر بیٹا تم ڈاکٹر زارا سے بات کرو"۔"

انکے مخاطب کرنے پر اس نے فون جیب میں رکھا

"اوکے میں بات کرتا ہوں"

وہ کہتا باہر نکل گیا۔

باقی سب دن میں چکر لگا کر گھر جا چکے تھے۔

برہان کو میر نے آفس بھیجا تھا۔

کچھ دیر بعد میر کمرے میں آیا تھا۔

کان سے فون لگاے بات کر رہا تھا۔

زویا تم لوگ گھر ہی رہوں ہم کچھ دیر تک ادھر سے نکلے گے۔انابیہ کو سمجھاو کہ ہم گھر ہی آ رہے ہیں۔

اس نے کہتے کال بند کی تھی

چچی جان آپ سامان کلوز کریں میں فارمیلٹیز پوری کر لوں پھر گھر چلتے ہیں ۔"

وہ کہتا دوبارہ باہر چلا گیا۔

عریشہ اسکی طرف دیکھ کر رہ گی۔

زارا اور مما کے سہارے چلتی وہ گاڑی تک آئی تھی۔

مما نے بیٹی اسکی گود میں رکھی اور بیٹے کو لیتے پیچھے بیٹھ گی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

میر گاڑی میں آکر بیٹھا تو عریشہ نے اسکی طرف دیکھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

لیکن میر کی نظر سامنے تھی۔

گھر آنے تک وہ سنجیدگی سے ڈرائیو کرتا رہا تھا۔

انکی گاڑی گھر میں داخل ہوئی تو سب لوگ
ٹی وی لاونج کے دروازے پر آ کھڑے ہوے۔
بی جان نے پیسے وار کر ملازم کو پکڑاے کہ کسی مستحق کو دے دے۔

"""""""""""""""well com home"""""""""""""""

فلاور اور کینڈل سے لکھا ہوا تھا

سب نے مسکراتے راستہ دیا تھا انابیہ بھاگ کر مما سے ملی تھی۔

عریشہ نے اسے ساتھ لگا لیا تھا۔

راستے کو پھولوں اور غباروں سے سجایا گیا تھا۔

وہ لوگ بچوں کو اٹھائے اندر داخل ہوے تو ان پر پھول برسنے لگ گے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

سب کے چہرے پر خوشی رقص کر رہی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

یہ برہان اور زویا کا آئیڈیا تھا۔

مما پاپا اک اور سرپرائز ہے"۔"

انابیہ نے یہ کہتے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔

سب کو چھت پر لے آئی تھی۔

انکے کمرے کے ساتھ والے کمرے کا دروازہ کھولا تھا روم کو بہت سارے غباروں سے سجایا گیا تھا۔

آدھا روم پنک اور وائٹ کلر کے کمبینیشن میں تھا۔

آدھا گرے کلر کے کمبینیشن میں تھا۔ دو بیڈ

دو جھولوں کو بہت نفاست سے سجایا گیا تھا۔

بہت سارے ٹوائز ٹیڈی پیئرز باربی ڈول رکھے گے تھے۔

سب حیرانگی سے دیکھ رہے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

"اور یہ سب برہان نے کیا ہے ایسا ہے نہ؟"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے کہتے ہوے اسکے کندھے پر ہاتھ پھیلایا تھا

"جی نہیں یہ سب دادو اور انابیہ نے کیا ہے"

انابیہ نے کہا تھا۔
سب نے انکی جانب نظر اٹھائی تھی۔
وہ نظریں جھکا گی تھی۔

”تھینکیو سو مچ مما“

میر نے انکا ہاتھ تھامتے کہا تھا۔

وہ آسودگی سے مسکرا دی تھی۔

” میں یہ سب کرنا چاہتا تھا پر آپ نے مجھے اپنے کام میں پھنسا دیا تھا“
برہان آہستہ سے بڑبڑایا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے سنا تھا۔
وہ مسکرا دیا تھا۔

”بھائی اب تو سدھر جاے پاپا بن چکے ہیں“
برہان نے جل کر کہا تھا

رات ہو چکی تھی

عریشہ کی مما عالیہ شاہ بے بیز کو سلا کر بے کاٹ میں لٹا کر گی تھی۔

اسکو بھی کھانا وغیرہ کھلا کر میڈیسن دی تھی۔

پھر وہ اور زویا ساتھ ساتھ ہی کمرے سے باہر آئیں تھیں۔

وہ میر سے بات کرنا چاہتی تھی۔

لیکن میر نے پورا دن موقع نہیں دیا تھا۔ وہ ویٹ کرتے کرتے سو گی تھی۔

میر آیا تو دبے پاوں چلتے نائٹ ڈریس لیا۔

فریش ہونے کے بعد پیار سے دونوں بچوں کو اٹھا کر چوما تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

آرام سے بے بی کاٹ میں لٹا کر اسکے پہلو میں آکر لیٹا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بے اختیار ہی اس پر جھکا تھا۔

وہ ہلکا سا کسمسا کر سو گی تھی۔

کچھ دیر اس پر پیار کی برسات کرنے کے بعد اختیاط سے اس کو لٹایا تھا۔

تھکاوٹ کی وجہ سے جلد ہی وہ نیند کی آغوش میں چلا گیا تھا۔

میر کی آنکھ بچے کے رونے کی آواز سے کھلی تھی۔

اس نے اٹھتے ہاتھ بڑھا کر لائٹ آن کی تھی۔

سامنے کا منظر دیکھ کر چکرا کر رہ گیا تھا۔

عریشہ بیڈ پر بیٹھی پاوں کارپٹ پر رکھے زورو شور سے روے جا رہی تھی۔

وہ تیزی سے اٹھ کر پاس آیا تھا

جھک کر بچے کو بے بی کاٹ سے اٹھایا تھاساتھ لگاتے تھپکا تھا۔

اسکے پاس بیڈ پر بیٹھتے اسکا کندھا ہلاتے اپنی طرف توجہ دلوائی تھی۔

اس نے چونک کر سر اٹھایا تھا

"عریشہ طبیعت ٹھیک ہے؟کیا ہوا کیوں رو رہی ہو"

"جی میں ٹھیک ہوں؟"

اس نے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تو پھر کیا ہوا لو اسے؟"میر نے بچے کو اسکی گود میں ڈالنا چاہا۔'

"نن۔۔۔نہیں پلیز۔یہ اتنا چھوٹا سا ہے اسکو اٹھاتے مجھے بہت ڈر لگتا ہے پلیز

اس نے روتے ہوے کہا تھا

میر کو اسکی بات سن کر ہنسی آ گی تھی

بچے کو بھوگ لگی تھی۔وہ روے جا رہا تھا۔
عریشہ پکڑنے کو تیار نہیں تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے اسکی مما کو کال کی تھی ۔تھوڑی دیر بعد دروازہ ناکڈ ہوا۔

میر نے دروازہ کھولا ۔

انہوں نے کمرے میں آتے میر سے بچے کو لیتے ہوے ساتھ لگایا تھا۔
میر موبائل پکڑ کر صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

" عریشہ کیا ہوا لو بیٹا فیڈ کرواو۔"

مما دیکھے تو کتنا چھوٹا سا ہے مجھے ڈر لگتا ہے گر نہ جاے اسکے لگ جاے گی"۔"

عریشہ نے روتے ہوئے اپنی بات دورائی تھی۔

میر نے بمشکل قہقہ روکا تھا۔

"عریشہ اسے پکڑو میں پاس ہی ہوں نہ بیٹا"

انہوں نے ڈپٹتے ہوئے کہا تھا۔

اس نے کانپتے ہاتھوں سے پکڑا تھا۔

اسکی جھجک سمجھتے میر باہر نکل گیا تھا۔

فیڈ کرواتے وہ سو گیا تھا۔ مما نے اسکی گود سے لے کر اسکو بے بی کاٹ میں لٹا دیا تھا۔

سوئی ہوئی بچی بھی کسمسانے لگ گی۔

انہوں نے اسکے لیے فیڈر تیار کیا اسکو پلایا۔دونوں کے سونے کے بعد عریشہ کو بھی لیٹا کر اس پر کمبل درست کیا۔

پیشانی چومتے واپس چلی گی۔

تھوڑی دیر کے بعد میر واپس آیا تو وہ لیٹی کچھ سوچ رہی تھی۔

رونے کی وجہ سے آنکھیں اور ناک سرخ تھے

میر نے لیٹتے لیمپ آن کیا۔

اسکی طرف پشت کر کے لیٹ گیا۔

چند پل ایسے ہی گزرے عریشہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے پکارا تھا۔

""""میر""

وہ بھی اسکی حالت لے پیشِ نظر سیدھا ہو گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خفا نظروں سے اسکی طرف دیکھا تھا۔

"نن۔۔۔ناراض ہیں؟"

نہیں میں تو بہت خوش ہوں جو حرکت تم کر چکی ہو دل تو کرتا ہے دو رکھ کر لگاوں۔کیا ضرورت تھی" اتنی رات کو اکیلے نکلنے کی۔بندہ اپنی حالت پر ہی غور کر لیتا ہے۔لیکن نہیں آپ کیوں سوچے گی۔آپ کے تو بس جو دل میں آے وہ ہی کرنا ہے۔اگر کچھ ہو جاتا تو۔۔۔اس تو سے آگے سوچ کر میری روح "کانپ جاتی ہے۔کتنی بری کنڈیشن میں سے گزرے ہیں اور یہ سب آپ کے جزباتی پن کی وجہ سے ہوا

وہ تپ کر بولا تھا۔

"آئی ایم رئلی سوری۔میں ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتی تھی۔میں تو بس منانے آ رہی تھی"

روتی ہوئی اس کے ساتھ لگ گی تھی

اور یہی تو میر کی کمزوری تھی وہ اس کی آنکھ میں آنسو نہیں برداشت کر سکتا تھا۔

" شش"

بس اب اور نہیں تم ٹھیک ہو جاو ہم پھر اس بارے میں بات کرے گے۔تم نے بہت ساری غلطیاں کیں ہیں لیکن یہ سب سے بڑی غلطی تھی۔اور اس غلطی کی سزا تو تم کو مل کر رہے گی۔
"ابھی کے لیے ریلکس ہو جاو

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے اس پر جھکتے کہا تھا۔

"آپ نے مجھے مبارک بھی نہیں دی؟"

عریشہ نے کہا تھا

"تو تم نے مجھے کب دی؟"

میر نے اسکے رخسار پر ہاتھ پھیرتے کہا تھا۔

میں تو گفٹ لے کر آئی ہوں آپکا کام بنتا تھا مبارک دینا"۔"

عریشہ نے مسکرا کر کہا تھا

"بہت بہت مبارک ہوں ہنی مما بنے کی۔اور تھینکس ہماری زندگی میں دو دو گفٹ لانے کی ۔ "

میر نے اسکے لب قید کرتے کہا تھا۔وہ خفگی سے اسکے کندھے دبوچ کر رہ گی تھی۔

وہ ہنستا ہوا پیچھے ہو گیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

صبح کے وقت عائشہ بیگم کمرے کے سامنے سے گزر رہی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بچے کے رونے کی آواز پر انکے قدم رکے تھے۔

انہوں نے دورازہ ناکڈ کیا تھا۔

میر نے دورازہ کھولا تو وہ سامنے کھڑی تھیں۔

آیئے نہ مما"۔اسنے سائیڈ پر ہوتے کہا تھا'

"""وہ بچے کے رونے کی آواز آ رہی تھی۔ میں دیکھنے آئی تھی"
انہوں نے آنے کیوجہ بتائی تھی۔

عریشہ اٹھ کر بیٹھ چکی تھی اپریشن کی وجہ سے زیادہ بیٹھا نہیں جا رہا تھا۔

عائشہ بیگم نے بچے کو اٹھا کر اسکی گود میں ڈالا جب فیڈ کروا چکی تو عریشہ نے انکی طرف بڑھایا تھا۔
"میں باہر لے جاوں؟"
انہوں نے جھجھتے پوچھا تھا۔

میر نے کمرے میں آتے انکی بات سنی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
"پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟آپ دادو ہیں"
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
عریشہ نے مسکرا کر کہا تھا۔

وہ ساتھ لگاے چلی گی۔
ناشتے کے بعد سب لوگ کمرے میں جمع تھے۔

"اب نام بھی رکھے گے؟یاں یہ بڑے ہو کر خود رکھے گے اپنے نام؟"

برہان نے کہا تو سب ہنس دیئے تھے

"کیوں بھئی کیا نام سوچے ہیں برخودار؟"

حیدر صاحب نے میر سے پوچھا تھا۔

پاپا جو حادثہ برہان اور زویا کے ساتھ ہو چکا تھا ہم بہت ڈرے ہوئے تھے۔اسی لیے کوئی نام نہیں سوچا" ہے'۔

میر نے کہا تھا۔

"شایان زیان شاہ"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

برہان نے کہا تھا۔

سب کو نام پسند آیا تھا

میر نے عائشہ بیگم کی طرف دیکھا تھاجو سر جھکائے بیٹھی تھی۔

ہماری پرنسز کا نام ممار کھیں گی۔

انہوں نے چونک کر دیکھا تھا

حیدر شاہ نے مسکرا دیکھا تھا
وہ کچھ دیر چپ رہی تھی

"عبیرہ زیان شاہ"

انہوں نے کہا تھا۔

"بی جان یہ نام کیسے ہیں؟"
حیدر شاہ نے مسکرا کر دریافت کیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

"بچوں کی مما سے بھی تو پوچھ لو۔اگر اسے پسند ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے'

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

انہوں نے مسکراتے کہا تھا
"جیسا آپ لوگوں کو ٹھیک لگے"

عریشہ نے شرماتے ہو کہا تھا

بس تو پھر فائنل ہو گیا حیدر شاہ نے کہا تھا"۔"

اک ماہ ہو چکا تھا۔ عریشہ کھڑکی کے پاس کھڑی آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی۔چاند کی چاندنی ہر سو بکھری ہوئی تھی۔ٹھنڈی ہوائیں رقص کر رہیں تھیں ۔

وہ مڑی تو میر کے چوڑے شانے سے ٹکرا گی۔

”کس کو اتنی محویت سے سوچا جا رہا ہے ؟“

میر نے بانہوں کا حصار باندھتے کہا تھا۔

”آپ کب آے؟“
عریشہ نے مسکرا کر پوچھا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

” تبھی جب آپ کو خبر نہیں ہوئی“

میر نے کان میں سرگوشی کرتے کہا تھا۔

اسکی گرم سانسو ں سے عریشہ کے کان جلنے لگ گے تھے۔

”کوئی دن بدن خوبصورت ہوتا جا رہا ہے“

میر نے کہتے اسکے کان کی لو کو لبوں سے قید کیا تھا۔

عریشہ نے اس کے بازوں پر ہاتھوں کو زور سے دبایا تھا۔

"بچوں نے آکر مجھے خوبصورتی گفٹ دے دی ہے؟"

"ہاں ہاں بچوں کے باپ کا تو کوئی عمل دخل ہی نہیں ہے"

میر نے کلس کر کہا تھا۔

عریشہ کا قہقہ نکل گیا تھا۔

وہ اسکو بانہوں کے حصار میں سے نکالتا مڑا تھا عریشہ نے کلائی تھام کر روکا تھا۔

اسکے سامنے آتے اسکی گردن میں بازو حمائل کیے تھے۔

آپ کے ہونے سے تو یہ سانسیں چل رہی ہے

میر اسکے یوں کھلم کھلا اظہار پر دل و جان سے فدا ہو گیا تھا۔

اس سے پہلے کہ اس پر جھکتا عبیرہ کے رونے کی آواز آنے لگ گی۔

وہ منہ بناتا پیچھے ہوا۔

عریشہ ہنستی ہوئی عبیرہ کی طرف آئی تھی۔

ڈیڑھ ماہ گزر چکا تھا۔

میر کہیں گیا ہوا تھا عریشہ اور زویا کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔

برہان کی کال آئی تھی۔

اس نے عریشہ اور زویا کو تیار ہونے کو کہا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrdu

عریشہ اور زویا نے پہلے دونوں بچوں کو ریڈی کیا تھا۔ پھر انابیہ کو ریڈی کیا تھا۔اسکے بعد وہ دونوں خود ریڈی ہوئی تھی۔

مما پاپا کہیں گے تھے۔انکے نکلتے ہی برہان آ گیا تھا۔
اس نے بی جان کو بھی ساتھ چلنے کا کہا تو انہوں نے منع کر دیا لیکن پھر سب کے اصرار پر مان گئیں۔

گاڑی گیسٹ ہاوس کے پیچھلے دروازے پر رکی تو عریشہ۔اورزویا نے اک دوسرے کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

برہان کی سنگت میں چلتے کمرے میں آے برہان ادھر بٹھا کر باہر نکل گیا۔

برہان نے میر کا نمبر ڈائل کیا۔

اس نے کال اٹھائی سلام دعاکے بعد برہان نے پوچھا
"بھائی آفس پہنچ گے؟"

"ہاں ابھی ابھی پہنچا ہوں۔کیوں کوئی کام ہے؟"
میر نے فائل دیکھتے پوچھا تھا

فارم ہاوس پہنچے میں یہاں اک کام سے آیا تھا"

لیکن یہاں پھنس گیا ہوں۔مجھے لگتا ہے باہر کوئی ہے۔پلیزبھائی جلدی آے اور پیچھلے دروازے سے آیئے گا"

میر اسکی بات سن کر پریشانی میں آفس سے نکل کر بھاگا تھا

تیزی سے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔

فارم ہاوس کے پیچھلے دروازے پر گاڑی روکتے برق رفتاری سے اندر بھاگا تھا۔

ہرسو اندھیرے کا راج تھا

"برہان ---"

میر نے پریشان ہوتے خدشے میں گرے پکارا تھا۔

"بھائیی------"

برہان اک دم چینخا تھا

میر کا دل دہل گیا تھا۔

"برہان کہا ہو؟"

اس نے اندھیرے میں کچھ ڈھونڈنا چاہا۔

ساتھ ہی لائٹس آن ہوئی تھیں

میر آنکھیں پھاڑے دیکھ رہا تھا۔

سب ہنس رہے تھے۔

دل موہ لینے والا ماحول تھا۔

برہان نے سرپرائز پارٹی ارینج کی تھی۔
لائٹیں جگمگ کر رہیں تھی۔

فلاورز اور بلونز سے ڈیکوریشن کی گئی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

مدھم مدھم میوزک بج رہا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پریشانی کی جگہ اب غصے نے لے لی تھی۔
وہ اسکی طرف بڑھا تھا۔
"بی جان بچایے۔۔۔۔۔"

برہان چلاتا بی جان کے پیچھے ہو گیا۔

بی جان ہنس دیں تھیں

"میر پتر چھوڑ دو۔ سرپرائز تھا نہ "

بی جان نے برہان کی طرف داری کرتے کہا تھا

میر نے زویا سے عبیرہ کو لے کر اسکے دونوں ابھرے گالوں کو چوما تھا۔

پھر

وہ ہنستا سب سے ملنے لگ گیا تھا۔

"عریشہ اور شایان نظر نہیں آ رہے؟"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے ادھر ادھر دیکھتے زویا سے پوچھا تھا۔

"ہائے رے بے تابیاں"

زویا مسکرا دی تھی۔

جبکہ برہان کی گردن میر کے شکنجے میں آ چکی تھی۔

قد

مما عریشہ کو ساتھ لے کر باہر آئی تھی۔

میر کی نظر سامنے اٹھی تھی وہ جھپکنا بھول گیا تھا۔وہ شرمائی لجائی سی شایان کو اٹھائے آ رہی تھی

"آہم آہم"

برہان نے کھانستے میر کو چھیڑا تھا۔

وہ ہنس دیا تھا۔

وہ دھیرے دھیرے چلتا اس تک آیا تھا۔

مما کو عبیرہ پکڑاتے اسکی گود سے شایان کو اٹھایا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

عریشہ کے ہاتھ کے ساتھ اسکا ہاتھ مس ہوا تھا۔ عریشہ نے گھبراتے آس پاس دیکھا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر عریشہ آو بیٹا کیک کاٹو پھر ڈنر سرو ہو گا۔

دونوں بچوں کو اٹھا کر ٹیبل تک آے تھے۔

دونوں نے سامنے دیکھتے اک ساتھ انابیہ کو پکارا تھا۔

"انابیہ"

پھر اک دوسرے کی طرف دیکھتے ہنس دیے تھے اسکو پاس بلوا کر درمیان میں کھڑا کیا تھا۔

فوٹو گرافر نے یہ منظر کیمرے کی آنکھ سے قید کیا تھا۔ پھر اسکے بعد بہت سے منظر قید ہوتے گے۔

کھانا کھانے کے بعد برہان نے سب لائٹ بند کرنے کا اشارہ کیا تو اسکے اک اشارے پر سب لائٹس آف ہو گی تھیں۔سکرین روشن ہوئی تھی۔

سب اسکے سامنے آکر اکھٹے ہوگے
میر کی عریشہ کی انابیہ بچوں کی بہت سی پیکچرز ویڈیوز تھیں سب کے چہرے پر خوشی رقص کر رہی تھی

لاسٹ پے اک اور ویڈیو لگی تھی۔
عریشہ کی جو وہ بچے کو اٹھانے سے ڈر رہی تھی۔

سب ہنس رہے تھے اور وہ میر کو گھور رہی تھی جس نے اسکی ویڈیو بنائی تھی۔

ایسے نہ گھورو ابھی تو رات باقی ہے بات باقی ہے میر نے آنکھ مار کر کہا تھا۔"
میر آنکھوں میں محبت سموے ہوے تھا۔

بس یہ لاسٹ تھی۔برہان نے آناوئس کیا تھا۔

سب مڑے تھے لیکن اک دم نیکسٹ ہوا تھا۔
منظر بدلہ تھا

سب نے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہے تھے۔

میر کسی لڑکی ساتھ تھا کسی جگہ کھانا کھا رہے تھے تو کسی جگہ کندھے سے کندھا ملا کر چل رہے تھے۔

سب لوگ حیرت کا مجسمہ بنے سکرین پر چلتی ویڈیو کو دیکھ رہے تھے۔

لاسٹ پر جو پوز تھا وہ کچھ ایسے تھا۔

اس نے اس لڑکی کو تھام رکھا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

اک ہاتھ اسکی کمر پر رکھے اس پر جھکا ہوا تھا۔
Support@classicurdumaterial.com
اور وہ لڑکی میر کے بازو کو زور سے پکڑے ہوئے تھی۔
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے گھبرا کر عریشہ کی طرف دیکھا تھا۔جو خالی نظروں سے اڑی رنگت کے ساتھ سکرین کو گھور رہی تھی۔

گہرا سکوت چھا چکا تھا۔

"ہنی مم۔۔۔میری بات۔۔۔سنو پلیز"

عریشہ نے اک جھٹکے سے اسکی گرفت میں سے اپنی کلائی کھینچی تھی۔

غصیلی نظروں سے میر کی طرف دیکھا تھا آنکھیں نم تھی۔بے یقینی سی بے یقینی تھی۔

پھر طیش میں آتے اس کے گریبان کو پکڑا تھا۔

میر کس چیز کی کمی رہ گی تھی ؟یہ تھی آپ کی محبت؟میرے بارے میں۔۔۔۔اپنے بچوں کے بارے "
میں کچھ تو سوچا ہوتا۔ "

متواتر بہتی آنکھوں سے پوچھا تھا۔

کسی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اس نے مڑ کر دیکھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عریشہ جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے میرا یقین کرو"۔"

فاریہ نے التجا کی تھی۔
وہ میر کو چھوڑتی اسکے سامنے آئی تھی۔

او رئیلی تم کو میں بے وقوف دکھتی ہوں؟"
کہا ٹیک لگا ہے میرے کہ میں بے وقوف ہوں؟

"پر تم سے مجھے کوئی گلہ نہیں تم تو پرائی تھی

عریشہ نے طنزیہ مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی تھی۔

"عریشہ ممم۔۔۔۔میری بات تو سنو؟"

اس نے التجائی انداز میں کہا تھا۔

بس"وہ ڈھاری تھی۔"

"برہان"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

وہ چلتی چلتی برہان کے سامنے آکر رکی تھی اسکو پکارا تھا

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جج۔۔۔۔۔جی بھابھی؟"۔'

اس نے ہکلاتے ہوئے کہا تھا۔

"یہ ہی چاہتے تھے نہ ؟"

"ایسا ہی کچھ ایکسپکٹ کر رہے تھے نہ؟"

اسکی آنکھوں میں آنکھوں ڈال کر مسکراتے پوچھا تھا

اسے شاک لگا تھا۔

وہ وہ۔۔۔بھابھی۔۔۔۔میں تو بس ٹیسٹ کر رہا تھا"
"کہ آپ بھائی پر کتنا ٹرسٹ کرتی ہیں

برہان نے اٹکتے کہا تھا

میر نے اک جھٹکے سے سر اٹھایا تھا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اسکو اپنی سماعت پر شبہ ہوا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پھر بجلی کی تیزی سے برہان کو جا کر قابو کیا تھا

فاریہ لڑکھڑا کر دھڑام سے پاس پڑی چیئر پر گری تھی۔

اب وہ کراہ رہا تھا۔
میر میں نے انکو یوایس پی سیٹ کرتے دیکھا تھا یہ مسکرا رہے تھے۔

مجھے اسی ٹائم کچھ گڑ بڑ لگی تھی۔

بھائی۔۔۔بھائی۔۔۔چھوڑ دے یہ لاسٹ ٹائم تھا"

"اور یہ بھی تو دیکھے نہ بھابھی نے سب کے سامنے محبت کا اظہار کیا ہے

برہان نے چینختے کہا تھا۔

سب بول رہے تھے میر چھوڑو جانے دو۔

میر نے چھوڑ دیا تھا۔

سوری فاریہ آئی نو آپ دونوں اچھے فرینڈ ہو ساتھ میں کام کرتے ہو۔یہ سب ڈرامہ تو برہان کے لیے" کیا تھا"۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

عریشہ نے اس کے پاس آ کر کہا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ مسکرا دی تھی۔

"اٹس اوکے۔"

فاریہ نے کہا تھا۔

"میں آپ سب کے سامنے کچھ کہنا چاہتی ہوں"

مائیک میں کسی کی آواز گونجی تھی سب نے مڑ کر سٹیج کی طرف دیکھا تھا۔

عریشہ ُمیر اور زویا اور برہان کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔

مجھ سے غلطیاں بلکہ یہ کہنا صحیح ہو گا مجھ سے بہت سے گناہ سرزد ہوے ہیں۔میں اپنی ہی نظروں میں گر چکی ہوں۔میر نے جا کر مائیک لیا تھا۔

سوری ایوری ون آپ لوگ آے ہمیں اچھا لگا۔آپ کے آنے کا بہت بہت شکریہ "۔"
میر نے خود کو سنبھالتے کہا تھا۔

سب اک اک کرکے باہر نکل گے تھے اب بس فیملی کے لوگ ہی پیچھے رہ گے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

مما یہ کیا کرنے جا رہیں تھیں؟"۔"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میرنے انکا چہرا تھامتے کہا تھا

مجھے کہہ لینے دیتے بیٹا۔میرا ضمیر روز مجھے کچوکے لگاتا ہے۔مجھے میرے کیے گے گناہ کسی پل چین نہیں" لینے دیتے میں بہت تکلیف میں ہوں۔برہان میری شکل تک دیکھنا نہیں پسند کرتا۔میں اسی قابل ہوں ۔اور میرے لیے اس سے بڑھ کر کیا سزا ہو گی۔کہ میری اپنی اولاد میری شکل تک دیکھنے کی روادار نہیں ہیں۔مجھے کہہ لینے دیتے میں۔۔۔بہت تکلیف میں ہوں۔تمہاری چپی مجھے تماچا لگتی ہیں۔۔۔وہ روتے روتے نیچے اسکے پیروں میں بیٹھتی چلی گی تھی۔

میر اک دم سے پیچھے ہوا تھا۔

"کیا ہوا ہیں عائشہ ؟"

حیدر شاہ نے پاس آکر پوچھا تھا۔

"حیدر وہ۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔۔۔"

انہوں نے اتنا کہا تھا

"مما اٹھے"

میر نے انکو سہارا دیتے کھڑا کیا تھا۔

پھر نیچے آتے برہان کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔

"برہان مجھے تم سے یہ ہرگز امید نہیں تھی۔وہ ماں ہیں ہماری۔اس قصہ کو ختم کر دو۔چلو معافی مانگو"

میر نے کہتے بات ختم کی۔

اسے پکڑے انکے سامنے کیا تھا۔

" مجھے معاف کر دو برہان"

اس کے بولنے سے پہلے مما بول پڑیں تھیں

برہان نے انکے جڑے ہاتھ پکڑ لیے تھے پھر انکے گلے لگ گیا۔

اسکے بعد انہوں نے میر عریشہ اور زویا سے بھی معافی مانگی تھی۔انہوں نے نے کھلے دل سے معاف کر دیا تھا

"کوئی مجھے بتائے گا کہ ہوا کیا ہے؟"

حیدر صاحب نے رعب دار لہجے میں کہا تھا۔

پاپا بس چھوٹی سی مس انڈر سٹنڈنگ ہو گی تھی اب سب ٹھیک ہے۔

https://www.classicurdumaterial.com/

میر نے کہا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

" رات کافی ہو گی ہے گھر چلنا چاہیے"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بی جان نے کہا تھا۔

وہ واپس آے توسب اپنے کمروں میں چلے گے۔میر نے زویا سے سوے ہوے شایان کو لیا تھا۔

عریشہ نے پہلے عبیرہ کو بے بی کاٹ میں لٹایا۔

پھر میر سے شایان کو لیا۔

میر خاموشی سے ڈریسنگ روم میں چلاگیا۔

نائٹ ڈریس لے کر واش روم میں گھس گیا۔

عریشہ جا کر بیڈ کے کنارے ٹک گی تھی۔

میر نکلا تو وہ کسی گہری سوچ میں تھی۔

میر جا گر بیڈ پر لیٹ گیا۔

عریشہ کچھ دیر بعد حقیقت کی دنیا میں واپس آئی تو لائیٹ آف تھی لیمپ کی مدھم مدھم روشنی ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اس نے دیکھا میر آنکھوں پر ہاتھ رکھے چت لیٹ ہوا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تھکاوٹ کی وجہ سے چینج کرنے کو دل نہیں چاہا تھا جا کر اسکے پہلو میں لیٹ گی تھی۔

میر اس انتظار میں تھا کہ ابھی وہ اسے اٹھاے گی بات کرے گی لیکن وہ خاموش ہی رہی۔

وہ انتظار کرتے کرتے سو گیا تھا۔

ابھی سوے ہوے کچھ ہی ٹائم ہوا تھا۔کوئی اسکے کان کے پاس زور سے چینخا تھا۔

وہ ہڑبڑا کر بیڈ سے کھڑا ہو گیا تھا۔
خود پہ قابو پاتے اسنے ہاتھ مار کر لائیٹ جلائی تھی۔

سامنے ہی عریشہ ہونٹ کو دانتوں میں دبائے پارٹی والے ہی ڈریس میں کھڑی تھی۔

"یہ کیا بتمیزی تھی؟"

میر نے غصے سے کہا تھا۔

"ابھی تو میں نے اصلی والی بتمیزی کرنی ہے"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

عریشہ کہتے اسکے پاس آئی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے نا سمجھی سے دیکھا

عریشہ نے کمر کے پیچھے رکھا ہاتھ باہر نکالا تھا۔
کیک کی کریم جو وہ کچن میں سے لگا کر آئی تھی اسکے چہرے پر مل دی تھی۔

وہ ہونق بنا منہ کھولے کھڑا تھا۔

"ہیپی برتھ ڈے میر"

عریشہ نے اسکے گال سے اپنا گال مس کرتے کہا تھا۔

میر اسکی اس ادا پرنہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا تھا۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے بانہوں کے حصار میں لیا تھا۔وہ شرم سے پلکوں کی جھلمن گرا گی تھی۔

اچھی لگ رہی ہو۔میر نے اسکی دوسری گال پر گال رگڑتے کہا تھا۔

" آپ بھی پر تھوڑے تھوڑے"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

عریشہ نے ناک کے ساتھ ناک رگڑی تھی

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عریشہ نے بہت سی سیلفیاں لی تھی۔

چلیں کیک کاٹے"۔"

عریشہ نے کہا تھا۔

اس کو پکڑ کر ٹیبل تک لائی تھی۔

پھر جھک کر کینڈل لگاتے اس کو جلایا تھا۔

نائف پکڑ کر میر کے ہاتھ میں تھامتے کیمرا آن کر کے سیٹ کیا تھا۔

میر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر نائف اس میں پکڑتے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا
وہ بلش کر رہی تھی۔

کیک کاٹ کر اس نے اپنا ہاتھ چھڑواتے میر کے منہ میں کیک ڈالنا چاہا۔

میر نے اسکے ہونٹوں پر مل دیا۔

پھر اسکو اپنے حصار میں لیتے اس کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

جب اسکا سانس اتھل پتھل ہو گیا تو میر نے لب آزاد کر دیے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"آپ بہت ظلم ہیں"
عریشہ نے نظریں جھکائے کہا تھا۔

"ابھی تو تم ظلم کی انتہا دیکھو گی ہنی"

میر نے معانی خیزی سے کہا تھا۔

”م۔۔۔میر۔۔۔۔چھوڑے۔۔۔۔۔“

عریشہ نے گرفت سے نکلنا چاہا میر نے اور گھیرا تنگ کر لیا۔

ابھی تو پہلی سزا بھی رہتی ہے اور آج اک اور ڈرامہ کر دیا۔
میر نے اس پر جھکتے کہا تھا۔

و۔۔وہ ڈرامہ تو نہیں تھا۔
عریشہ نے سرخ پڑتے کہا تھا

”تو کیا تھا؟“
میر نے پوچھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

”وہ تو میرا۔۔۔۔پ۔۔۔پیار۔۔۔۔تھا“
عریشہ نے کہا تھا۔

زرا پھر سے کرو نہ پیار اور اظہار“۔“

اسکے کھلم کھلے اظہار پر جزبوں سے چور لہجے میں کہتے ہوے اس پر جھکا تھا

اب سہی قابو آئی تھی۔

"مم۔۔۔میر"

"ہاں ہنی کہو نہ ؟ یہ ہی میرا برتھ ڈے گفٹ ہو گا"
میر نے کہا تھا
عریشہ میر کو بیڈ کے قریب لے کر آئی تھی۔

عریشہ نے پلکوں کی جھلمن اٹھاتے اسکی گردن میں بازو خمائل کیے۔اک دم اسکو بیڈ پر گرایا تھا ساتھ ہی اسکے اوپر خود گری تھی۔

"میری آنکھوں میں دیکھ لیجیئے سب پتہ لگ جاے گا ہر سوال کا جواب مل جاے گا"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر اسکے کانفیڈینس پر حیران رہ گیا تھا۔

آج پہلی بار اس نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بات کی تھی۔

یہ کانفیڈینس آپ کا ہی تو بخشا ہوا ہے۔آپ کے عشق نے مجھے یہاں تک پہنچایا ہے"۔"

" اے جامِ عشق صدقے تیری تاثیر کے"

میر نے کہتے کروٹ بدلی تھی دونوں کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

تھینکس مائے سولمیٹ میری زندگی کو اپنے عشق سے رنگنے کا"۔"

میر کہتے اس پر جھکا تھا۔

"مم۔۔۔میر کیا کر رہے ہیں"

عریشہ نے اسکو پیچھے کرتے کہا تھا۔

"سزا دے رہا ہوں"

میر نے کہتے اسکے لب قید کر لیے

اسکے لب پھڑپھڑا کر رہ گے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

چارو ناچار اسنے خود کو میر کے حوالے کردیا تھا۔

ہر سو چاندنی بکھری ہوئی تھی۔

ہوا رقص کر رہی تھی۔

چاند انکے ملن پر مسکرا رہا تھا۔

میر پیچھے ہٹا ہی تھا شایان رونے لگ گیا تھا۔

عریشہ گھبرا کر اٹھی تھی۔

فریش ہوکر تیزی سے باہر آئی فیڈر بنا کر دیا۔اسکو سلاتے وہ خود بھی نیند میں جھول رہی تھی۔
اس حالت میں میر کو اس پر اور پیار آ رہا تھا۔

اس نے اسے بے بی کاٹ میں لٹایا گرنے کے سے انداز میں بیڈ پر لیٹی تھی۔میر نے جھٹکے سے کھینچتے اس پر گرفت مضبوط کی تھی

عبیرہ گلا پھاڑ کر رونے لگ گی میر منہ بناتا پیچھے ہو گیا۔

عریشہ کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

اس کو سلانے کے بعد جب واپس بیڈ پر آئی تو
میر نے پھر سے گھسیٹ لیا۔آنکھوں میں سرخ ڈورے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد میر کو ترس آ گیا اس نے سونے دیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

❤️❤️❤️❤️

ساڑھے سات ماہ کے بعد

زویا کی طبیعت اک دم سے خراب ہو گی تھی۔
سب لے کر ہوسپٹل آے تھے۔

وہ کوریڈور میں چکر کاٹ رہے تھے۔

جب زارا نے آکر گول مٹول سی کمبل میں لپیٹی پرنسسز کو آکر برہان کو مبارک دیتے تھمایا تھا۔

سب کے چہرے پر خوشی کی لہر ڈوری تھی۔

کچھ دیر کے بعد زویا کو کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔

سب پھولے نہ سما رہے تھے۔۔

دو تین دن کے بعد زویا کو گھر بھیج دیا گیا تھا

عریشہ نے برہان کی بیٹی کا نام زرمین رکھا تھا

عریشہ اب صحیح معنوں میں گھن چکر بنی تھی پہلے تو زویا سنبھال لیتی تھی۔اب کبھی بچوں کے پیچھے کبھی گھر کو سنبھالنے میں مصروف رہتی تھی۔ میر پل کھا کر رہ جاتا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

انابیہ بورڈنگ سکول میں تھی کبھی کبھی گھر آتی تھی

میر آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا۔

اسکا فون بجا تو اس نے نمبر دیکھا۔

آج پورے دو ماہ بعد عریشہ نے خود سے فون کیا تھا۔

"میر مجھے کہیں جانا ہے اور آپ لے کر جاے گے۔شام چار بجے تک گھر آ جایئے گا"

کہنے کے ساتھ ہی اسکی سنے بناہی فون بند کر دیا تھا۔

میں ایسے ہی خوش ہو رہا تھا۔وہ بڑبڑایا تھا۔

کام نبٹا کر گھر آیا تو ہارن دیا۔عریشہ شایان اور عبیرہ کو اٹھاے باہر آ گی۔

بلو کلر کا نیٹ کا فراک پہنے ہوے تھی۔بچوں کے بھی سیم کلر میں ڈریس تھے ۔میر نے بلو تھری پیں پہنا ہوا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

وہ آکر گاڑی میں بیٹھی تو میر نے گاڑی سٹارٹ کر دی کہاں جانے ہے

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر نے سامنے دیکھتے کہا۔

جہاں مرضی ہے لے چلیں۔

اس نے مسکراتے کہا تھا۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے گاڑی آگے کی جانب بڑھا دی۔

مظفرا بعد آے تھے رات کے آٹھ بج چکے تھے۔

جب ہوٹل میں داخل ہوے تو بہت سے لوگوں نے مڑ مڑ کر دیکھا تھا۔

وہ میر کی سنگت میں پر سکون تھی۔

ڈنر کرنے کے بعد جو روم بک کروایا تھا۔

ادھر آ گے۔ بچے سو چکے تھے۔

میر کھڑکی کے سامنے کھڑا تھا عریشہ پاس جاکر کھڑی ہوئی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسکا بازو پکڑ کر اپنے گرد رکھا تھا۔

"آئی ایم رئیلی سوری میں آپ کو اتنے دن سے ٹائم نہیں دے پا رہی تھی۔"

اس نے ساتھ لگتے کہا تھا۔

میر نے اسے دور کرتے کہا

"اوو تو آپکو یاد ہے کہ آپ کا اک عدد ہسبینڈ بھی ہے؟اور اتنے دن نہیں پورے دو ماہ""

نو غصہ نو دوری"

"محبت ہو گی پوری پوری

عریشہ نے اس کی ٹائی کو کھینچتے اپنے قریب کیا تھا۔

میر اسکے اس طرح سے کہنے پر ہنس دیا تھا۔

"اچھا!!!!!"

میر نے اسکی لٹ انگلی پر لپیٹتے کہا تھا۔

جی "کہتے عریشہ ہنس دی تھی۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میر اسے بیڈ تک لے آیا تھا

اب کیا ساری عمر شرمانے کا ہی ارادہ ہے؟

میر نے اس کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھتے کہا تھا۔

شایان اٹھ گیا تھا

وہ اس سے دور ہوتی اسکے پاس گی تو میر کو تپ چڑھ گی۔

اپنے پرنس چارمنگ کو سمجھا دے میرے اور آپ کے درمیان نہیں آیا کرے"۔"

اس نے نروٹھے پن سے کہا تھا۔

"میر آپ بھی نہ ۔ابھی بچہ ہے"

عریشہ نے کہا تھا۔

ہنی اگلوں کی بھی باری آنے دے ۔وہ بھی ویٹ کر رہے ہوں گے"۔"

"کون؟"

عریشہ نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"ہمارے ہونے والے بچے"

میر نے سنجیدگی سے کہا تو عریشہ کو ہنسی آ گی

لیکن جب بات سمجھ آئی تو چہرا جھکا گی۔

اس کو لٹا کر مڑنے لگی تو میر نے کلائی کھینچ کر قابو کر لیا۔

اسکی گردن پر بنے تل پر لب رکھ دیے تھے۔

عریشہ نے اسکے گرد بازو حمائل کرتے اسکو من مانی کرنے دی تھی۔

زندگی دور کھڑی مسکرا رہی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/